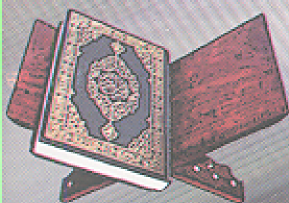
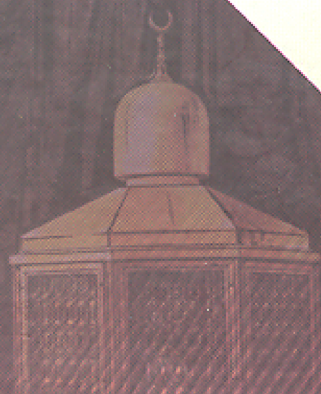


قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی



بیت العمار کراچی

فہرست عنوانات

عنوان — صفحہ

(الف)

عنوان	صفحہ

(ب)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(ز)

(س)

(ش)

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(ک)

صفحہ	عنوان
۱۳۲	❖ کان
۱۳۲	❖ کافر
۱۳۳	❖ کانا
۱۳۳	❖ کپورے
۱۳۳	❖ کتب خانہ
۱۳۴	❖ کتنی قربانی واجب ہے
۱۳۴	❖ کچا گوشت
۱۳۴	❖ کرایہ پر دی ہوئی چیز
۱۳۵	❖ کسان
۱۳۵	❖ کمزور جانور
۱۳۵	❖ کھال
۱۳۶	❖ کھال اتارنا
۱۳۷	❖ کھال جل گئی
۱۳۷	❖ کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا
۱۳۷	❖ کھال عوض میں دینا
۱۳۸	❖ کھال کسی کو دینا
۱۳۸	❖ کھال کی رقم تنخواہ میں دینا
۱۳۸	❖ کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا
۱۳۹	❖ کھال کی قیمت استعمال میں لانا
۱۳۹	❖ کھال کی قیمت کا مصرف

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عرض مؤلف

ہرصاحب نصاب پرقربانی واجب ہے ، واجب اورفرض کی ادائیگی عملالازم اورضروری ہے ،قربانی واجب ہونے کے باجودقربانی نہ کرنے والافاسق اورسخت گنہگار ہے ،اورجس پرقربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کاجانورذبح کرکےہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکتاہے،قربانی کی قیمت اداکرنے سے ذمہ داری ادانہیں ہوتی،اورقربانی نہ کرنے پرسخت وعیدبھی آئی ہے۔

اوریہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اورحضرت اسماعیل علیہ السلام سےشروع ہواہےاورقیامت تک جاری رہےگا،اورقربانی کرنے والےکوقربانی کے جانورکے ہربال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہےاورآخرت میں نیکیوں کی حد سے زیادہ ضرورت ہوگی اورپلصراط سےگذرنابھی آسان ہوگا۔

اورقربانی کی حکمتوں میں سےایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہرصاحب نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پرقربانی کے ذریعہ اس کاشکریہ اداکرناہے،جوقربانی کرتاہے وہ شکرگذاربندہ ہےاورجوقربانی نہیں کرتاوہ ناشکراہے،اورشکریہ اداکرنے والےکی نعمت میں اضافہ ہوتاہےاورناشکری کرنے والےکی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اورقربانی کے بہت سارے مسائل ہیں،اورمسائل کاعلم حاصل کیئے بغیرقربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کاخطرہ باقی رہتاہے،اس لئے بندہ نےقربانی کےضرروی ضروری مسائل کوحرف تہجی کی ترتیب سےجمع کردیاہےتاکہ مطالعہ کرنے اورمسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالی سےدعاہےکہ اس کام کوشرف قبولیت سےنوازیں اورکتاب کومقبولیت عطافرمائیں۔آمین

محمدانعام الحق قاسمی
استاذومفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/۵

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث ونائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، **مثل امتی مثل المطر لایدری أوله خیر أم آخره** یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین وشریعت کے حساب سے اس امت کے اگلے پچھلے سلف وخلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہوسکتا۔

دوراول کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت ورفاقت، مدد وحمایت تبلیغ ودعوت، اعانت وتقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں تسلیم کیا، دین کو استحکام ورواج بخشا اور چاردانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین وتاسیس کا شرف حاصل ہے تو متأخرین کو تسہیل وترتیب، تہذیب وتنقیح اور توسیع، تاکید وتلخیص کی فضیلت حاصل ہے، لیکن مجموعی فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں آنے والے کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ

وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کوامت کے سامنےان کےمزاج اورذوق کےمطابق پیش کردیں، رفیق محترم مفتی محمدانعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کررکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کوحروف تہجی کے حساب سے آسان اورسہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کرچکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے ،اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کوترتیب دیناشروع کیا ہے،فی الحال قربانی کےمسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے،اللہ تبارک وتعالی ان کی سعی کوقبول فرمائیں اورہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے،آمین۔

مفتی محمدعبدالمجید دین پوری
استادحدیث ونائب رئیس دارالافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۷/۴/ ۱۴۲۷ھ۔۶۔۵۔۲۰۰۶ء

(الف)

آنکھ

☆...... جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ہے۔(۱)

☆...... جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف ورواج کی

---

(۱) ولایضحی بالعمیاء والعوراء والعجفاء ومقطوع اکثرالعین ای التی ذهب اکثرنورعینها فاطلق القطع علی الذهاب والصحیح انه الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیروعلیه الفتوی . هندیه ج:۵ص:۲۹۷ .شامی ج:٦ص:۳۲۳ .بدائع ج:۵ص:۷۵ .اماالذی یرجع الی التضحیة ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷٦ .فتح القدیرج:۸ص:۴۳۳،رشیدیه. والعین قالوا: تشد المعیبة بعدان لاتعتلف الشاة یوما اویومین ثم یقرب العلف الیهاقلیلا قلیلا فاذا رأته من موضع اعلم علیه ثم تشد الصحیحة وقرب الیها العلف کذلک فاذا راته من مکان اعلم علیه ثم ینظرالی تفاوت مابینهما فان کان ثلثافالذاهب هوالثلث وان نصفا فالنصف ،هندیه ج:۵ ص:۲۹۸، رشیدیه .ردالمحتار ج:٦ ص: ۳۲۴، سعید. البحر ج:۸ ص: ۱۷۷، سعید. بدائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیة .

(۲) والحولاء تجزی :وهی التی فی عینها حول .عالمگیری ج:۵ص:۲۹۸ .رشیدیه.

(۳) ولوضحی عن اولاده الکباروزوجته لایجوزالا باذنهم ،بدائع ج:۵ص:٦۷ .فصل واماکیفیة الوجوب ،ط:سعید. ولوضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده لیس هذا فی ظاهر الروایة وقال الحسن بن زیاد وان فعل بغیرامرهم اوبغیرامربعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا لان نصیب من لم یأمرصار لحما فصارالکل لحما کذا فی فتاوی قاضیحان، فتاوی هندیه ج:۵ =

وجہ سے ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہوجائے گی ،صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی، بلکہ عرف ورواج کافی ہوجائے گا۔(۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو،تو واجب قربانی کیلئے صریح اور صاف طور پر اجازت لیناضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادانہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی

☆......موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہورہاہے،اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے،شرعاًاس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر کھال کی وجہ سے جان کا خطرہ ہوتو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کوترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہوجائے اور پریشانی بھی نہ ہو،اور کھال بھی مستحق لوگوں کومل جائے۔(۳)

☆......اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی،اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں ،اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں’’کہ حرام آمدنی والے مثلاً،سود،

= ص:۳۰۲،فصل فی الاضحیة عن الغیر، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۳۵.ط:سعید.

(۱) قال فی الذخیرة لعله ذهب إلى ان العادة اذا جرت من الاب فی کل سنة صارکالاذن منهم فان کان علی هذا الوجه فما استحسنه ابویوسف مستحسن.ردالمحتارج:۶ ص:۳۱۵، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۲) ضحی بقرة عن نفسه وعن ستة من اولاده ان صغارا جازوان کبارا جازبأمرهم والالا. هندیه ج:۵ص:۳۰۲.ط:رشیدیه. السابع الاضحیة عن الغیر.فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:۶ص:۲۹۵.البحرج:۸:ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۶۷.فصل واما کیفیة الوجوب .

(۳) والبقروالبعیریجزی عن سبعة اذا کانوا یریدون وجه الله تعالى والتقدیربالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴.فتح القدیر ج:۸ =

جواء، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔(۱)

☆...... اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتداہی سے متعین کر کے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔(۳)

ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔(۴)

= ص: ۴۲۹.ط:رشیدیه .البحرج: ۸ص:۱۷۴ . ط: سعید. بدائع ج:۵ ص:۷۰ـ ۷۲،فصل اما محل اقامة الواجب.ط:سعید.

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم الخ رواه الترمذی .جمع الجوامع ج:۲ص:۲۴۸،رقم الحدیث :۵۳۸۰،دارالکتب العلمیة ،بیروت.عن أبی هریرة أن رسول الله ﷺ قال:ان الله یقبل الصدقة ولایقبل منهاالا الطیب،یقبله بیمینه الخ مسند احمد ج:۹ص:۱۵۰ .رقم الحدیث:۹۲۱۷،ط:دارالحدیث القاهرة .

(۲)ذبح حیوان مخصوص بنیة القربة فی وقت مخصوص قال فی البدائع فلاتجزئ التضحیة بدونها لان الذبح قد یکون للحم وقد یکون للقربة ،ردالمحتار ج:٦ ص: ۳۱۲. سعید.

(۳) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۴۵.دارالاشاعت.

(۴) قلت (ویظهران العاریة کالمغصوبة لکونها مضمونة بالدین)الدرالمختاروفی البدائع وکل جواب عرفته فی الودیعة فهوالجواب فی العاریة والاجارة بان استعارناقة اوثورا اوبعیرا =

اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پراس کے لئے مجسمے ، ہیکل اورمخصوص شکل کھڑے کردینے یا کوئی تعمیر کردینے کو کافی سمجھا جاتا ہے،اوراس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کااعزازاورعزت کو ظاہر کیا جاتا ہے،اور کچھ دیرتک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگارقائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیراورتنصیب کی قدیم رسم کوچھوڑ کران کے افعال کی نقل کرنے کوعبادت بنادیااورقیامت تک لوگوں پرلازم کردیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یادہروقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کےاس نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدارہوتا ہے،مجسمات اورتعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخرکارحوادث کا شکارہوکرفناہوجائیں گی نام ونشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔(۱)

اضحیٰ

''اضحیٰ'' قربانی کے معنی میں ہے،یوم الاضحیٰ کامعنی قربانی کادن۔(۲)

= ضحی به انه لایجزیه عن الاضحیة سواء اخذها المالک اوضمنه القیمة لانها امانة فی یده ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٣١.بدائع ج:٥ص:٧٧اما الذی یرجع الی محل التضحیة.هندیه ج:٥ص:٣٠٣.الباب السابع ،ط:رشیدیه.

(۱) انا کذلک نجزی المحسنین ای مثلما جازیناک بالعفوعن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة نجزی کل محسن علی طاعته ونثیبه علی فعله وهوتعلیل لما انعم الله علی ابراهیم وابنه من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة ،وترکنا علیه فی الآخرین ای ابقینا له فی الامم القادمة ثناء حسنا وذکراجمیلا فاحبه اتباع الملل کلها الیهودیة والنصرانیة والاسلام وکذا اهل الشرك.التفسیرالمنیرفی العقیدة والشریعة والمنهج الدکتوروهبة الزحیلی ج:٢٣ ص:١٢٢ .سورة الصافات آیت:١٠٨ .ط:دارالفکر.

(۲) اضحی جمعه اضحیة هی اسم لما یذبح ایام الاضحی ،الدرمع الردج:٦ص:٣١١، ط: سعید البحرج:٨ص:١٧٣ .کتاب الاضحیة،ط:سعید.فتح القدیرج:٨ص:٤٢٤.=

اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام "اعوذ باللہ" تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرات تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک " **اعوذ باللہ** " قرات کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثنا پڑھے۔(۱)

افضل جانور

☆...... اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورتمند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔(۲)

☆...... بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔(۳)

☆...... اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔(۴)

= کتاب الاضحية ، ط:رشيديه .قال الطيبي :الاضحية مايذبح يوم النحرعلى وجه القربة وبه سمي يوم الاضحى ،مرقاة المفاتيح ج:۳ص:۳۰۲،کتاب الاضحية ،ط: امداديه

(۱) (ويوخر) الامام التعوذ (عن تكبيرات العيد) لقراء ته بعدها.الدرمع الرد ج:۱ ص:۴۸۹،ط: سعيد

(۲) فان كان سبع البقرة اكثرلحما فهوافضل ، والأصل فى هذا إذا استويا فى اللحم والقيمة أطيبهما لحما أفضل ،وإذا اختلفا فيهما فالفاضل اولى ، ردالمختار،كتاب الاضحية ج:٦ ص:۳۲۲،ط:سعيد. عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشيديه. وكان الاستاذ يقول بان الشاة العظيمة السمينة تساوى البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة لان جميع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ، شامى ج:٦ ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۳) والمستحب ان تكون الاضحية اسمنها واحسنها واعظمها ،فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۰.شامى ج:٦ ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذى يرجع الى الاضحية ،ط:سعيد. مظاهر حق ج:۲ص:۵۰۵.ط:دارالاشاعت.

(۴) الشاة افضل من سبع البقرة اذا استويا فى القيمة واللحم ،الدرمع الرد ج:٦ =

☆......بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

☆......مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

☆......جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے، اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پکڑ کے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

''اللہ اکبر'' کہہ کر ذبح کرنا

صرف ''اللہ اکبر'' کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے '' **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** '' کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

= ص:۳۲۲. ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.الباب الخامس ،ط:رشیدیه .

(۱) الکبش والنعجة اذااستویافی القیمة واللحم فالکبش افضل ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۳۰۰. الباب الخامس ،ط:رشیدیه.شامی ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعید.

(۲) ان الانثی افضل من الذکراذا استویا قیمة .الدرالمختارشامی ج:۶ص:۳۲۲.هندیه،الباب الخامس ، ج:۵ص:۲۹۹

(۳) وفی العتابیة وکان الاستاذ یقول :بأن الشاة العظیمة السمینة تساوی البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة ؛لان جمیع الشاة تقع فرضا بلاخلاف ،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۲.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.والاصل فی هذا اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبهما لحما افضل ، رد المحتارج:۶ص:۳۲۲،ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشیدیه .

(۴) ویکره جرها برجلها الی المذبح ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح الباب الاول ،ط:رشیدیه. شامی ج:۶ص:۲۹۶.بدائع ج:۵ص:۶۰،۷۸.فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة ،سعید.

(۵) لواقتصرعلی قوله الله اکبرقاصدا به التسمیة یکفی ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱،کتاب الذبائح ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۴۸.هندیه ج:۵ص:۲۸۶.وذکرالحلوانی ان المستحب =

''اللہ اکبر'' کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف'' **بسم اللّٰہ** ''کہنا کافی ہے '' **اللّٰہ اکبر** ''کہنا ضروری نہیں البتہ '' **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** ''دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

امانت کی رقم

☆......امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا، اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم مالک کو واپس کردے۔(۲)

امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے ایک آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلادیتی، امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالی کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کیلئے حلال کردیا گیا۔(۳)

اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، وزن کرکے (برابر کرکے) تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہوگی تو سود ہوجائیگا، اورسود لینا

= ان یقول باسم اللہ اللہ اکبر ثلاثا ،البحر الرائق ج:۸ص:۱۶۹ ،کتاب الذبائح ط:سعید.

(۱) منها التسمية حالة الزكاة عندنا ای اسم كان فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۵،کتاب الذبائح ،الباب الاول،ط:رشیدیه.و المستحب ان یقول بسم الله الله اکبربلاواو .الدر المختار شامی ،کتاب الذبائح ،ج:٦ص:۳۰۱ط:سعید.

(۲) قلت ویظهران العارية كالوديعة الخ وفی البدائع وكل جواب عرفته فی الوديعة فهو الجوا ب فی العارية بان استعارناقة اوثورااوبعيرا فضحى به انه لايجزيه عن الاضحية سواء اخذها المالك اوضمنه القيمة لانها امانة فی یده وانما يضمنها بالذبح فصاركالوديعة ،رد المحتارج: ٦ص: ۳۳۱. هندیه ج:۵ص:۳۰۳،الباب السابع.بدائع ج:۵ص:۷۷،اما الذی یرجع الی محل التضحية.

(۳)احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ،ص:۷،۸.ط:ادارۃ المعارف.

دینا کھانا سب حرام ہے۔(۱)

اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کا دارومدار سود یا جوئے پر ہے، اور سود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اورحرام آمدنی سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے، لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کو شریک کرنا درست نہیں جسکی آمدنی صرف یا غالب انشورنس کمپنی کی ہے۔

ہاں اگر ایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو ایسی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لیکر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۳)

(۱) واذا جاز عن الشركة يقسم اللحم بالوزن لانه موزون واذا قسموا جزافا لايجوزإلا إذا كان معه شيئ آخرمن الاكارع والجلد ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص: ۶۷ .فصل اما كيفية الوجوب. فتح القديرج:۸ص:۴۳۰.شامی ج:۶ص:۳۱۷.هنديه ج:۵ ص:۳۰۶. ويقسم اللحم وزنا لاجزافا،اما عدم جوارالقسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليك واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة واما عدم جوازالتحليل فلان الربا لايحتمل الحل بالتحليل ،شامی ج:۶ ض:۳۱۷. بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل اما كيفية الوجوب .

(۲) ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.البحرج:۸ ص: ۱۷۶فتح القديرج:۸ص:۴۳۳.ط:رشيديه .شامی ج:۶ص:۳۲۳.بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذى يرجع الى محل التضحية ،

(۳) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،شامی ج:۶ص:۳۸۵.ردالمحتارج:۵ص:۹۹.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۴۹. وان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة وقال الورثة :اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة وان كان شريک الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ ،الدرالمختارشامی ج:۶ص:۳۲۶.فتح القديرج: ۸ص: ۴۲۵. ط:رشيديه .كتاب الاضحية. عن سعد قال قال النبى ﷺ ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ ،رواه الترمذى ،جمع الجوامع =

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

اولاد

اگراولاد خود صاحب نصاب ہوتو خود ان پرقربانی کرنا واجب ہوگی ، اوراگر وہ صاحب نصاب نہ ہوتو والد پران کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اورسب ایک ساتھ رہتے ہیں ، باپ کی زندگی میں صرف باپ پرقربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆...... اگراولاد بالغ ہے اورسب مالدارصاحب نصاب ہیں تواس صورت

= للامام السيوطی ج:۲ ص:۲۴۸ ،رقم الحديث :۵۳۸۰.ط:دارالكتب العلمية ،بيروت . عن ابی هريرةؓ يقول ان رسول الله ﷺ ان الله عزوجل يقبل الصدقة ولايقبل منها الا الطيب فيقبلها بيمينه تبارک وتعالی ويربيها لعبده المسلم اللقمة كما يربی احدكم مهرة اوفصيله حتی يوافی بها يوم القيامة مثل احد ،مسند احمد ج:۹ ص:۱۵۰ .رقم الحديث : ۹۲۱۷ . ط: دار الحديث ،القاهرة .

(۱) وكره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكرللاثرالوارد فی كراهة ذلک.الدرالمختارشامی ج:۶ ص:۷۴۹ ،مسائل شتی. ط: سعيد. اوراوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے۔

(۲) كتاب الاضحية ......تجب علی حرمسلم موسرمقيم عن نفسه ،وليس علی الرجل ان يضحی عن اولاده الكباروامرأته الا بإذنه ،البحرج:۸ ص:۱۷۳، ۱۷۸ .بدائع ج:۵ ص:۶۴ ،۶۷ . فصل اما كيفية الوجوب ،فتاوی هنديه ج:۵ ص:۲۹۳ .الباب الاول .شامی ج:۶ ص: ۳۱۵ .لاعن طفله ای من مال الاب قال فی الخانية انه يستحب ولايجب ،ردالمحتارج: ۶ ص: ۳۱۵. ط:سعيد.

(۳) وليس علی الرجل ان يضحی عن اولاده الكبارالا باذنه ،فتاوی هنديه ج:۵ ص: ۲۹۳ . كتاب الاضحية ،الباب الاول فی تفسيرها.

میں ہرایک پر ضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی ادا ہوجائیگی اوروالد کوثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گا تو ہرایک پر لازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگار رہوں گے۔(۱)

☆......اگراولاد نابالغ ہےتوان پرقربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کے نزدیک سات ہی افراد شریک ہوکر قربانی کرسکتے ہیں نیز سات افراد کی شرکت میں قربانی صحیح ہونا متفق علیہ ہے، اوراس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہےتو متفق علیہ قول پرعمل کرنا زیادہ احتیاط پرمبنی ہے۔کفایت المفتی ج/۸/۱۸۸.(۳)

---

(۱) ولوضحی ببدنة عن نفسه وعن اولاده فان کانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان کانوا کبارا فان فعل ذلک بامرهم فکذلک وان کان بغیرامرهم لم یجزعلی قولهم ،البحرالرائق ج:۸ ص: ۱۷۸ . ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۷ .فصل اماکیفیة الوجوب .شامی ج:۶ص: ۳۱۵. عن ابی هریرة‎ؓ قال قال رسول الله ﷺ من کان له سعة ولم یضح فلایقربن مصلانا ،البحرج:۸ ص: ۱۷۳ .فتح القدیرج:۸ص:۴۲۷. ابن ماجه ص:۲۲۶. باب الاضاحی واجبة هی ام لا ،ط: قدیمی کتب خانه .

(۲) وقوله لاعن طفله یعنی لایجب علیه عن اولاده الصغارلانهاعبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،شامی ج:۶ ص:۳۱۵.ط:سعید. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳ .ط:سعید.

(۳) ومنهم من فصل بین البعیروالبقرة فقال البقرة لاتجوزعن اکثرمن سبعة فاما البعیرفانه یجوزعن عشرة ولنا ان الاخباراذا اختلفت فی الظاهریجب الاخذ بالاحتیاط وذلک فیما قلنا لان جوازه عن سبعة ثابت بالاتفاق وفی الزیادة اختلاف فکان الاخذ بالمتفق علیه اخذ بالمتیقن.بدائع الصنائع ج:۵ص: ۷۱.ط:سعید،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب، سعید. فتح القدیرج:۸ص: ۴۲۹. ط:رشیدیه.البحرج:۸ص: ۱۷۴ .فاشترکنافی الجزورعن عشرة قال الجمهورانه منسوخ بالحدیث الآتی عن جابرقال نحرنا بالحدیبیة مع النبی ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة وبالجملة العمل علی حدیث جابراولی واحوط.حاشیه ابن ماجه ص: ۲۲۶.ط:قدیمی کتبخانه .

ایام نحر میں شک ہوگیا

اگر ایام نحر میں شک ہوگیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، تاخیر ہوجانے کی صورت میں قربانی کر کے سب گوشت کا صدقہ کردینا مستحب ہے۔(۱)

ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆......مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کر کے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچا تا ہے اس لئے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆......اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وإذا شک فی یوم الأضحی ، فالمستحب أن لایوخرإلی الیوم الثالث فإن اخریستحب أن لایأکل منه ویتصدق بالکل ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۵ .کتاب الاضحیة الباب الثالث .

(۲) قال فی البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخرعمن لم یذبح من امته وان کان منهم من قدمات قبل ان یذبح ،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

(۳) لوضحی عن میت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها وان تبرع بها عنه له الاکل لانه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ردالمحتارج:۶ص:۳۳۵،ط: سعید. فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صارنصیبه للقربة فلایمنع جواز ذبح الباقین،بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

ایک حصہ دار مر گیا

سات افراد نے شریک ہوکر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خریدا اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا، مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکرے کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصہ کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔(۳)

---

(۱) وان مات احد السبعة المشتركين فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ،الدرالمختارشامی ج:٦ص:٣٢٦،بدائع ج:۵ ص: ٧٢. هنديه ج:۵ص:٣٠۵.الباب الثامن ط:رشيديه .

(٢) ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة ،الدرالمختارشامی ج:٦ ص: ٣٢٦. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٨.كتاب الاضحية ،ط:سعيد.هنديه الباب الثامن ، ج:۵ ص: ٣٠۵ .

(٣) ولوضحى بأكثرمن واحدة ، فالواحدة فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء ، خلاصة الفتاوى ج:۴ص:٣١۵. ولوأن رجلا موسراضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحية واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى ،شامى ج:٦ ص:٣٣٣،كتاب الاضحية،ط: سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ص: ٧١.فصل محل اقامة الواجب ،ط:سعيد.

(ب)

بال

☆......قربانی کرنے والا کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کرکے بال کتروائے ،قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے ۔(۱)

☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں،اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)،اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۴)

بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے۔(۵)

---

(۱) عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ،ترمذی ج:۱ ص:۲۷۸،ط:سعید.ومسئلة حدیث الباب مستحبة والغرض التشاکل بالحجاج ،العرف الشذی ج:۱ ص:۲۷۸،ط:سعید. عن ابن عمرقال قال رسول الله ﷺ امرت بیوم الاضحی عید اجعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارایت ان لم اجدالامنیحة انثی افاضحی بها قال لاولکن خذ من شعرك واظفارک ونقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله ،رواه ابوداؤد والنسائی ،مرقاة المفاتیح ج:۳ص: ۳۱۶. کتاب الاضحیة ، ط:امدادیه .

(۲) وکذا تجزئ المجزورة وهی التی جزصوفها کذا فی فتاوی قاضیخان ،فتاوی هندیه ج: ۵ ص:۲۹۸ .الباب الخامس ،ط:رشیدیه .شامی ج:۶ ص:۳۲۵.بدائع ج:۵ص: ۷۸.ط : سعید.

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یکره ان یحلبها اویجزصوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب السادس،ط: رشیدیه

(۴) ولوجزصوفها یتصدق به ولاینتفع به، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،الباب السادس. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة . شامی ج:۶ ص:۳۲۹.

(۵) فی الخانیة الرأس والاکارع لحم فی یمین الاکل قلت ولعل وجهه ان الرأس والأکارع مشتملة علی اللحم وغیره ،ردالمحتارج:۳ص:۷۷۳،مطلب فی اعتبارالعرف العملی. ط:سعید. کفایت المفتی ج:۵ ص:۲۶۳

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰۔۱۱۔ یا ۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوا اور وہ مالدار ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا باپ کے ذمہ ضروری نہیں (۱)، اگر بالغ اولاد خود مالدار ہے تو وہ خود قربانی کرے یا باپ کو اجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے۔(۳)

بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پر ممانعت کا حکم نہیں آیا اور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، جس طرح جانور کا خصی ہونا اور خصی سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، اسی طرح بانجھ ہونا بھی بلکہ بانجھ جانور اکثر و بیشتر لحیم وشحیم (خوب موٹا تازہ) ہوتا ہے، اور گوشت بھی عمدہ ہوتا ہے، اس لئے قربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغارفی أيام النحروهوموسريجب عليه باجماع أصحابنا؛لأن الاهلية من الحرفی آخرالوقت لافی أوله ،بدائع ج:۵ص:۶۴،كتاب التضحية ،فصل اما شرائط الوجوب ،ط:سعيد.شامی ج:۶ص:۳۱۶،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۲) وليس على الرجل ان يضحی عن اولاده الكباروامرأته إلاباذنه ،عالمگيری ج:۵ص: ۲۹۳. شامی ج:۶ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۴.فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:۸ ص: ۱۷۸.ط:سعيد.

(۳) ولوضحی بدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزأه واجزأهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلک بامرهم فكذلک وان كان بغيرامرهم لم يجزعلی قولهم ،بدائع ج:۵ص : ۶۷ ،فصل اماكيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۸ .شامی ج:۶ص:۳۱۵،ط:سعيد.

(۴) تجوزالتضحية بالعاجزة عن الولادة لكبرسنها .هنديه ج:۵ص:۲۹۷. الباب الخامس ، ط:رشيديه.ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۵.ط:سعيد.

باؤلے جانور

باؤلے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤلے پن کی وجہ سے کھا پی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۱)

بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا بنص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہوجاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگر چہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہوگیا ہے مگر شرعا اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک مین ہے) لہذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح عام دنوں میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔(۲)

بٹ

بٹ (اوجھڑی) بلا کراہت حلال ہے۔(۳)

---

(۱) وتجوزالثولاء :وهی المجنونة إلا اذا كان ذلك يمنع الرعی والاعتلاف ،عالمگیری ج: ۵ ص:۲۹۸،الباب الخامس ،ط:رشیدیه .ردالمحتارج:٦ص:٣٢٣ ،ط:سعید. البحرج: ۸ ص: ١٧٦ .والثولاوهی المجنونة لانه لايخل بالمقصود اذاكانت تعتلف ، البحرالرائق ج:۸ ص: ١٧٦ ،ط:سعيد.

(۲) معارف القرآن مولانامفتی محمد شفیع صاحبؒ تحت الآية " وماأهل به لغيرالله" ج:۲ص:۴۲۳،۴۲۴.ادارة المعارف.فتاوی رحيميه ج:۱۰ ص:۵۴.دارالاشاعت .

(۳) وكرة تحريما من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكرللاثرالوارد فی كراهة ذلک .اوراوجھڑی ان سات اشیاء میں نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے الدرالمختار ج:٦ص:۷۴۹۔مسائل شتی ط:سعید۔

بچہ

☆......اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کیلئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(۱)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عیدگاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(۲)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔گائے، بیل، بھینس، اوراونٹ نر و مادہ ہیں۔(۳)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆......ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(۴)

☆......بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۳) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

(۱) وقوله لاعن طفله يعنى لايجب عليه عن اولاد الصغارلانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر،وفى الكافى الاصح انه لايجب ذلک وليس للاب ان يفعله من مال الصغير،البحرج: ۸ ص:۱۷۴. ط:سعيد.شامى ج:٦ ص:۳۱۵.بدائع ج:۵ص:٦۴.فصل اما شرائط الوجوب .

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الابل اوالبقرويدخل فى كل جنس نوعه والذكر و الانثى منه والجاموس نوع من البقر،فتاوى هنديه ،ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس، ط: رشيديه .بدائع ج:۵ص:٦۹ ،فصل اما محل اقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۷۷. ط: سعيد.

(۴) اوسبع بدنة بيان للقدرالواجب والقياس ان لايجوزالبدنة كلها الا عن واحد لان الاراقة قربة لاتتجزأ ،بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .ط:سعيد.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴. كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۵) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره فى الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ص:۷۰،ط:سعيد.

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔(۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** " کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کرلیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے، کھانا جائز ہے، کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بنا پر فرض کرلیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سواء کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔(۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰه و اللّٰه اکبر** " واو کے ساتھ، اور " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** " واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں، البتہ "واؤ" کے بغیر " **بسم اللّٰه اللّٰه اکبر** " زیادہ بہتر ہے کہیں " **اللّٰه اکبر** " **بسم اللّٰه** پر مقدم ہے اور کہیں موخر ہیں، تمام صورتیں درست ہے۔(۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں " **بسم اللّٰه** " ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے، یعنی **بسم اللّٰه** کہتے ہی ذبح کرے، " **بسم اللّٰه** " پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

(۱) وتجوزعن ستة اوخمسة اواربعة اوثلاثة ذكره فى الاصل لانه لما جازعن سبعة فما دونها اولى .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴. ط: سعيد.هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن .

(۲) قيدنابقوله عمدا لانه لوترک التسمية ناسيا يحل اكلها وهومذهب على وابن عباس ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۸ .هنديه ج:۵ص:۲۸۸ .شامى ج:۶ص:۲۹۹ .

(۳) والمستحب ان يقول بسم الله الله اكبربلاواؤوكره بها لانه يقطع فورالتسمية وفى الجوهرة وان قال بسم الله الرحمن الرحيم فهوحسن ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱. ط: سعيد. البحرالرائق ج:۸ص:۱۶۹ .ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۶ .كتاب الذبائح ،الباب الاول .

کام نہ کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کے " **بسم اللّٰه** "، پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی " **بسم اللّٰه** " سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔(۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دنوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) رجل ذبح شاة فسمي وتركها ومال الى الاخرى وذبحها بتلك التسمية لم يحل ، فتاوى سراجيه باب التسمية على الذبيحة ص: ۳۰۹. ولواضجع شاة واخذ السكين وسمى ثم تركها وذبح شاة اخرى وترك التسمية عامداعليها لاتحل ،هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸. كتاب الذبائح . البحرج:۸ص:۱۶۹. كتاب الذبائح،ط:سعيد. لان ايقاع الذبح متصل بالتسمية بحيث لايتخلل بينهما شيئ. البحر ج:۸ص:۱۶۸. شامي ج:۶ ص:۳۰۲. كتاب الذبائح ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفي كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب. شامي ج:۶ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹، فصل في محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۳) واما سنه فقد ذكرالقدورى ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهروالثنى ابن سنة وتقدير هذه الاسنان بماقلنا يمنع النقصان ولايمنع الزيادة حتى لوضحى باقل من ذلك شيئا لايجوز،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس .شامي ج:۶ص:۳۲۱. و البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۷. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹. فصل اما محل اقامة الواجب.

(۴) فلاتجوزالشاة والمعزإلا عن واحد وان كانت سمينة ،هنديه ج:۵ ص: ۲۹۷، الباب الخامس. ط: ماجديه.البحرج:۸ص:۱۷۴،كتاب الاضحية،ط:سعيد.بدائع ج:۵ ص:۷۰ ،كتاب التضحية فصل اما محل اقامة الواجب .تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۹كتاب الاضحية . رشيديه .

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے اور وہ جانور مر جائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگرچہ بندوق چلاتے وقت " بسم اللّٰه اللّٰه أكبر " کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آجائے اور "بسم اللّٰه اللّٰه أكبر" کہہ کر ذبح کر لیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔(۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، اور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کر ڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولایؤکل مااصابته البندقة ، فتاوی سراجیه ص:۳۰۷.ط:مدرسه فاطمة الزهراء .

(۲) فان ترکها ای الزکاة عمدا مع القدرة علیها فمات حرم وکذا یحرم لوعجزعن التذکیة بان لم یجد آلة اصلا اویجد لکن لایبقی من الوقت مایمکن تحصیل الآلة والاستعداد للذابح .ردالمحتار ج:٦ ص:٤٧٠، کتاب الصید .البحر ج:٨ص:٢٢٣، کتاب الصید. ولابد من التسمیة عند الارسال ......وان ادرکه حیازکاه ،البحر ج:٨ص:٢٢١،٢٢٣. شامی ج:٦ ص:٤٦٨. کتاب الصید.ط:سعید.

(۳) لوغلط رجلان فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه عن نفسه انه یجزئ کل واحد منهما اضحیة عنه استحسانا ،بدائع ج:٥ص:٦٧،فصل اما کیفیة الوجوب.ط:سعید. (ولو غلط اثنان وذبح کل شاة صاحبه) .... (صح) الدرالمختارشامی ج:٦ص: ٣٢٩، ط: سعید.البحر ج:٨ص:١٧٩ .هندیه ج:٥ص : ٣٠٥. غلطا فذبح کل واحد منهما اضحیة صاحبه جازت التضحیة ،فتاوی سراجیه ص:٣١٣، باب مایستحب من التضحیة .ط: مدرسة فاطمة الزهراء ،کراتشی .

بھینس

بھینس اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے۔(۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، اور پاک بھی نہیں رہتا، اور نشہ بھی کرتا ہے جب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ، وقيل ايضا والمعزنوع من الغنم ،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس . شامی ج:٦ص:۳۲۲،كتاب الاضحية ط:سعيد.البحرج: ۸ ص:۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ص:٦٩، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۲) والحولاء تجزئ وهى التى فى عينها حول .هنديه ج:۵ص:۲۹۸ .البحرج:۸ص:۱۷٦ .شامی ج:٦ص:۳۲۵. كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفى كل جنس نوعه و الذكر و الانثى منه ،،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب.شامی ج:٦ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ط:سعيد. البحرج: ۸ ص: ۱۷۷، كتاب الاضحية .ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ص:٦٩، فصل اما محل اقامة الواجب ، ط: سعيد .

(۴) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا اوكتابيا ذميا اوحربيا الخ . لاتحل تارک ذبيحة تسمية عمدا ، شامی ج:٦ص:۲۹٦،۲۹۹،كتاب الذبائح ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۸۵ كتاب الذبائح ط:رشيديه ، ۲۸٦ . البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸ .ط:سعيد.

بیوی

☆……اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے، یا اسکی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے، تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہوجائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆……شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔(۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہوجانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہوجائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بے کار ہوگا اور جانور حرام ہوجائے گا۔(۴)

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر لاالذكور فتجب على الانثى ، قوله اليسار بان ملک مائتى درهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه ……يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ،ردالمحتار ج:٦ ص:٣١٢.هنديه ج:۵ص:٢٩٢.البحر ج:٨ص:١٧٣،ط: سعيد .

(٢) وليس على الرجل ان يضحى عن اولاده الكبار وامرأته إلا باذنه ،عالمگیری ج:۵ ص: ٢٩٣ .الباب الاول.البحر ج:٨ص:١٧٨ . شامی ج:٦ ص:٣١۵.بدائع ج:۵ص:٦٧ . فصل اما كيفية الوجوب .

(٣) تجب على حرمسلم موسرمقيم عن نفسه ……شاة اوسبع بدنة فجريوم النحر،البحر ج: ٨ ص:١٧٣ .شامی ج:٦ ص:٣١٢.هنديه ج:۵ص:٢٩٢. كتاب الاضحية ،الباب الاول .

(۴) وكره كل تعذيب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ ،قبل ان تبرد) اى تسكن عن =

(پ)

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔(۱)

پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔(۲)

(ت)

تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

= الاضطراب، الدرالمختارکتاب الذبائح ،شامی ج:٦ص:٢٩٦. (ذبح شأة) مريضة (فتحركت أوخرج الدم حلت وإلا لاإن لم تدرحياته) عند الذبح ،وإن علم حياته (حلت) مطلقا(ون لم تتحركولم يخرج الدم)الدرالمختار، كتاب الذبائح،شامی ج:٦ص:٣٠٨. (قوله ان بقيت حية الخ) قال الفقيه ابوبكرالاعمش :وهذا انما يستقيم ان لوكانت تعيش قبل قطع العروق بأكثرمما يعيش المذبوح حتى تحل بقطع العروق ليكون الموت مضافاإليه ،وإلا فلاتحل لأنه يحصل الموت مضافا الى الفعل السابق الخ شامی ج:٦ص:٢٩٦.ط: سعيد.

(١) (قوله شراها لها) فلوكانت فى ملكه فنوى أن يضحى بها أواشتراها ولم ينوالاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلک لايجب لأن النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامی ج:٦ ص: ٣٢١،كتاب الاضحية ،سعيد.

(٢) فتاوى رحيميه ج:١٠ ص:٦٨،دارالاشاعت .

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل وقابیل نے دی" **اذ قربا قربانا** "یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی، حسب دستور آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کو کھالیا اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔(۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلے انبیاء کے زمانہ میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔(۲)

تشریق کی وجہ تسمیہ

☆......"تشریق" لفظ سے ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے، اور انہیں دھوپ میں سکھاتے تھے، جو گوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے "تشریق اللحم" کہتے ہیں، اس مناسبت سے ایام

(۱) قال الله تعالى واتل عليهم نبأ ابنى آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر الخ سورة المائدة آيت؛۲۷. عن ابن مسعود انه كان لايولد لادم مولود الاولد معه جارية ...... حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما......فلما قربا قرب هابيل جذعة سمينة وقرب قابيل حزمة سنبل فوجد فيها سنبلة عظيمة ففركها واكلها فنزلت النارفاكلت قربان هابيل وتركت قربان قابيل ......تفسيرابن كثيرج:۲ص:۴۸.سورة المائدة،آيت:۲۷. ،الجزء السادس المكتبة التجارية مصطفى احمد البازط:۱۴۱۲ھ.

(۲) قال الامام القاضى ثناء الله فانى فتى تحت قوله تعالى حتى ياتيا بقربان تاكله النارالقربان فى الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فكانوا اذاقربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لهادوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهرى ج:۲ص:۱۸۸، آل عمران آيت:۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين الكائنة فى بلدة دهلى ..تفسيرروح البيان ج:۲ص:۴۵۸،مائده آيت:۲۷، داراحياء التراث العربى .

تشریق کہلائے۔(۱)

☆......بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نمازی کو بھی اسی لئے مشرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اسی لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے گھر جا کر روزہ رکھے۔(۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر مشترکہ حصوں میں سے آپس کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا، تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانور میں کسی کا

---

(۱) قال فی البحرفبیان للواقع من افعال الناس من انهم یشرقون اللحم فی ایام مخصوصة ......بان التشریق فی اللغة کما یطلق علی القاء لحوم الاضاحی بالمشرقة یطلق علی رفع الصوت بالتکبیر......البحر ج:۲ص:۱۶۴،باب العیدین،ط:سعید.شامی ج:۲ص: ۱۷۷. مطلب فی تکبیرالتشریق ،ط:سعید.فتح القدیر ج:۲ص:۴۸،ط:رشیدیه .

(۲) قال فی الفتح فان التشریق فی ایام التشریق یجب ان یحمل علی التکبیراوالذبح اوتشریق اللحم باظهاره للشمس بعد تقطیعه لیتقدد وعلی کلیهما یدخل یوم النحرفیها.فتح القدیر ج:۲ص:۴۸،فصل فی تکبیرات التشریق .ط:رشیدیه .

(۳) اما الصیام فی الایام المکروهة فمنها صوم یومی العید وایام التشریق ......عندنا یکره الصوم فی هذه الایام ،والمستحب هوالافطار،بدائع ج:۲ص:۷۸کتاب الصوم،ط:سعید. البحرالرائق ج:۲ص:۲۵۷،۲۵۸،ط:سعید. شامی ج:۲ص:۳۷۵،ط:سعید.

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کر کے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہوجائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔(۱)

تکبیرات تشریق

☆...... **اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاالہ الااللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد.**(۲)

☆......نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔(۴)

☆......سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا، تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

(۱) امداد الفتاوی ج:۳ص:۵۴۹.ط:ادارة المعارف.

(۲) اما عدده وماهيته فهوان يقول مرة الله اكبرالله اكبرلااله الا الله والله اكبرالله اكبروالله الحمد. عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ .ط:رشيديه .البحرج:۲ص:۱۶۵ .ط:سعيد.

(۳) واما صفته فانه واجب ،عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ط:رشيديه.البحرج:۲ص:۱۶۵ . بدائع ج:۱ص:۱۹۵ .ط:سعيد. اما وقته فاوله عقب صلواة الفجرمن يوم عرفة واخره فى قول ابى يوسف ومحمد رحمهما الله عقيب صلوة العصرمن اخرايام التشريق هكذا فى التبيين والفتوى والعمل فى عامة الأمصاروكافة الاعصارعلى قولهما كذا فى الزاهدى، عالمگیری ج:۱ص:۱۵۲ .البحرج:۲ص:۱۶۵ .بدائع ج:۱ص:۱۹۵ .فصل اما محل أدائه ، ط:سعيد، شامی ج:۲ص:۱۷۸ .ط:سعيد.

(۴) (وقالابوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا أومسافرا أوامرأة ؛ لأنه تبع للمكتوبة (إلى) عصراليوم الخامس (آخرايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى على عامة الأمصار وكافة الاعصار،الدرالمختارشامی ج:۲ص:۱۷۹،۱۸۰ . لكن المرأة تخافت .الدرالمختار شامی ج:۲ص:۱۸۰ .ط:سعيد.

جائیں گی۔(۱)

☆......اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆......تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

☆...... باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

---

(۱) وينبغي ان يكبرمتصلا بالسلام حتى لوتكلم اواحدث متعمدا سقط كذا في التهذيب، عالمگيرى ج:١ص:١٥٢، ط:رشيديه . البحرج:٢ص:١٦٥ .بدائع ج:١ص:١٩٦، فصل اما محل ادائه .ط:سعيد.

(٢) ومن نسى صلواة من ايام التشريق فذكرها في ايام التشريق من تلك السنة قضاها و كبر كذا في الخلاصة ،عالمگيرى ج:١ص:١٥٢، ط:رشيديه.البحرج:٢ ص:١٦٦، ط: سعيد. بدائع ج:١ص:١٩٨ ،فصل في بيان حكم التكبير.ط:سعيد.

(٣) ووجوبه (على امام مقيم) بمصر(و) على مقتد (مسافراوقروى اوامرأة) بالتبعية،الرد مع الدر ج:٢ص:١٧٩ .ط:سعيد.البحرج:٢ص:١٦٦ .بدائع ج:١ص:١٩٧ .ويجب على مقيم اقتدى بمسافرلأنه صارتبعا لامامه ، شامى ج:٢ص:١٨٠ .البحرج:٢ ص: ١٦٦ . بدائع ج:١ص: ١٩٨ . هنديه ج:١ص:١٥٢ .

(۴) (وقالا بوجوبه فوركل فرض مطلقا) ولومنفردا اومسافرا اوامرأة لانه تبع للمكتوبة ، الرد مع الدرج:٢ص:١٨٠ .ط:سعيد.بدائع ج:١ص:١٩٧ ،ط:سعيد.هنديه ج:١ص:١٥٢ .

(۵) (ويجب تكبيرالتشريق) في الاصح للامربه (مرة) وان زاد عليها يكون فضلا ،رد المحتارعلى الدرج:٢ص:١٧٧ .ط:سعيد. هنديه ج:١ص:١٥٢ ،ط: رشيديه. البحرج:٢ص:١٦۴ .ط: سعيد.

السلام کواللہ کے حکم سے ذبح کررہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اورانہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کرڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، **اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے **لااله الااللّٰہ واللّٰہ أکبر** اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فریا **اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد** .(۱)

تکبیرتشریق کی قضا

اگرفرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیرتشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضانہیں ہےتوبہ کرنالازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہوجائے۔(۲)

تکبیرکہہ کرذبح کرنے سے جانورحلال ہے

جسطرح بھی ''بسم اللہ اللہ أکبر'' کہہ کرجانورکوذبح کیاجائے وہ ذبح کیاہوا جانورحلال ہے اگرچہ کھڑے ہوئے جانورپرچھری پھیردی جائے، اور اگر ذبح کرنے والانماز اورروزہ کاپابند نہ ہومگرمسلمان ہے،اورس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانورحلال ہے۔(۳)

---

(۱) قال فی البحروقد ذکرالفقهاء انه ماثورعن الخلیل علیه السلام واصله ان جبریل علیه السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة علی ابراهیم فقال الله اکبرالله اکبرفلماراه ابراهیم علیه السلام قال لا اله الا الله والله اکبرفلما علم اسماعیل الفداء قال اسماعیل الله اکبروللهالحمد کذا فی غایة البیان ، البحرالرائق ج:۲ص:۱۶۵،باب العیدین .ط:سعید.

(۲) قال فی البحر:واما محل ادائه فدبرالصلاة وفورها من غیران یتخلل مایقطع حرمة الصلاة حتی لوضحک ......اوتکلم عامدا اوساهیا اوخرج من المسجد لایکبرلان التکبیر من خصائص الصلاة حیث لایؤتی به الا عقیب الصلاة فیراعی لاتیانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها .البحرالرائق ج:۲ص:۱۶۵ . بدائع ج:۱ص:۱۹۶،فصل اما محل ادائه ط:سعید.

(۳) والذبح قطع الاوداج ...... وحل ذبیحة مسلم وکتابی ...... وذکرالحلوانی ان المستحب =

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔(۱)

تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰہ** "کہنا ضروری نہیں، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر وزن رکھنے والوں پر " **بسم اللّٰہ** " کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر " **بسم اللّٰہ** " کہنا ضروری نہیں۔(۲)

تہائی صدقہ کر دینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کر دینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل وعیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔(۳)

= ان يقول :بسم الله الله اكبر ثلاثا، البحر ج:۸ص:۱۶۷و ۱۶۹ .هنديه ج:۵ص:۲۸۵و ۲۸۸.

(۱) لكن المرأة تخافت ،الدرمع الرد ج:۲ص:۱۷۹. عالمگيرى ج:۱ص:۱۵۲. اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کیلئے بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔ احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیعؒ ط:ادارۃ المعارف.ص:۳۴۔

(۲) رجل اراد ان يضحى فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتى تعاونا على الذبح قال الشيخ الامام يجب على كل واحد منهما التسمية حتى لوترك احدهما التسمية لايجوز،هنديه ج:۵ص:۳۰۴.الباب السابع.

(۳) الافضل ان يتصدق بثلث الاضحية ،فتاوى سراجيه ،ص:۳۱۵، باب مايفعل بالاضحية بعد الذبح . والافضل ان يتصدق بالثلث ، بدائع ج:۵ص:۸۱، ط:سعيد.هنديه ج:۵ص: ۳۰۰.شامى ج:۶ص:۳۲۸. والتصدق افضل الاان يكون الرجل ذاعيال وغيرموسع الحال فان الافضل له حينئذ ان يدعه لعياله يوسع به عليهم . بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. اماالتصدق باللحم.شامى ج:۶ص:۳۲۸.هنديه ج:۵ص:۳۳۰،الباب الخامس

تھن

☆......اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔(۱)

☆......اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

☆......جس جانور کا تھن کٹا ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔(۳)

☆......اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہو جانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے، لیکن دو تھن خشک ہو جائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔(۴)

☆......جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔(۵)

☆......جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔(۶)

(۱، ۲، ۴) وقال العلامة ابن عابدين رحمة الله تحت قوله (قوله وهى التى عولجت الخ) و فى التتارخانية والشطورلاتجزء وهى من الشاة ماقطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل و البقرماقطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع، ردالمحتار ج:٦ ص:۳۲۴، ۳۲۵. هنديه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس.

(۳) ولاتجوزالحذاء وهى المقطوعة ضرعها، شامى ج:٦ ص:۳۲۴. هنديه ج:۵ص:۲۹۸

(۵) ولاتجوزالجداء وهى التى يبس ضرعها، هنديه ج:۵ص:۲۹۸، الباب الخامس. شامى ج:٦ ص: ۳۲۴، ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷٦، ط:سعيد.

(٦) ولاتجوزالحذاء وهى المقطوعة ضرعها، هنديه ج:۵ص:۲۹۸. شامى ج:٦ ص: ۳۲۴. ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷٦، كتاب الاضحية، ط:سعيد.

(ج)

جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆......جان کے بدلہ جان ہوجائے، جانور کی جان چلی جائے اور انسان کی جان بچ جائے، یعنی اللہ تعالی جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں، یہ خیال بے اصل ہے، شریعت کی کسی دلیل سے یا ثابت نہیں ہے، البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے، اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالی کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالی کی رحمت کو متوجہ کرے گی اور اللہ تعالی اپنی رحمت سے مریض کو شفاء عطا فرما دے گا، تو یہ جائز ہے۔(۱)

☆......بعض لوگ صدقہ میں جان کا بدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں، اور بکرے وغیرہ کو تمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کا ہاتھ لگوا کر خیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کو ذبح کرتے ہیں، اور اس کے بعد خیرات کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہوجاتی ہیں، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں، اور جان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ، یہ عقیدہ اور اعتقاد شریعت کے خلاف ہے اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں۔(۲)

(۱، ۲) ولوتركت التضحية ومضت ايامها تصدق بها حية ، وفى الشامية :(قوله تصدق بها حية)لوقوع الياس عن التقرب بالإراقة ، وان تصدق بقيمتها اجزاء ه ؛لإن الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هوالمقصود.الدرالمختارمع الرد كتاب الاضحية ج:٦ص: ۳۲۰، ط:سعيد. كفايت المفتى ج:٨ص: ۲۵۲، كتاب الاضحية والذبيحة . ط:دار الاشا عت

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

جانور خریدا اور آدمی مر گیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہو گیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کر سکا

کسی پر قربانی واجب تھی، لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو زندہ جانور صدقہ کر دیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کر ڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

---

(۱) احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۱۳، کتاب الاضحیة و العقیقة ط:سعید.

(۲) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الأضحیة ، هندیه ج:۵ ص: ۲۹۳، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .البحرج:۸ص:۱۷۵ .وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد ، کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۶ . بدائع ج:۵ ص: ۷۲ .هندیه ج:۵ ص:۳۰۵،الباب الثامن. وجه الاستحسان ان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه ، بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط:سعید.شامی ج:۶ص: ۳۲۶. ط: سعید.

کردیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔(۱)

اور اگر جانور ضائع ہوگیا اور قربانی نہ کرسکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کردینا واجب ہے۔(۲)

جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۳)

---

(۱) اذا وجب شاة بعينا أو اشتراها ليضحى بها فمضت ايام النحرقبل أن يذبحها تصدق بها حية ، ولايأكل من لحمها لأنه انتقل الواجب من اراقة الدم إلى التصدق ، وان لم يوجب ولم يشتروهوموسروقد مضت ايامها تصدق بقيمة شاه تجزى للاضحية ، شامى ج:٦ ص: ٣٢١. هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ۲۹۶.الباب الرابع،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ص:٦٧،فصل واما كيفية الوجوب .فتاوى سراجيه ص:۳۱۵ . الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۰ .ط:سعيد.
ذكرفى البدائع :ان الصحيح ان الشاة المشتراة للاضحية اذا لم يضح بها حتى مضى الوقت يتصدق الموسربعينها حية كالفقيربلاخلاف بين اصحابنا ،شامى ج:٦ص:۳۲۱.بدائع ج:۵ص؛٦٨ ،فصل اما كيفية الوجوب ، ط:سعيد.

(۲) (و) تصدق (بقيتمها غنى شراها اولا) لتعلقها بذمته بشرائها اولا ، الدرمع الرد ج:٦ ص:۳۲۱، ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۴،الباب الاول ،ط:رشيديه. البحر ج: ٨ ص: ١٧٦ . ط:سعيد.

(۳) وندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ،رواه مسلم والمذبح المرئ والحلقوم والودجان . البحر ج:٨ص:١٧٠،كتاب الذبائح ،ط: سعيد. شامى ج:٦ص:۲۹۴، ۲۹۶ ،ط:سعيد. ومنها الترفيق فى قطع الاوداج ...... ويكره ان يحد للشفرة بين يديها ، هنديه ج: ۵ ص:۲۸۷. والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه فى الذكاة مكروه . هنديه ج:۵ص:۲۸۸،كتاب الذبائح ،الباب الاول .

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔(۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلا دیتی تھی۔(۳)

---

(۱) أواشتراها ولم ينوالاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلک لايجب لان النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر،شامى ج:٦ ص: ۳۲۱. كتاب الاضحية ،ط:سعيد.

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحربايام لمافيه من الاستعداد من القربة واظهارالرغبة فيها فيكون له فيه اجروثواب ،بدائع ج:۵ص:۷۸ ، ط:سعيد.فصل واما بيان مايستحب قبل التضحية .هنديه ج:۵ص:۳۰۰.الباب السادس،ط:رشيديه.

(۳) قال الامام ثناء الله فانى فتى تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النارالقربان فى الاصل كل مايتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صاراسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لاتحل لبنى اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا اوغنموا غنيمة جاء ت ناربيضاء من السماء لادخان لها لها دوى وحفيف فيأكل ويحرق ذلک القربان والغنيمة فيكون ذلک علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها ، التفسيرالمظهرى ج:۲ص:۱۸۸.آل عمران آيت :۱۸۳. تفسيرروح البيان ج:۲ ص: ۴۵۸. سورة المائدة، آيت:۲۷. ط:داراحياء التراث العربى ،ط: ۱۴۲۱ھ .

جانور گم ہوگیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہوگیا، اور اس نے قربانی کے لئے دسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہوگئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔(۱)

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کردیں۔(۳)

---

(۱) ولوضلت فشرت اخرى فظهرت فعلى الغنى احداهما اى على التفصيل المارمن أنه لوضحى بالاولى اجزأه ولايلزمه شيئ ولوقيمتها اقل وان ضحى بالثانية قيمتها اقل تصدق بالزائد ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦. على الفقير كلاهما ،الدرمع الرد ج:٦ ص:٣٢٦.

(۲) الفقير اذا اشترى شاة للاضحية فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الاولى فعليه ان يضحى بهما ،البحر ج:٨ ص:١٧٥ ،ط:سعيد. بدائع ج:٥ ص:٦٦ ،فصل اما كيفية الوجوب ،هنديه ج:٥ ص:٢٩٤ ،الباب الثانى. شامى ج:٦ ص:٣٢٦،ط:سعيد.

(۳) رجل اشترى شاة للاضحية واوجبها بلسانه ثم اشترى اخرى جازله بيع الاولى فى قول ابى حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الاولى فذبح الثانية فانه يتصدق بفضل مابين =

جانور نایاب ہوجائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قتل وقتال، فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہوجائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

جانوروں کی عمریں

☆......قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے، بیل، بھینس: دو سال کی۔(۳)

اونٹ: پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

= القيمتين لانه لما اوجب الاولى بلسانه فقد جعل مقدارمالية الاولى لله تعالى فلايكون له ان يستفضل لنفسه شيئا ولهذا يلزمه التصدق بالفضل ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴.الباب الثانى فى وجوب الاضحية بالنذروماهوفى معناه . البحرج:۸ص:۱۷۵،ط:سعيد.

(۱) قوله وتصدق بقيمتها غنى شراها اولا وتعقبه الشيخ شاهين بان وجوب التصدق بالقيمة مقيد بمااذا لم يشتر، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۱،ط:سعيد. كفايت المفتى ج:۸ص:۲۱۲. كتاب الاضحية والذبيحة .ط:دارالاشاعت

(۲) وحول من الشاة ،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعيد. والثنى من الضأن والمعزابن سنة ،البحرج:۸ص:۱۷۷.ط:سعيد.

(۳) ومن البقرابن سنتين البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۷۰.وحولين من البقرو الجاموس ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۲۲.

(۴) وهوابن خمس من الابل الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲.بدائع ج:۵ص؛۷۰. ومن الابل ابن خمس سنين.البحرج:۸ص:۱۷۷.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.وفى البدائع تقديرهذه الاسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة فلوضحى بسن اقل لايجوز، ردالمحتار ج:۶ ص: ۳۲۲. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما محل اقامة الواجب .هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا، تازہ فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔(۱)

☆......اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

☆...... جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں ،اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنی ہے)۔(۳)

☆......کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۴)

(۱) وقالوا هذا اذا كان الجذع عظيما بحيث لوخلط بالثنيات لايشتبه على الناظرين، البحر ج:۸ص:۱۷۷ . فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵. كتاب الاضحية ط:رشيديه. والجذع من الضأن ماتمت له ستة اشهرعند الفقهاء ،البحرج:۸ص:۱۷۷ .ط:سعيد. فلوصغيرالجثة لايجوزالا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية رد المحتارج:۶ص:۳۲۲.ط:سعيد.

(۲) وفى البدائع :تقديرهذه الأسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة فلوضحى بسن اقل لايجوز،وباكبريجوزوهوافضل ،شامى ج:۶ص:۳۲۲. هنديه ج:۵ص:۲۹۷.بدائع ج:۵ ص: ۷۹.فصل اما محل اقامة الواجب .

(۳) وصح الثنى فصاعدا من الثلاثة والثنى هوابن خمس من الإبل وحولين من البقروالجاموس وحول من الشاة ، الدرمع الردج:۶ص:۳۲۲. (قوله ان كان الخ) فلوصغيرالجثة لايجوزإلا ان يتم له سنة ويطعن فى الثانية ......وفى البدائع تقديرهذه الاسنان بماذكرلمنع النقصان لاالزيادة ،فلوضحى بسن اقل لايجوز، وبأكبريجوزوهوافضل ، شامى ج:۶ص:۳۲۲. عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس.

(۴) فلوصغيرالجثة لايجوزالاان يتم له سنة ويطعن فى الثانية،ردالمحتارج:۶ص:۳۲۲.سعيد.

جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کا نظام یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو اللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہو جاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے، جیسا کہ کنویں سے جتنا زیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔(۱)

جائیداد مشترک ہے

☆......مثلاً اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سبکچھ ہے، حویلیاں، جائیداد زمین، مال وزر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو س صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہگی۔

☆......مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعد ترکہ کو تقسیم کر کے الگ نہیں ہوئے، مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سیا لگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(۱)احکام وتاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص:۲۹،۳۰.ط:ادارۃ المعارف.

(۲) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار(واليساربان ملک مائتی درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع تحتاجه) الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، الدرمع الرد، كتاب الاضحية ، ج:٦ص:٣١٢. هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ،الباب الاول =

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے ''جرسی گائے'' کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہوسکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔(۱)

= فی تفسیرها ،البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحية ،ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴ ،فصل اما فی شرائط الوجوب،ط:سعيد.تكملة فتح القديرج:۸ص:۴۲۵، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۱) فإن كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للأم حتى لو كانت البقرة وحشية و الثور أهليا لم تجز، وقيل إذا نزاظبي على شاة أهلية فان ولدت شأة تجوزالتضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز،عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷ ،الباب الخامس.فتاوی رحيميه ج:۱۰ص:۵۵، كتاب الاضحية. بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹ ،فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعيد.شامی ج:۶ ص:۳۲۲، كتاب الاضحية ، ط: سعيد. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷ . كتاب الاضحية . ط: سعيد.

جلدی بیماری

اگرکسی جانورکوجلدی بیماری ہے، اوراس کااثر گوشت تک نہ پہنچا ہوتو اس کی قربانی درست ہے، اوراگر بیماری اورزخم کااثر گوشت تک پہنچا ہوتو اس کی قربانی صحیح نہیں۔(۱)

جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کردینامستحب ہے،اوراگرفروخت کردی تواس کی قیمت صدقہ کردیناواجب ہے۔(۲)

(ح)

حاجی

☆......اگرحاجی مسافرہےتواس پرقربانی واجب نہیں اگرمسافرحاجی اپنی خوشی سےقربانی کرےگاتوثواب ملےگا۔(۳)

☆......اگرحاجی مقیم ہےاوراس کے پاس حج کےاخراجات کےعلاوہ نصاب کےبرابرزائدرقم موجودہےتواس پرقربانی کرنالازم ہوگا۔(۴)

(۱) ویضحی ...... (والجرباء السمینة) فلومهزولة لم یجز، لأن الجرب فی اللحم نقص ، الدرالمختارمع الردج:٦ص:٣٢٣،ط:سعید. فان كانت سمینة ولم یتلف جلدها جاز؛لانه لایخل بالمقصود ،البحرالرائق ج:٨ص:١٧٦،كتاب الاضحیة ،ط:سعید.

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها كذا فی السراجیة ،عالمگیری ج:۵ص:٣٠٠ ، الباب السادس ط:رشیدیه .شامی ج:٦ص:٣٢٩.بدائع الصنائع ج:۵ص:٧٨.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة .

(۳) ولاتجب الاضحیة علی الحاج ، وأراد بالحاج المسافر،بدائع ج:۵ص:٦٣، فصل اما شرائط الوجوب.شامی ج:٦ص:٣١۵،ط:سعید.

(۴) ومنها الاقامة ،بدائع ج:۵ص:٦٣، فصل اما شرائط الوجوب، ط:سعید.البحرالرائق ج:٨ص:١٧٣.ط:سعید.تكملة فتح القدیرج:٨ص:۴٢۵.شامی ج:٦ص:٣١٢. ط: سعید. عالمگیری ج:۵ص:٢٩٢،كتاب الاضحیة ،الباب الاول فی تفسیرها ،ط: رشیدیه.

☆......حج قران اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔(۱)

☆......اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔(۲)

حجامت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کر کے حجامت بنوائے ،قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(۳)

حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے،اور وہ یہ ہیں۔

☆......دم مسفوح یعنی بہنے والا خون

---

(۱) قال اصحابنا انه دم نسک وجب شکرا لماوفق للجمع بين النسكين بسفرواحد .بدائع ج:۲ص:۱۷۴،فصل واما بيان مايجب على المتمتع والقارن ،ط:سعيد.

(۲) فاما أهل مكة فتجب عليهم الاضحية وان حجوا ، بدائع ج:۵ص:۶۳، فصل اماشرائط الوجوب ،ط:سعيد. شامی ج:۶ص:۳۱۵ ، كتاب الاضحية .

(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضكم ان يضحى فلايمس من شعره وبشره شيئا ، وفى رواية من راى هلال ذى الحجة واراد ان يضحى فلاياخذ من شعره ولامن اظفاره ، ترمذی ج:۱ص:۲۷۸،ط:سعيد. قال الامام الملا على قارى تحت هذا الحديث فظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابى حنيفة ......قال التوربشتى ذهب بعضهم الى ان النهى عنهما للشبه بحجاج بيت الله الحرام المحرمين ، مرقاة المفاتيح ،ج:۳ص:۳۰۶،كتاب الاضحية . ط:امداديه .

☆......پیشاب کی جگہ (نر و مادہ کی)

☆......خصیے (فوطے)

☆......پاخانے کی جگہ

☆......غدود (سخت گوشت)

☆......مثانہ (پیشاب کی تھیلی) (۷) پتہ (۱)

کنز اور طحطاوی میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا، اور وہ دودھ کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔(۲)

حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۳)

حاملہ جانور

☆......جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کرلیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

---

(۱) (کره تحريما من الشاة سبع الحياء الخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر) (قوله من الشاة) ذكرالشاة اتفاقى لان الحكم لايختلف فى غيرها من الماكولات (قوله الحياء) هوالفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قوله والغدة) بضم الغين المعجمة كل عقدة فى الجسد اطاف بها شحم وكل قطعة صلبة بين العصب ولاتكون فى البطن (قوله والدم المسفوح) اما الباقى فى العروق بعد الذبح فانه لايكره ،ردالمحتارمع تنويرالابصار ج:٦ ص: ٧٤٩،مسائل شتى ،ط:سعيد.

(۲) وزيد نخاع الصلب ،طحطاوى على الدرالمختار ج:٤ص:٣٦٠.مسائل شتى .

(۳) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا ،درمع الرد ج:٦ ص: ٢٩٦. البحرج:٨ص:١٦٨ ،ط:سعيد. هنديه ج:٥ص:٢٨٥.كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشيديه .بدائع ج:٥ص:٤٥.فصل اما شرائط ركن الزكاة .

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مرگیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔(۱)

☆...... اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کر دیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کر کے کھالیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کر دی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۲)

حصے

☆...... بڑے جانور: گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو کر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو دکھانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

(۱) شاة أوبقرة اشرفت علی الولادة ،قالوا يكره ذبحها لأن فيه تضييع الولد ، وهذا قول ابی حنيفة رحمه الله تعالی ؛لأن عنده الجنين لايتذكی بذكاة الام ، عالمگيری ج:۵ ص: ۲۸۷،كتاب الذبائح ،الباب الاول ،ط:رشيديه. ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به مايفعل بالام ، شامی ج:٦ ص: ۳۲۲، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص: ۳۰۱، الباب السادس.

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم،فان لم يذبحه حتی مضت ايام النحر يتصدق به حيا، فان ضاع أو ذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فان بقی عنده و ذبحه لعام القابل اضحية لايجوز، وعليه أخری لعامه الذی ضحی ويتصدق به مذبوحا مع قيمة مانقص بالذبح ،الفتوی علی هذا. شامی ج:٦ ص: ۳۲۲،سعيد.هنديه ج:۵ص: ۳۰۲.الباب السادس.

افراد شریک ہو جائیں مثلا ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہو جائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھا یا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(خ)

خارشی جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہو گیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۲)

---

(۱)عن جابررضی اللہ عنہ قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة ......ولایجوزعن ثمانیة لعدم النقل فیه وکذا اذا کان نصیب احدهم اقل من سبع بدنة لایجوز عن الکل لان بعضه اذا خرج عن کونه قربة خرج کله، البحرج:۸ص:۱۷۴،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل امامحل اقامة الواجب ،ط:سعید.وکذا قصد اللحم من المسلم ینافیهاواذا لم یقع البعض قربة خرج الکل من ان یکون قربة لان الاراقة لاتتجزأ ، البحر ج:۸ص:۱۷۸ ،ط:سعید.واذاکان الشرکاء فی البدنة او البقرة ثمانیة لم یجزهم لان نصیب احدهم اقل من السبع ،هندیه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن ،بدائع ج:۵ص:۷۱، ط:سعید. و ان کان شریک الستة نصرانیا اومریدا اللحم لم یجزعن واحد منهم لان الاراقة لاتتجزأ "هدایة" لما مرای ان بعضها لم یقع قربة ،شامی ج:۶ص:۳۲۶. البحر ج: ۸ ص:۱۷۸. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵،ط:رشیدیه.هندیه ج:۵ص:۳۰۴.الباب الثامن ط:رشیدیه. و منهاان لایشارک المضحی فیمایحتمل الشرکة من لایرید القربة راسا فان شارک لم یجز عن الاضحیة ،بدائع ج:۵ ص: ۷۱.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعید.

(۲) ویضحی ...... (والجرباء السمینة)فلومهزولة لم یجزلأن الجرب فی اللحم نقص ، الدرمع الردج:۶ص:۳۲۳. ویجوزان یضحی بالجرباء ان کانت سمینة جاز؛لان الجرب فی الجلد ولانقصان فی اللحم،فتح القدیرج:۸ص:۴۳۴.شامی ج: ۶ص:۳۲۳.ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۶ ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذی یرجع الی محل التضحیة .

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور کچل کر بے کار کر دینا یکساں ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصدا کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔(١)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہوجاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔(٢)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہولعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔(٣)

(١) والخصی افضل من الفحل لانه اطیب لحما ،هندیه ج:٥ص:٢٩٩،الباب الخامس ط: رشیدیه .کذا روی عن ابی حنیفةؒ فانه سئل عن التضحیة بالخصی فقال مازاد فی لحمه انفع مما ذهب من خصیته، بدائع ج:٥ص:٨٠،اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. البحر ج:٨ ص: ١٧٦ ،ط:سعید.ویضحی بالجماء والخصی ،الدرالمختارمع الرد ج:٦ ص:٣٢٣. ط:سعید.

(٢) قال فی البحر :وقد صح انه علیه السلام ضحی بکبشین املحین موجوأین الاملح الذی فیه ملحة ......والموجوء المخصی من الوجء وهوان یضرب عروق الخصیة بشیئ ، البحرج:٨ص:١٧٦ .بدائع ج:٥ص:٨٠،ط:سعید.فتح القدیرج:٨ص:٤٣٤،ط:رشیدیه.

(٣) وجاز(خصاء البهائم) حتی الهرة وأما خصاء الآدمی فحرام ، قیل :والفرس وقیدوه بالمنفعة وإلا فحرام . وفی الشامیة :(قوله وقیدوه) أی جوازخصاء البهائم بالمنفعة وهی ارادة سمنها اومنعها عن العض ، بخلاف بنی آدم فإنه یراد به المعاصی فیحرم ، شامی ،کتاب الحظروالاباحة ، فصل فی البیع ،ج:٦ص:٣٨٨.هندیه ،کتاب الکراهیة ،الباب التاسع عشر، ج:٥ ص: ٣٥٧.ط:رشیدیه .البحرالرائق ج:٨ص:٢٠٤، کتاب الکراهیة، ط: سعید.تکمله فتح القدیرج:٨ ص:٤٩٧، مسائل متفرقة ط:رشیدیه .

خنثی

☆......خنثی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثی ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

(چ)

چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہوجاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کر کے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کر دی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور دے سکتا ہے، اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کرسکتا ہے، لیکن اگر

(۱، ۲) لاتجوزالتضحية بالشاة الخنثى ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹،الباب الخامس ،ط:رشيديه. لان لحمها لاينضج تناثرشعرالاضحية فى غيروقته ،هنديه ج:۵ص:۲۹۹.شامى ج:٦ ص:۳۲۵،ط:سعيد.

(۳) ولايحل بيع شحمها واطرافها ......فإن باع شيئا من ذلک بماذكرنانفذ عندابى حنيفة و محمد رحمهما الله تعالى وعند ابى يوسف رحمه الله تعالى لاينفذ ، ويتصدق بثمنه ، هنديه ج: ۵ ص:۳۰۱،الباب السادس.بدائع الصنائع ج:۵ص:۸۱. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية وعندهااما التصدق باللحم .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۸.كتاب الاضحية ،ط: سعيد.

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کردیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کردینا واجب ہوجاتا ہے، اوراس کا مصرف صرف فقراء ومساکین ہیں مالداروں کو دینا یا ملازمین ومدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں۔(۱)

چوری کے جانور

☆......قربانی کے لئے جو جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگر وہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہے تو قربانی جائز نہیں ہوگی، دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر جانور ذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدے تو گوشت کھانا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔(۳)

چھری

جانور کو ذبح کرنے کیلئے جو چھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہیے تا کہ جانور

(۱) قال فی البحر: ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال اوجراب لانه جزء منها وکان له التصدق والانتفاع به الاتری ان له ان یاکل لحمها ولاباس بان یشتری به ماینتفع بعینه مع بقاء ہ استحسانا ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله علیه السلام من باع جلد اضحیته فلااضحیة له یفید کراهیة البیع واما البیع فجائزلوجود الملک والقدرة علی التسلیم ،البحرج:۸ص:۱۷۸ .شامی ج:۶ص:۳۲۸. جوهرة النیرة ج:۲ص:۲۴۵ .ط:میرمحمد.هندیه ج:۵ص:۳۰۱. بدائع ج:۵ص:۸۱. فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ،ط:سعید.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۷،ط:رشیدیه.

(۲) لأن التضحیة قربة ولاقربة فی الذبح بملک الغیربغیراذنه ، علی هذا یخرج ماإذا اغتصب شاة انسان فضحی بها عن نفسه أنه لاتجزیه لعدم الملک ولاعن صاحبها لعدم الاذن ، بدائع ج:۵ص:۷۶.اما الذی یرجع الی محل التضحیة ،ط:سعید.کفایت المفتی ج:۸ص:۱۹۷، دارالاشاعت.

(۳) ولواشتری شاة فضحی بها ثم استحقها رجل فان اجازالبیع جازوان استرد الشاة لم یجز هندیه ،ج:۵ص:۳۰۳،الباب السابع ط:رشیدیه.البحرج:۸ص:۱۷۹،ط:سعید.

کو کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر "**بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر**" کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں محض معاون ہے۔(۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

چھوٹے گاؤں

☆......چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

---

(۱) قال فی البحر:(وندب حد شفرته) لقوله علیه السلام ان الله کتب الاحسان علی کل شئ فإذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته ،رواه مسلم وغیره ، ویکره ان یضجعها ثم یحد الشفرة لقوله علیه السلام لمن اضجع الشاة وهویحد شفرته لقد اردت ان تمیتها موتتین هلاحددتها قبل ان تضجعها ،بدائع ج:۵ص:۶۰و۸۰،اما الذی یرجع الی آلة التضحیة .ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۸۷، ط: رشیدیه. البحرج:۸ص:۱۷۰ .شامی ج:۶ص:۲۹۶،ط:سعید.

(۲) وفیها أراد التضحیة فوضع یده مع ید القصاب فی الذبح واعانه علی الذبح سمی کل وجوبا فلوترکها أحدهما أوظن أن تسمیة أحدهما تکفی حرمت ،الدرمع الرد ج:۶ص: ۳۳۴. هندیه ، ج:۵ص:۲۸۶،و۳۰۴،الباب السابع ط:رشیدیه.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم ...... ویدخل فی کل جنس نوعه و الذکروالأنثی منه والخصی والفحل لانطلاق اسم الجنس علی ذلک والمعزنوع من الغنم ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس. شامی ج:۶ص:۳۲۲. البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۶۹،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعید.

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)



داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دئے ہوئے جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔(۲)

دانت

☆......جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

☆......اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے، بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو ان کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔(۴)

(۱) قال فی الاجناس :اول وقت الاضحیة لاهل السواد طلوع الفجر الثانی من یوم النحر و فی حق اهل المصر عند فراغ الامام من صلاة العید یوم النحر، المحیط البرهانی ج:۸ ص: ۴۶۱، ط:ادارة القرآن. شامی ج:۶ ص:۳۱۸. البحر ج:۸ ص:۱۷۵. بدائع ج:۵ ص: ۷۳. هندیه ج:۵ ص؛۲۹۵. الباب الثالث، ط:رشیدیه. فتح القدیر ج:۸ ص: ۴۳۱. ط:رشیدیه. قال فی البدائع :وروی عنه علیه السلام انه قال فی حدیث البراء بن عازب رضی اللہ عنہ من کان منکم ذبح قبل الصلاة فانما هی غدوة اطعمه الله انما الذبح بعد الصلوة فقد رتب النبی ﷺ الذبح علی الصلاة ولیس لاهل القری صلاة العید فلایثبت الترتیب فی حقهم، بدائع ج:۵ ص: ۷۳، اما الذی یرجع الی وقت التضحیة، ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۵، ط:سعید.

(۲) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۵۰، کتاب الاضحیة، دار الاشاعت.

(۳) ولابالهتماء التی لااسنان لها، شامی ج:۶ ص:۳۲۴. هندیه ج:۵ ص۲۹۸، الباب الخامس. بدائع ج:۵ ص:۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیة، ط:سعید. البحر ج:۸ ص:۱۷۶. فتح القدیر ج:۸ ص:۴۳۴. ویکفی بقاء الاکثر، شامی ج:۶ ص:۳۲۴ بدائع ج:۵ ص: ۷۵. فتح القدیر ج:۸ ص:۴۳۴، ط:رشیدیه.

(۴) ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر و الثنی منه ابن سنة و الجذع من البقر =

☆......جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہو جائے گی، لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھا سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر: ا میں گذرا۔(۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والأرض حنيفا ومأانا من المشركين ، ان صلاتی ونسكی ومحیای ومماتی للّٰه رب العلمين ؛ پاره نمبر : آيت

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللهم منک ولک پھر ''**بسم اللّٰه اللّٰه اکبر**'' کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللهم تقبله منی كما تقبلت من حبيبک محمد وخليلک ابراهيم عليهما الصلاة والسلام .

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو ''**منی**'' کی جگہ ''**من فلان**'' کہے

= ابن سنة والثنی ابن سنتين والجذع من الابل ابن اربع سنين والثنی منها ابن خمس ،بدائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ،ط:سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس ، ط: رشيديه.والمعزابن سنة ومن البقرابن سنتين ومن الابل ابن خمس سنة .البحر ج:۸ ص: ۱۷۷ .فتح القدير ج:۸ص:۴۳۵،ط:رشيديه.شامی ج:۶ ص:۳۲۲.

(۱) واما الهتماء وهی التی لااسنان لها فان كانت ترعى وتعتلف جازت وإلا فلا،عالمگيری ج:۵ص:۲۹۸. بدائع ج:۵ص:۷۵.اما الذی يرجع الى محل التضحية .شامی ج:۶ ص: ۳۲۴. فتح القديرج:۸ص:۴۳۴، البحرج:۸ص:۱۷۶،ط:سعيد.

(۲) ومنها ان يكون الذابح مستقبل القبلة والذبيحة موجهة الى القبلة ،بدائع ج:۵ص:۶۰، قبيل فصل اما بيان مايحرم اكله . هنديه ج:۵ص:۲۸۸،ط:رشيديه. البحرج:۸ ص: ۱۷۰، ط:سعيد. ويستحب ان يجرد التسمية عن الدعاء فلايخلط معها دعاء وانما يدعو قبل التسمية اوبعدها ويكره حالة التسمية ،بدائع ج:۵ص:۸۰، اماالذی يرجع الى من عليه التضحية،فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية .

اورفلان کی جگہ اس کا نام لے لے۔(۱)

دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت ''مذکورہ دعا'' پڑھنا ضروری نہیں بہتر ہے، لہذا اگر اس دعا کے بغیر ''بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر'' کہکر ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح ہوجائے گی اور گوشت کھانا جائز ہوگا۔(۲)

دم

☆......جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں۔ یا دم تو ہے مگر دم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

(۱) عن جابربن عبداللہ قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجھھما قال إنی وجھت وجھی للذی فطرالسموات والارض علی ملة ابراھیم حنیفا ومااانا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلین ،اللھم منک ولک عن محمد ﷺ وامتہ بسم اللہ واللہ اکبرثم ذبح ، رواہ ابوداؤد ج:۲ص:۳۰.باب مایستحب من الضحایامکتبہ حقانیہ . مشکوۃ ص:۱۲۹، باب فی الاضحیة ،ط:قدیمی . بدائع ج:۵ص:۸۰.اما الذی یرجع الی الاضحیة ،ط: سعید. عن عائشةؓ ان سول اللہ ﷺ امر بکبش اقرن لیطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظرفی سواد فاتی بہ لیضحی بہ قال یاعائشة ھلمی المدیة ثم قال اشحذیھا بحجرففعلت ثم اخذھا واخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی بہ، مشکوۃ ص:۱۲۷، قدیمی کتبخانہ.بدائع ج:۵ ص: ۸۰، ط: سعید. بسم اللہ اللھم منک ولک بسم اللہ واللہ اکبر،بدائع ج:۵ ص:۸۰،ط:سعید. البحرالرائق ج:۸ ص:۱۶۹.

(۲) والمستحب ان یقول بسم اللہ اللہاکبر،المحیط البرھانی ج:۸ص:۴۵۱،ط:ادارة القرآن. لواقتصرعلی قولہ اللہ اکبر قاصدا بہ التسمیة یکفی ،ردالمحتارج:۶ص:۳۰۱، ط: سعید.

(۳)(ومقطوع اکثرالأذن أوالذنب أوالعین) فی البدائع :لوذھب بعض الأذن أوالألیة أوالذنب أوالعین، ذکرفی الجامع الصغیر:إن کان کثیرا یمنع وإن یسیرالایمنع.
واختلف أصحابنا فی الفاصل بین القلیل والکثیر، فعن أبی حنیفة اربع روایات :روی محمد عنہ فی الأصل والجامع الصغیرأن المانع ذھاب اکثرمن الثلث. وعنہ أنہ الثلث ، وعنہ أنہ الربع، وعنہ ان یکون الذاھب أقل من الباقی أومثلہ اھ بالمعنی والأولی ھی ظاھرالروایة =

☆......ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہو یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصہ سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔(۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصہ سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔(۳)

= وصححها فی الخانية حيث قال :والصحيح أنه الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثير و عليه الفتوى الخ ،شامی ج:٦ص:٣٢٣،٣٢۴.هنديه ج:۵ص:٢٩٧،٢٩٨،٢٩٩. البحرج:٨ ص: ١٧٦و١٧٧. فتح القديرج:٨ص:۴٣٣،ط:رشيديه.بدائع ج:۵ص:٧۵، اما الذی يرجع الی محل التضحية ،ط:سعيد.

(١) أيضا

(٢) ولوذهب بعض هذه الاعضاء دون بعض من الاذن والالية والذنب ......واختلف اصحابنا بين القليل والكثيروالصحيح ان الثلث ومادونه قليل ومازاد عليه كثيروعليه الفتوى كذا فی قاضيخان ، هنديه ج:۵ص:٢٩٨.الباب الخامس فی بيان محل اقامة الواجب . شامی ج:٦ص:٣٢٣، كتاب الاضحية ،ط:سعيد. البحرالرائق ج:٨ص:١٧٧، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.تكمله فتح القديرج:٨ص:۴٣٣.كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:۵ص:٧۵،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

(٣) (قوله ولاالتی لاالية لها خلقة) الشاة إذا لم يكن لها أذن ولاذنب خلقه ،قال محمد: لايكون هذا ولوكان لايجوز، وذكرفی الأصل عن أبی حنيفة أنه يجوز' خانية" ثم قال :وإن كان لها ألية صغيرة مثل الذنب خلقة جاز، أما علی قول أبی حنيفة فظاهرلأن عنده لولم يكن لها أذن أصلا ولاالية جازالخ شامی ج:٦ص:٣٢۵، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.بدائع ج:۵ =

دودھ نکالنا

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

''جانور میں تبدیلی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہو جائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

= ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶، کتاب الاضحية ، ط: سعید. هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب، رشیدیه.

(۱) ویکره بیع لبنهاولواکتسب مالا من لبنها یتصدق بمثل ذلک ،البحرج:۸ص:۱۷۹. فان کانت التضحية قریبة ینضح ضرعها بالماء الباردبدائع ج:۵ص:۷۸.ولوحلب اللبن من الاضحية قبل الذبح اوجزصوفها یتصدق به ولاینتفع به ،هندیه ج:۵ص:۳۰۱. شامی ج:۶ص:۳۲۹. بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحية ،ط:سعید.

(۲) ومنها انه تجزی فیها النیابة فیجوزللانسان ان یضحی بنفسه وبغیره باذنه لانها قربة تتعلق بالمال فتجزئ فیها النیابة کاداء الزکاة وصدقة الفطرسواء کان الاذن نصااودلالة، بدائع ج:۵ص:۶۷ ،فصل اما کیفیة الوجوب.البحرج:۸ص:۱۷۸ .هندیه ج:۵ص:۳۰۲، ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعید.

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

☆...... دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔(۲)

☆...... زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفلی قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔(۳)

دیارِ غیر میں قربانی کرنا

''رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔


(ذ)

ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرالے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

(۱) ولوضحی عن اولاده الکباروزوجته لایجوزالاباذنهم ،قال فی الذخیرة ولعله ذهب الی ان العادة اذاجرت من الاب فی کل سنة صارکالاذن منهم .شامی ج:۶ ص:۳۱۵.

(۲) من ضحی عن المیت یصنع کمایصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل و الاجر للمیت والملک للذابح ،شامی ج:۶ ص:۳۲۶. قال فی البدائع ان الموت لایمنع التقرب عن المیت ...... فدل ان المیت یجوزان یتقرب عنه ، بدائع ج:۵ ص:۷۲،ط:سعید. شامی ج:۶ ص: ۳۲۶

(۳)قال فی البدائع لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوزان یتصدق عنه ویحج عنه ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۶. وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین احدهما عن نفسه والآخرعمن لم یذبح من امته وان کان منهم من قد مات قبل ان یذبح ، رد المحتار ج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعید.بدائع ج:۵ ص:۷۲،فصل اماشرائط جوازاقامة الواجب ،ط: سعید. من ضحی عن المیت یصنع کما یصنع فی اضحیة نفسه من التصدق والاکل والاجر للمیت والملک للذابح ،شامی ج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعید.

ہے، اور " **بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر** " کہنے کی تلقین کرے، تاکہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔(۱)

ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھار دار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔(۲)

ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھار دار یا باریک نوکدار چیز سے " **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر** " کہہ کر جانور کے جسم میں جس جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہا دیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا اور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلاً جانور کسی جگہ پر مٹی یا بوجھ میں دبا ہوا ہے، نکالتے نکالتے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) والافضل ان یذبح اضحیته بیده ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسه وان کان لایحسنه فالافضل ان یستعین بغیره ولکن ینبغی ان یشهدها بنفسه ،هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس،بدائع ج:۵ص:۷۹،اما الذی یرجع الی من علیه التضحیة . البحرج:۸ص:۱۷۹ . شامی ج:۶ص:۳۲۸،ط:سعید.

(۲) وان تکون آلة الذبح حادة من الحدید ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰. البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ .بدائع ج:۵ص:۸۰.وحب بالحاء نحرالابل فی سفل العنق وکره ذبحها والحکم فی غنم وبقرعکسه فندب ذبحها ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۰۳. البحرج:۸ ص: ۱۷۱، ط: سعید. بدائع ج:۵ص:۶۰، قبیل فصل امابیان مایحرم اکله، فتح القدیرج۸ص:۴۱۶، ط: رشیدیه.

(۳) وکفی جرح نعم کبقروغنم توحش فیجرح کصید اوتعذرذبحه کأن ترد فی بئراوند اوصال حتی لوقتله المصول علیه مریدا ذکاته حل ،الدرمع الرد ج:۶ ص:۳۰۳. هندیه ج:۵ ص:۲۸۵، کتاب الذبائح ،ط:رشیدیه. بدائع ج:۵ص:۴۳، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان المأکول ،ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۰،۱۷۱.

ذبح پر اجرت لینا

☆......قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔(۱)

☆......قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔(۲)

ذبح کا آلہ

☆...... ہر تیز دھاردار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہوگا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔(۳)

(۱) ویجوزالاستیجارعلی الزکاۃ (ای الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلک یقدر علیه ،عالمگیری ج:۴ص:۴۵۴،کتاب الاجارة .

(۲) ولایعطی اجرالجزارمنها لانه کبیع لان کلامنهما معاوضه لانه انما یعطی الجزار بمقابلة جزره والبیع مکروه فکذا مافی معناه ولقول النبی ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولاتعط اجر الجزارمنهاشیئا،ردالمحتارج:٦ص:۳۲۸.البحرج:۸ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ،ط:سعید. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۷.هندیه ج:۵ ص:۳۰۱،الباب السادس،ط:رشیدیه.

(۳) وحل الذبح بکلماافری الاوداج وانهرالدم أی اساله ،الدرمع الرد ج:٦ص:۲۹۵.
......إلا سنا وظفراً قائمین ولوکانا منزوعین حل عندنا مع الکراهة لما فیه من الضرربالحیوان کذبحه بشفرة کلیلة ،ردالمحتارج:٦ص:۲۹٦،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۴۲، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .البحرج:۸ ص: ۱۷۰. فتح القدیرج:۸ص:۴۱۵، ط: رشیدیه.

☆......سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھاردار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔(۱)

☆......بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔(۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت " **بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر**" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "**بسم اللّٰہ واللّٰہ اکبر**" کہتے جاتے تھے۔صحیح بخاری ومسلم۔(۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلاضرورت شدید

(۱،۲) وحل الذبح بكل مافرى الاوداج وانهرالدم ولوبناراوبليطة أى قشرقصب اومروة هى حجرابيض كالسكين يذبح بها ، بدائع ج:۵ص:۴۲،فصل اما بيان شرط حل الاكل فى الحيوان،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۰.الدرمع الردج:۶ص:۲۹۵،كتاب الذبائح،ط: سعيد
(۳) عن انس رضی اللہ عنہ قال ضحى النبى ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر و وضع رجله على صفاحهما ،بخارى ج:۲ص:۸۳۵، باب التكبيرعند الذبح ،ط:قديمى .

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالی کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذکاة مابین اللبة واللحیین، ردالمحتار ج:٦ص:۲۹۴،ط:سعید. هندیه ج:۵ص: ۲۸۵، کتاب الذبائح ،ط:رشیدیه.البحرج:۸ص:۱٦۹ .بدائع ج:۵ص:۴۱، فصل اما بیان شرط الاکل فی الحیوان. فتح القدیرج:۸ص:۴۱۲. والعروق التی تقطع فی الذکاة اربعة الحلقوم وهومجری النفس والمرئ وهومجری الطعام والودجان و هما عرقان فی جانبی الرقبة یجری فیهما الدم فان قطع کل الاربعة حلت الذبیحة ،هندیه ج: ۵ ص: ۲۸۷، ط: رشیدیه.البحرج:۸ص:۱۷۰ .ردالمحتارج:٦ص:۲۹۵ .بدائع ج:۵ص:۴۱،ط:سعید. فتح القدیر ج:۸ص:۴۱۲.والحاصل ان کل مافیه زیادة الم لایحتاج الیه فی الذکاة مکروه ، هندیه ج:۵ص:۲۸۸،ط:رشیدیه.ردالمحتارج:٦ص:۲۹٦.

(۲) فلاتتعین الاضحیة الا بالنیة ، وقال النبی ﷺ انما الاعمال بالنیات وإنما لکل امری مانوی ویکفیه أن ینوی بقلبه ، ولایشترط أن یقول بلسانه مانوی بقلبه ؛لأن النیة عمل القلب والذکرباللسان دلیل علیها.بدائع الصنائع ،کتاب التضحیة ج:۵ص:۷۱.ط:سعید.

(۳) منها نیة الاضحیة لاتجزی الاضحیة بدونها لان الذبح قد یکون للحم وقد یکون للقربة والفعل لایقع قربة بدون النیة ،یکفیه ان ینوی بقلبه ، بدائع ج:۵ص:۷۱،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعید.هندیه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن .

ذبح کرنے کی جگہ

☆......ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔(۱)

☆......اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔(۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر" **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر" **بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔(۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

(۱،۲) وذکاة الاختیارذبح بین الحلق واللبة بالفتح المنخرمن الصدر،شامی ج:٦ ص: ۲۹۴. و فی الجامع الصغیرولابأس بالذبح فی الحلق کله اسفله واوسطه واعلاه ،الهندیة ج:۵ ص: ۲۸۵ ط:رشیدیه .شامی ج:٦ص:۲۹۴ .البحرج:۸ص:۱۷۰ .بدائع ج:۵ ص: ۴۱. فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.

(۳) وشرط کون الذابح مسلما...... شامی ج:٦ص:۲۹٦ .هندیه ج:۵ ص: ۲۸۵، ط: رشیدیه. البحرج: ۸ ص:۱٦۸ بدائع ج:۵ص:۴۵. فتح القدیرج:۸ص:۴۰۷، رشیدیه .

(۴) ومنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة ،بدائع ج:۵ص:٦۰ .قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله =

ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیرقربانی کے جانورکوذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، اجرت پر جانورذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدانہیں ہوگی۔(۱)

ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہوگیا

اگرذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۲)

ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانورذبح ہوجانے کے بعد پھر حصہ کا تغیر وتبدل درست نہیں اگرکسی نے ایسا کیا تو شرعاً اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اورذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کرکے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہوگئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

ذبح کے شرائط

☆...... ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔(۴)

= من اجزاء الحيوان .ط:سعيد. وكذلك ان ذبحها متوجهة لغيرالقبلة حلت ولكن يكره ذلك لان النية فى الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج:۱۲ ص:۳، دارالكتب العلمية ،بيروت ، لبنان.هنديه ج:۵ ص:۲۸۸ ،الباب الاول ط:رشيديه .البحرالرائق ج: ۸ ص: ۱۷۰ ،ط: سعيد.

(۱) ويجوزالاستيجارعلى الزكاة (اى الذبح) لان المقصود منها قطع الاوداج دون اماتة الروح وذلك يقدر عليه ،هنديه ج:۴ ص:۴۵۴، كتاب الاجارة .ط:رشيديه .

(۲) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت فى المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزاء ه ،الهنديه ج:۵ ص:۲۹۹، ط:رشيديه ،كوئته .

(۳) عزيزالفتاوى ج:۱ ص:۷۱۹، كتاب الاضحية والعقيقة .

(۴) ومنها أن يكون مسلما اوكتابيا ،بدائع ج:۵ ص:۴۵،اماشرائط ركن الزكاة ،ط:سعيد.

☆......ذبح کے وقت اللہ کا م نام لیا جائے۔(۱)

☆......شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔(۲)

(نوٹ): یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

ذبح کے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو" بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر " کہنا ضروری ہے، نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کرلے کہ میں قربانی کرر ہا ہوں، کافی ہے۔(۳)

ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆......مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھکر ذبح کرے۔(۴)

☆......جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سر داہنی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

---

(۱) ثم التسمية فی ذكاة الاختيارتشترط عند الذبح ردالمحتارج:٦ ص:٣٠٢.ط:سعيد.

(۲) والعروق التی تقطع فی الزكاة اربعة :الحلقوم وهومجری النفس والمرئ وهومجری الطعام والودجان وهما عرقان فی جانبی الرقبة يجری فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هنديه ج:۵ص:۲۸۷.البحرج:۸ص:۱۷۰.شامی ج:٦ص:۲۹۵بدائع ج:۵ ص:۴۱، فصل امابيان شرط حل الاكل فی الحيوان . فتح القديرج:۸ص:۴۱۲.ط:رشيديه .

(۳) ولاتأكلوا ممالم يذكراسم الله عليه ،سورة الانعام آيت:۱۲۱ .ويكفيه أن ينوی بقلبه ولايشترط ان يقول بلسانه مانوی بقلبه ،بدائع ج:۵ص:۷۱،فصل اما شرائط جوازاقامه الواجب .ط:سعيد.

(۴) امدادالفتاوی ج:۳ص:۵۵۹عن انس رضی الله عنه ان النبی ﷺ ضحی بكبشين اقرنين املحين يذبح ويكبرويسمی ويقع رجله علی صفحتها ،ابوداؤد ج:۲ص:۳۰،مكتبه امداديه ،ملتان .بدائع ج:۵ص:۸۰، اما الذی يرجع الی الاضحية ط:سعيد.

لٹایا جائے، اگر اس طرح لٹانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کرلیں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہوجائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی کہ چھری کو تیز کرلیا جائے، اور جلدی سے ذبح کردیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تا کہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔(۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریبا بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔(۳)

---

(۱) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ،الهنديه ج:۵ ص:۲۹۴. مكتبه رشيديه .

(۲) وكره كل تعذيب بلافائدة ، الدرمع الرد ج:۶ ص:۲۹۶، ط:سعيد.وجاء فى الحديث : وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ، ابوداود ج:۲ ص:۳۳، امداديه ،ملتان .

(۳) ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوزالذبح فى لياليها الاانه يكره لاحتمال الغلط فى الظلمة وايام النحرثلاثة ، البحرج:۸ص:۱۷۶ ،ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۵ ،ط:رشيديه. بدائع ج:۵ ص:۶۵ ،فصل اما وقت الوجوب ،ط:سعيد.شامى ج:۶ ص:۳۱۲.

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)



رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے، اور کسی کو قربانی کرنے کیلئے کہدے، تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو، ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال اوالجمال علی الکمال یمنع الاضحیة ومالایکون بهذه الصفة لایمنع ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹ .ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۳.فتاوی رحیمیه ج:۱۰ص:۴۹، ط:دارالاشاعت .

(۲) واذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰.بدائع ج:۵ ص: ۸۱. ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال وجراب ،شامی ج:۶ص:۳۲۸.البحرج:۸ ص: ۱۷۸ .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،ط:رشیدیه .ویتصدق بثمنه لان القربة ذهبت عنه فیتصدق به ،بدائع ج:۵ص:۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة.شامی ج:۶ ص: ۳۲۹.

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جارہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔(۱)

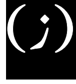
رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نرخرے کے داہنے اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔(۲)

---

(۱) قال فی البدائع :لان الذبح هوالقربة فیعتبرمکان فعلها مکان المفعول عنه ، وان کان الرجل فی مصرواهله فی مصرآخرفکتب الیهم ان یضحوا عنه روی عن ابی یوسف انه یعتبر مکان الذبیحة فقال ینبغی لهم ان لایضحوا عنه حتی یصلی الامام الذی فیه اهله وان ضحوا عنه قبل ان یصلی لم یجزه وهوقول محمد، بدائع ج:۵ص:۷۴، ط:سعید. هندیه ج: ۵ ص: ۲۹۶. البحرج:۸ص:۱۷۵. (فتجب التضحیة ...... (فجر) نصب علی الظرفیة (یوم النحر إلی آخرأیامه) (قوله نصب علی الظرفیة) أی لقوله تجب ، وهذا بیان لأول وقتها مطلقا للمصری والقروی ، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۳،۳۱۶.

(۲) والعروق التی تقطع فی الذکاة اربعة :الحلقوم وهومجری النفس والمری وهومجری الطعام والودجان وهما عرقان فی جانبی الرقبة یجری فیهما الدم فان قطع کل الاربعة حلت الذبیحة وان قطع اکثرها فکذلک عند ابی حنیفة وهوالصحیح لما ان للاکثرحکم الکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،کتاب الذبائح، ط:رشیدیه. فتح القدیرج:۸ ص:۴۱۲،ط: رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۰. شامی ج:۶ص:۲۹۴. بدائع ج:۵ص:۴۱. فصل اما بیان شرط حل الاکل .



زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا ناجائز اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے (۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہو گیا ہو تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔ (۳)

---

(۱) وشرط كون الذابح مسلما...... شامی ج:٦ص:۲۹٦. هنديه ج:۵ص:۲۸۵. البحر ج:۸ ص: ۱٦۸ . بدائع ج:۵ص:۴۵،ط:سعيد. فتح القدير ج:۸ص:۴۰۷. ط:رشيديه.

(۲) وفى اليتيمة كتبت الى أبى الحسن على المرغينانى ولو كانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها فقال نعم ان كان لايخل بالاعتلاف وان كان يخل به لاتجوز التضحية بها ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۸. شامی ج:٦ص:۳۲۵.

(۳) قطع الذنب من الية الشاة قطعة لايؤكل المبان ، وأهل الجاهلية كانوا ياكلونه فقال ﷺ ماابين من الحى فهو ميتة ،عالمگيرى ج:۵ص: ۲۹۱ ،الباب الثالث فى المتفرقات .

زندہ بچہ نکلا

☆......اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گذرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے، اور گر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کئے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔(۱)

☆......اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا ناجائز اور حرام ہے، لہٰذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

(۱،۲) فان خرج من بطنها حيا ، فالعامة أنه يفعل به مايفعل بالأم ، فإن لم يذبحه حتى مضت ايام النحريتصدق به حيا فان ضاع أوذبحه وأكله يتصدق بقيمته ، فإن بقى عنده وذبحه للعام القابل اضحية لايجوز، وعليه اخرى لعامه الذى ضحى . ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح والفتوى على هذا ،شامى ج:٦ص:٣٢٢.هنديه ج:٥ص:٣٠١.الباب السادس فى بيان ما يستحب في الاضحية ، بدائع ج:٥ص:٧٨. فصل امابيان مايستحب قبل التضحية .

(٣) ومن المشائخ من يذكرلهذا الفصل اصلا ويقول كل عيب يزيل المنفعة على الكمال او الجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع ،فتاوى هنديه ج: ٥ ص: ٢٩٩ .ط:رشيديه . شامى ج:٦ص:٣٢٣.ويستحب ان يتربص بعد الذبح بقدر ما يبرد و يسكن من جميع اعضائه وتزول الحياة من جميع جسده ويكره ان يضحى و يسلخ قبل ان يبرده.هنديه ج:٥ص:٢٨٧، ٣٠٠.بدائع ج:٥ص:٨٠،اما الذى يرجع الى آلة التضحية، البحرج:٨ ص: ١٧٠ . شامى ج: ٦ ص: ٢٩٦.

زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوگئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے (۱) اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔(۲)

(س)

سر الگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے مگر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔(۳)

سود خور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سود خور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایسا آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کو اجتماعی

---

(۱) والوقت المستحب للتضحية فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس وفی حق اهل المصربعد الخطبة ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵. بدائع :ج۵ص:۷۳،اما الذی یرجع الی وقت التضحية، البحر ج:۸ ص: ۱۷۵. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) واذا ترک الصلوة یوم النحربعذراوبغیرعذرلاتجوزالاضحية حتی تزول الشمس ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۷۳ البحرج:۸ص:۱۷۶.شامی ج:۶ ص: ۳۱۸

(۳) ویستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولایباین الراس ولوفعل یکره ،فتاوی هندیه ج:۵ ص: ۲۸۷.ط:رشیدیه . شامی ج:۶ص:۲۹۶.البحرج:۸ص:۱۷۰.فتح القدیرج:۸ص:۴۱۵. ط:رشیدیه. کره النخع وهوان یبلغ بالسکین النخاع و توکل الذبیحة وقیل ان یکسرعنقه قبل ان یسکن من الاضطراب وکل ذلک مکروه لانه تعذیب الحیوان بلاضرورة ،فتاوی هندیه ج:۵ص: ۲۸۸.ط:رشیدیه. البحرج:۸ ص:۱۷۰،ط:سعید.

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے، لیکن قربانی کرنے سے پہلے چندروز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔(۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆......جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے (۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه ،ردالمحتارج:۵ص:۹۹، ط:سعيد.وج:۶ص:۳۸۵. هنديه ج:۵ص:۳۴۹. ......(وان كان شريك الستة نصرانيا أومريدا اللحم لم يجزعن واحد) منهم لأن الاراقة لاتتجزأ ،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۶. وكذاإذاكان أحدهم عبدا أومدبرا ويريد الاضحية ؛لأن نيته باطلة ،لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فيمتنع الجواز أصلا بدائع ج:۵ ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) الجدى اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزيران اعتلف اياما فلابأس لانه بمنزلة الجلالة ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۰.ط:رشيديه . باب مايوكل من الحيوان ومالايوكل .شامى ج:۶ ص:۳۰۶.

(۳) ويجوزبالجماء التى لاقرن لها وكذا مكسورة القرن كذا فى الكافى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷.شامى ج:۶ص:۳۲۳.

(۴) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا فى البدائع ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط: رشيديه .شامى ج:۶ص:۳۲۳. البحرج:۸ص:۱۷۶.بدائع ج:۵ص:۷۶،اما الذى يرجع الى محل التضحية فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۴،ط:رشيديه.

☆......اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

☆......اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

(ش)

شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

---

(۱) (قوله ويضحى بالجماء) هى التى لاقرن لها خلقة وكذا العظماء التى ذهب بعض قرنها بالكسرأوغيره ، فان بلغ الكسرإلى المخ لم يجز،شامى ج:٦ ص:٣٢٣. فتاوى هنديه ج:٥ ص:٢٩٧، ط:رشيديه . البحرج:٨ص:١٧٦. بدائع ج:٥ص:٧٦، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. فتح القدير ج: ٨ ص: ٤٣٤،رشيديه.

(۲) وان بلغ الكسرالمشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين ،فتاوى هنديه ج:٥ص:٢٩٧.ط:رشيديه ، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب .شامى ج:٦ ص:٣٢٣.

(۳) اما الذى يرجع إلى من عليه التضحية فمنها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها ؛لأن الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ، قال النبى ﷺ لاعمل لمن لانية له ، بدائع ج:٥ص: ٧١،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔(۱)

شرکت سے علیحدہ ہوجانا

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی ،اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہوگیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہوگیا تو قربانی ہوجائے گی۔(۲)

☆......قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہوجائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی(۳)،اوراس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔(۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆...... بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہوجائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆...... جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کرلوں گا، یہ بھی

---

(۱) ولوذبح الباقون بغیراذن الورثة لایجزیهم لانه لم یقع بعضها قربة لعدم الاذن منهم فلم یقع الکل قربة ضرورة عدم التجزی ،هندیه ج:۵ص:۳۰۵.ط:رشیدیه . البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸ .

(۲) والتقدیربالسبع یمنع الزیادة ولایمنع النقصان کذا فی الخلاصة ،عالمگیری ، کتاب الاضحیة ،الباب الثامن ج:۵ص:۳۰۴. کفایت المفتی ج:۸ ص:۱۹۲، دارالاشاعت. ولو اشتری بقرة یرید أن یضحی بها ، ثم اشرک فیها ستة یکره ویجزیه لأنه بمنزلة سبع شیاه حکما إلا أن یرید حین اشتراها أن یشرکهم فیها فلایکره ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴.بدائع ج:۶ ص:۷۲،ط:سعید.

(۳) وفقیرشراها لها لوجوبها علیه بذلک حتی یمتنع علیه بیعها ،تنویرالابصارمع الدر المختارشامی ، کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۱ط:سعید.

(۴) لأن بعضها لم یقع قربة ، الدرمع الرد، کتاب الاضحیة ،ج:۶ص:۳۲۶.

(۵) ولواشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرک فیها ستة......وان فعل ذلک قبل ان یشتری کان احسن ،هندیه ج:۵ص:۳۰۴.شامی ج:۶ص:۳۱۷.

جائز ہے(۱)، لیکن اگر اس نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کرلیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن راجح جواز ہے۔(۲)

شرکت کا جانور

شرکت میں دئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔(۳)

شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کرلینا اور پیسہ نہیں دیا، اور اس نے حصہ شامل کرلیا، جب قربانی ہوچکی تو اس لینے والے نے انکار کردیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اور اس پر ضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔(۴)

شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

(۱) ولواشترى بقرة يريد ان يضحى بها ثم اشرك فيها ...... الا ان يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلايكره ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۲. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۲) ولواشترى بقرة يريد ان يضحى بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم؛ لأنه بمنزلة سبع شياه حكما ،هنديه ج:۵ص:۳۰۴.ط:رشيديه،كوئته . بدائع ج:۵ص:۷۲،سعيد.شامى ج:۶ص: ۳۱۷.

(۳) ويظهران العارية كالوديعة لكونها مضمونة بالدين وكذا المشتركة ،الدرمع الرد ج:۶ ص: ۳۳۱. يعنى انها امانة لظهوران نصيب شريكه امانة فى يده فلاتجزى كالوديعة ولايخفى ان المراد شاة واحدة مشتركة بخلاف شاتين بين رجلين ضحيا بهما فانه يجوز،ردالمحتارج:۶ص: ۳۳۱،ط: سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۷، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.هنديه ج:۵ص:۳۰۳.

(۴) فتاوى محموديه ج:۴ص:۲۹۷.

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

شریک کرنا

☆......کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کرسکتا ہے۔(۲)

☆......اوراگرخریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کرسکتا ہے، اوراگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کرسکتا۔(۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کرسکتا ہے۔(۴)

---

(۱) وان كانوا كبارا ان فعل بامرهم جازعن الكل فی قول ابی حنيفة وأبی يوسف وان فعل بغيرامرهم اوبغيرامربعضهم لايجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جميعا.شامی ج:٦ص: ۳۱۵. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۸.ط:سعيد.

(۲) فی الهنديه :ولواشترى بقرة يريد ان يضحى بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم لانه بمنزلة سبع شياه حكما الا ان يريد حين اشتراها أن يشركهم فيها فلايكره وان فعل ذلک قبل أن يشتريها كان أحسن وهذا اذا كان موسرا، هنديه ،الباب الثامن ، ج:۵ ص: ۳۰۴.ط:رشيديه .شامی ج:٦ص:۳۱۷،ط:سعيد.

(۳) فی الهنديه :وان كان فقيرامعسرا فقد أوجب بالشراء فلايجوزأن يشرك فيهاوكذا لو اشرك فيها ستة بعد ماأوجبها لنفسه لم يسعه لانه اوجبها كلها لله تعالى وأن اشرك جاز ويضمن ستة اسباعها، ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشيديه.الباب الثامن فيمايتعلق بالشركة شامی.ج:٦ص: ۳۱۷

(۴) فی الهنديه : ولوذبح ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده ليس هذا فی ظاهرالرواية فقال الحسن بن زياد فی كتاب الاضحية ان كان اولاده صغارا جازعنه وعنهم جميعا فی قول ابی حنيفة =

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری، تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابۂ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہ نامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاوی موجود ہیں۔(۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

(ص)

صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مر گیا

☆......کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

= وابی یوسف وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الكل فی قول ابی حنيفة وابی یوسفؒ و ان فعل بغيرامرهم اوبغيرامربعضهم لاتجوزعنه ، ولاعنهم فی قولهم جميعاج: ۵ص:۳۰۲، الباب السابع فی التضحية عن الغير، ط:رشيديه . وفيه ايضا وليس على الرجل ان يضحی عن اولاده الكباروامرأته إلا باذنه ،هنديه ج:۵ص:۲۹۳ ط:رشيديه .شامی ج:٦ص:۳۱۵، ط: سعيد.

(۱) ومنها ان یکون مسلمااوکتابيا فلاتؤكل ذبيحة اهل الشرک والمرتد لانه لايقرعلى الدين الذی انتقل اليه ، هنديه ج:۵ص:۲۸۵ .شامی ج:٦ص:۲۹٦ .البحرالرائق ج:۸ ص: ۱٦۸ . بدائع الصنائع ج:۵ص:۴۵، فصل اما بيان شرط حل الاكل فی الحيوان .فتح القديرج:۸ ص: ۴۰۷. ط:رشيديه.

(۲) ماہنامہ بینات جلد نمبر:۵۰ جمادی الاولی، خصوصی شیعہ نمبر،۱۴۰۸ھ.۱۹۸۸ء.

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے. ماہنامہ بینات خصوصی اشاعت.احسن الفتاوی ج:۷ص:۵۰۹.

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مرگیا تو اس سے قربانی ساقط ہوگئی، قربانی کے لئے وصیت کرنا اور وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں انتقال کرگیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی، تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہوجائے گا۔(۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی، اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔(۳)

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے "**عن ابی هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا. ابن ماجه ابواب الاضاحی ج:۱ص:۲۲۶** قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہر ہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے، پس اگر ایک گھر میں دو شخص

(۱،۲) فی الهنديه : ولومات الموسرفی أيام النحرقبل أن يضحی سقطت عنه الاضحية ج:۵ ص:۲۹۳. الباب الاول، ط:رشيديه. البحرج:۸ص:۱۷۴. شامی ج:۶ص:۳۱۶.

(۳) وفی الشامية:واعلم أنه قال فی البدائع :ولونذرأن يضحی شاة وذلک فی ايام النحر موسرفعليه أن يضحی شاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء إلا اذاعنی به الاخبارعن الواجب عليه فلايلزمه إلا واحدة ج:۶ص:۳۲۰، ۳۳۲.ط: سعيد.البحرج: ۸ ص:۱۷۵. هنديه ج:۵ص:۲۹۳.

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی ، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہو تو ایک پر۔(۱)

صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی ، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا، تو اس سے قربانی ساقط ہوجائے گی ۔(۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالی کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کردینا زیادہ بہتر ہے ۔(۳)

صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

(۱) البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۶۴ .فصل اما شرائط الوجوب .ط:سعید.

(۲) فلوکان غنیا فی أول الایام ، فقیرا فی آخرها لاتجب علیه ، الدرمع الرد ج:۶ص:۳۱۵ ،۳۱۹.عالمگیری ج:۵ص:۲۹۲ .ولوافتقرفی ایام النحرسقطت عنه وکذا لومات ولو بعدها لم تسقط ،البحرج:۸ص:۱۷۴ .

(۳) ولوترکت الضحیة ومضت أیامها تصدق بها حیة وفی الشامیة (قوله تصدق بها حیة) لوقوع الیاس عن التقرب، بالاراقة، وان تصدق بقیمتها اجزاء ہ ؛لأن الواجب التصدق بعینها وهذا مثله فیما هوالمقصود. الدرمع الردج:۶ص:۳۲۰. کفایت المفتی ج:۸ص: ۲۵۲ .

(۴) فی البحر:ولم تجب الابملک النصاب فدل ان وجوبها بالقدرة المیسرة ؛لأن اشتراط النصاب لاینافی وجوبها بالممکنة کما فی صدقة الفطر، ج:۸ص:۱۷۴ .ط:ایچ ایم سعید. و فی تنویر الابصار:وشرائطها الاسلام والاقامة والیسارالذی یتعلق به صدقة الفطر،شامی =

صدقہ کردینے سے قربانی ادا نہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کرکے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگادینے سے قربانی کی ذمہ داری ادانہیں ہوگی۔صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔(۱)

(ض)

ضرورت اصلیہ

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلا کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔(۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج:٦ ص: ٣١٢.ط:ایچ ایم سعید.هندیه ج:۵ص:٢٩٢.ط:رشیدیه.

(١) ومنها ان لایقوم غیرها مقامها حتی لوتصدق بعین الشاة أوقیمتها فی الوقت لایجزیه عن الاضحیة لان الواجب تعلق بالاراقة ،والأصل ان الوجوب اذا تعلق بفعل معین انه لایقوم غیره مقامه کما فی الصلاة والصوم وغیرهما ،بدائع ج:۵ص:٦٦، فصل اما کیفیة الوجوب.شامی ج:٦ص:٣٢٠.

(٢) قال المحقق قوله وفسره ابن ملک ای فسرالمشغول بالحاجة الاصلیة حیث قال وهی مایدفع الهلاك عن الانسان تحقیقا کالنفقة ودورالسکنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج الیهالدفع الحراوالبرداوتقدیراکآلات الحرفة واثاث المنزل ودواب الرکوب وکتب العلم لاهلها،شامی ج:٢ص:٢٦٢.البحرج:٢ص:٢٠٦،ط:سعید.هندیه ج:١ص:١٧٣،ط:رشیدیه

نہیں ہے۔(۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

عضوتناسل

مذبوحہ جانور کا عضوتناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفی السراج ودلت المسألة ان الملاهی کلها حرام ویدخل علیهم بلا اذنهم لانکار المنکرقال ابن مسعود صوت اللهووالغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات قلت وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر،شامی ج:٦ ص:۳۴۸، ۳۴۹ .

(۲) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلثة الا من صدقة جاریة اوعلم ینتفع به اوولد صالح یدعوله ، مشکوة ص:۳۲،کتاب العلم ، ط:قدیمی کتب خانه .

(۳) وفی البدائع :الا انه لم یدخل فیهالیلة العاشرة من ذی الحجة لانه استتبعها النهار الماضی وهویوم عرفة بدلیل ان من أدرکها فقد ادرك الحج کما لوادرك النهاروهویوم عرفة .
ج:۵ ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ط:سعید.

(۴) فی الدرالمختار:وکره تحریما وقیل تنزیها والاول اوجه من الشاة سبع ،الحیاء و الخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکرللاثرالوارد فی کراهة ذلک.
شامی ج:٦ ص:۷۴۹،مسائل شتی .ط:سعید.

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆...... بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆...... بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہو سکتے ہیں۔(۲)

☆......عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل ''جانوروں کی عمریں'' عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

(۱) فی الهندیه : وکذلک ان أراد بعضهم العقیقة عن ولد وولد له ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشیدیه. کذافی الشامیة ج:۶ص:۳۲۶.ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۸. بدائع ج:۵ص:۷۲.

(۲) فی الهندیه : ولوأرادوا القربة الاضحیة أوغیرها من القرب أجزاهم سواء کانت القربة واجبة اوتطوعا اووجب علی البعض دون البعض، ج:۵ص:۳۰۴. فیه ایضا :وکذلک ان أراد بعضهم العقیقة عن ولد الخ ج:۵ص:۳۰۴

(۳) حواله بالا.شامی ج:۶ص:۳۲۶.البحرج:۸ص:۱۷۸.بدائع ج:۵ص:۷۲

(۴) فی الهندیه :ان الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ستة اشهروالثنی ابن سنة الخ ج:۵ ص: ۲۹۷،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۰.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

ہوتی، اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اسپر عمل کرنے کا احتیاطاً حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آسکتا ہے، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آجانا ممکن ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا یکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نو دن کا ہوگا، اب اگر اس کے پکے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کرسکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہوکر آٹھ نو دن زائد ہوچکی ہے، لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جاسکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے "مسنۃ" کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہوسکتے ہیں، لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا، جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دو دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے، کفایت المفتی۔ج:۸ص:۲۱۷، ط: دارالاشاعت۔

عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقیم عورت صاحب نصاب ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ ان کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔(۱)

عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلا شبہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز

(۱) (وأما شرائط الوجوب) منها اليسار وهو مايتعلق به وجوب صدقة الفطر دون مايتعلق به وجوب الزكاة ،هنديه ،كتاب الاضحية ،ج:۵ص:۲۹۲،ط:رشيديه.شامي ج:۶ص:۳۱۲، ط: سعيد. البحر الرائق ج:۸ص:۱۷۴،ط:سعيد.

ہے، (۱) البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں، اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے، اس لئے بلاضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں (۲)۔

عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)، لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے، کودنے سے عیب دار ہوگیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (۴)

عیب دار ہوگیا

☆...... اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہوگیا تو صاحب نصاب آدمی پر ضروری ہوگا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بے عیب جانور کی قربانی کرے۔ (۵)

☆...... اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہوگیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے، فقیر کے لئے اس

(۱) فی الهندیه :والمرأة المسلمة والکتابیة فی الذبح کالرجل ،ج:۵ص:۲۸۶ .البحرج: ۸ ص:۱۶۸ .فتح القدیرج:۸ص:۲۰۷ .ط:رشیدیه.

(۲) فیه ایضا: والحاصل أن کل مافیه زیادة ألم لایحتاج الیه فی الزکاة مکروه ،کذا فی الکافی هندیه ،ج:۵ص:۲۸۸ .

(۳) فی الهندیه :وأما صفته فهوان یکون سلیما من العیوب الفاحشة کذا فی البدائع الخ ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۵ ط:سعید.شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۴) ولوقدم أضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها أجزاه الخ هندیه ج:۵ص:۲۹۹. ط:رشیدیه .البحرج:۸ص:۱۷۷. بدائع ج:۵ ص:۷۶. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵.

(۵) ولواشتراها سلیمة ثم تعیبت بعیب مانع کما مرفعلیه اقامة غیرها مقامها ان کان غنیا و ان کان فقیراجزأه ذلک وکذا لوکانت معیبة وقت الشراء لعدم وجوبها علیه بخلاف الغنی . شامی ج:۶ص:۲۰۷ .هندیه ج:۵ص:۲۹۹ .البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۶. فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

کی جگہ دوسرا جانور لیکر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب ونقص پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہوتو اگر قربانی منت ونذر کی ہوتو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر ومنت کی نہ ہوتو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کر دینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلاً ٹانگ ٹوٹی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔(۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کر سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) أيضا

(۲) ولواشترى رجل اضحية وهى سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لواشتراها على هذه الحالة لم تجزئه إن كان موسرا ، وان كان معسرا اجزأته إذ لاأضحية فى ذمته ، فان اشتراها للأضحية فقد تعينت الشاة للأضحية حتى لوكان الفقيرأوجب على نفسه اضحية لاتجوزهذه ،عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۹.بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۳) ولوقدم أضحية ليذبحها فاضطربت فى المكان الذى يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها مقامها أجزأه ، ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشيديه.فتح القديرج:۸ص:۴۳۵.ط: رشيديه. بدائع ج:۵ ص: ۷۶.البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۴) قال رحمه الله :ولايذبح قبل الصلوة ويذبح غيره يعنى لايجوز لاهل المصران يذبحوا الاضحية قبل ان يصلوا صلوة العيد ويجوزلاهل القرى والبادية ان يذبحوا بعد صلاة الفجر قبل ان يصلى الامام صلاة العيد والاصل فى ذلك قوله ﷺ من ذبح قبل صلاة الامام فليعد ذبيحته ومن ذبح بعد صلاة الامام فقد تم نسكه ، وأصاب سنة المسلين ،قال صاحب النهاية :=

عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔(۱)

عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی امسال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔(۲)

عیسائی کا ذبیحہ

''یہود کا ذبیحہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔



غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہیں تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحب نصاب امیر بن گیا تو اب اس

= هذا يشير الى ماذكر في المبسوط حيث قال لايجزيه لعدم الشرط لالعدم الوقت قال عليه السلام أول نسكنا في هذا اليوم الصلوة ثم الاضحية الخ البحر ج:۸ ص:۱۷۵، ط: سعيد. بدائع ج:۵ ص:۷۳، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. فتح القدير ج:۸ ص:۴۳۰. هنديه ج:۵ ص:۲۹۵. شامی ج:۶ ص:۳۱۸.

(۱) فقال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل ان يصلي اونصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال ﷺ يوم النحر ثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه، مشكوة ج:۱ ص:۱۲۹. ط: قديمي كتبخانه.

(۲) ذكر الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثني منه ابن سنة ...... وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي ...... في الثني من الشاة والمعز ما تم له حول وطعن في السنة الثانية، بدائع ج:۵ ص:۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب. هنديه ج:۵ ص:۲۹۷. الباب الخامس، ط: رشيديه. البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷، ط: سعيد. شامی ج:۶ ص:۳۲۲. ط: سعيد

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۱)

غریب قربانی کے ایام میں امیر ہوگیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہوگیا اور وہ صاحب نصاب ہوگیا تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔(۲)

غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔(۳)

غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

☆......اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا ہے، تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہوجائے گی (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مر گیا یا گم ہوگیا تو یہ واجب ساقط ہوجائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) وعلى هذا يخرج ما إذا لم يكن أهلا للوجوب فى أول الوقت ثم صار أهلا فى آخره بأن كان كافرا أوعبدا أوفقيرا أومسافرا فى اول الوقت ثم صار أهلا فى آخره فانه يجب عليه ...... ولوضحى فى أول الوقت هوفقيرفعليه أن يعيد الاضحية وهوالصحيح، هنديه. ج:۵ ص: ۲۹۳ .البحرج:۸ص:۱۷۴ .بدائع ج:۵ص:۶۵ .

(۲)ولايشترط أن يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لوكان فقيرا فى اول الوقت ثم أيسرفى آخره تجب عليه ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲ ،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۴ .فصل اما شرائط الوجوب،ط:سعيد.

(۳) وفقيرشراها لها لوجوبها عليه حتى يمتنع عليه بيعها ، الدرمع الردج:۶ص:۳۲۱. وفى الشامية :لأن شراءه يجرى مجرى الايجاب وهوالنذربالتضحية عرفا ،ج:۶ص:۳۲۱.

(۴) أيضا

(۵) والفقيرلوسرق شاته ولم يشتراخرى ليس عليه اخرى والغنى يجب عليه اخرى =

اوراگرغریب آدمی نے پہلا جانورگم ہونے کے بعد دوسرا جانورخرید لیا پھر پہلابھی مل گیاتو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرناواجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانورخریدتا جائے گاسب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔(۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگرکسی نے کسی کے جانورکوغصب کرکے قربان کرڈالاتو قربانی اداہوجائیگی البتہ غاصب پرضروری ہوگا کہ مالک کوجانورکی قیمت اداکردے۔(۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جوجانورناپاکی،غلاظت کھاتاہےاس کے باندھنے(پابندرکھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائزنہیں ہے،البتہ اگر چندروز کے لئے باندھ کرچارہ وغیرہ کھلایا جائے کھلا اورآزاد پھرنے نہ دیں تاکہ گندگی اورغلاظت میں منہ نہ ڈالےتواس کی قربانی درست ہے،اگراونٹ ہےتو چالیس روز،گائےبھینس بیل وغیرہ کوبیس روزاوربکرا بکری کودس روز بندرکھ کرچارہ کھلایا جائے۔(۳)

= لان الوجوب على الفقيربالشراء والشراء يتناول حقه المعين فوجب التضحية به، فسقط والواجب بهلاک المعين ، خلاصة الفتاوى ج:۴ص:۳۱۸ .البحرج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعيد

(۱) واذا اشترى الغنى اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى فى ايام النحر كان له ان يضحى بايتهما شاء ولوكان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحى بهما ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط:رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ . بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۶ .فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.

(۲) فى المنتقى لوغصب اضحية غيره فذبحها عن نفسه وضمن القيمة لصاحبها اجزأه ماصنع لانه ملكها بسابق الغصب، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۳.ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص:۱۷۹ .بدائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .

(۳) ولاتجوزالجلالة وهى التى تاكل العذرة ولاتاكل غيرها فان كانت الجلالة ابلا تمسک اربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقريمسک عشرين يوما والغنم عشرة ايام ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۸،ط:رشيديه . البحرج:۸ص:۱۷۶ .ط:سعيد.شامى ج:۶ص:۳۲۵.بدائع ج: ۵ ص: ۴۵ ،فصل اما بيان شرط حل الاكل ،ط:سعيد.

غیر مسلم کوقربانی کا گوشت دینا

''کافرلوگوشت دینا'' کے عنوان کودیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کامسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے(۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔(۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔(۳)

فساد ہوگیا

اگر کسی شہر میں فساد ہوگیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہوگیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کر لی تو درست ہے۔(۴)

---

(۱) وحل ذبیحة مسلم وکتابی لقوله تعالی "وطعام الذین اوتوالکتاب حل لکم" والمراد به ذبائحهم لان مطلق الطعام غیرالمزکی یحل من ای کافرولافرق فی الکتابی بین ان یکون ذمیا او حربیا ،البحرج:۸ص:۱٦۸ .هندیه ج:۵ص:۲۸۵ .بدائع ج:۵ص:۴۵ .شامی ج:٦ ص:۲۹٦ .

(۲) لامجوسی ووثنی ومرتد ومحرم وتارک التسمیة عمدا یعنی لاتحل ذبیحة هولاء ، شامی ج:٦ص:۲۹۸ .البحرج:۸ص:۱٦۸ ،ط:سعید. کتاب الذبائح .هندیه ج:۵ص: ۲۸۵ .بدائع ج:۵ص:۴۵ .فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان ،ط:سعید.

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یکره ان یحلبها اویجزصوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،هندیه ج:۵ص:۳۰۰.ط:رشیدیه . والصحیح ان الموسروالمعسرفی حلبها وجزصوفها سواء ،فتاوی هندیه ج: ۵ ص:۳۰۱. شامی ج:٦ص:۳۲۹ .البحرج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص:۷۸.ط:سعید.

(۴) وفی الواقعات لوان بلدة وقعت فیها فترة ولم یبق فیها وال لیصلی بهم صلاة العید، فضحوا بعد طلوع الفجرجاز و هوالمختارلان البلدة صارت فی حق هذا الحکم کالسواد =

فقیر آخری وقت میں مالدار ہوگیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہوگیا۔ تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدلیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدلیا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہو جاتی ہے۔(۲)



قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔(۳)

= وعليه الفتوى ،هنديه ج: ۵ ص:۲۹۵ .ط:رشيديه .البحرج:۸ص:۱۷۶ .بدائع ج:۵ ص:۶۴ .فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعيد.

(۱) ولوضحى فى أول الوقت وهوفقيرثم أيسرفى آخرالوقت فعليه ان يعيد الاضحية عندنا ، بدائع ج:۵ص:۶۵ ،فصل اما كيفية الوجوب .عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۳، كيفية الوجوب . البحرج:۸ص:۱۷۴، كتاب الاضحية . شامى ج:٦ص:۳۱۹، كتاب الاضحية .ط:سعيد.

(۲) فلوقال كلامانفسيا لله على ان اضحى بهذه الشاة فاشترى شاة بنية الاضحية وان المشترى غنيا لاتصيرواجبة ...... وان كان فقيرا فى ظاهرالرواية تصيرواجبة بنفس الشراء ، هنديه ج:۵ص:۲۹۴ .ط:رشيديه.شامى ج:٦ص:۳۲۰ .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ .ط: سعيد.

(۳) وعن زيد بن ارقم قال قال رسول الله ﷺ يارسول الله ماهذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا يارسول الله قال بكل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه ، مشكوة ص:۱۲۹ .قديمى كتبخانه .اى طريقته التى امرنا باتباعها قال تعالى ان اتبع =

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

= ملة ابراهيم حنيفا فهى من الشرائع القديمة التى قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج:۳ ص: ۳۱۴. باب الاضحية .الفصل الثالث ط: امداديه . واما الذى يجب على الغنى دون الفقير فما يجب من غير نذرولاشراء للاضحية بل شكرا لنعمة الحياة واحياء لميراث الخليل عليه الصلاة والسلام حين أمره الله تعالى عز اسمه بذبح الكبش فى هذه الايام فداء عن ولده ومطيه على الصراط ومغفرة للذنوب و تكفيرا للخطايا الخ بدائع ج:۵ ص:۶۲. فتجب التضحية اى اراقة الدم من النعم قال فى الجوهرة والدليل على انها الاراقة لوتصدق بين الحيوان لم يجزوالتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب ،شامى ج:۶ ص: ۳۱۳. بدائع ج:۵ ص:۶۶ .فصل اما كيفية الوجوب.

(۱) خطبات حکیم الاسلام ج:۲ ص:۴۴۶،سنت حضرت خلیل ،کتبخانه مجیدیه ،ملتان .

(۲)احکام و تاریخ قربانی مصنفه مفتی محمد شفیع صاحبؒ ص:۳۴.ط:ادارةالمعارف.

قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرھویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی۔(۱)

قربانی دوسری جگہ کرنا

☆......اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے، اس کی خدمت کر کے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے(۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳) اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے، اور پڑوسی، عزیز واقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

(۱) قال مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال :الأضحی یومان بعد یوم الاضحی ، وقال مالک:أنه بلغه عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مثل ذلک ،موطامالک ج:۲ص:۴۹۷، ط:میرمحمد کتبخانه .وفی شرح التنویرشاة اوسبع بدنة فجریوم النحرإلی آخرأیامه ، وھی ثلاثة افضلھا اولھا ، الدرمع الرد،کتاب الاضاحی ج:۶ ص:۳۱۵. بدائع ج:۵ص:۶۵،۷۴، فصل اما الذی یرجع الی وقت التضحیة،ط: سعید.ھندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ، ط:رشیدیه . البحرج:۸ص:۱۷۳، کتاب الاضحیة، ط:سعید.

(۲) ان الرجل اذا کان فی مصرواھله فی مصرآخرفکتب الیھم لیضحوا عنه فانه یعتبرمکان التضحیة فینبغی ان یضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته فی المصرالذی یضحی عنه فیه ، ھندیه ج :۵ ص: ۲۹۶، الباب الرابع البحرج:۸ص:۱۷۵ .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) والافضل ان یذبح اضحیته بیده ان کان یحسن الذبح لان الاولی فی القربات ان یتولی بنفسه وان کان لایحسنه فالافضل ان یستعین بغیره ولکن ینبغی ان یشھدھا بنفسه ، ھندیه ج:۵ ص:۳۰۰ .الباب الخامس. بدائع ج:۵ص:۷۹.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة ط: سعید. البحرج:۸ص:۱۷۹ .ط:سعید.

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بنا پر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلا دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے لئے قربانی کا انتظام کرنا یا وہاں کے لوگ زیادہ غریب اور محتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو وہاں قربانی کرانے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کر کے دوسرا کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کر دینا ضروری ہے۔(۲)

قربانی کا جانور گم ہوگیا

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہوگیا، تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۳)

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره والافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافة لاقاربه واصدقائه ویدخر الثلث ویطعم الغنی والفقیر جمیعا،فتاوی هندیه، ج: ۵ ص:۳۰۰، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .فتح القدیر ج:۸ص: ۴۳۶. ط: رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۸ .بدائع ج:۵ص: ۸۱.فصل امابیان مایستحب قبل التضحیة.

(۲) ولوباع الاضحیة جازویشتری بقیمتها اخری ویتصدق بفضل ما بین القیمتین ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲.الباب السادس فی بیان مایستحب فی الاضحیة ،ط:رشیدیه . البحر ج:۸ص:۱۷۵ .

(۳) (قوله فعلی الغنی غیرها لاالفقیر) أی ولوکانت المیتة منذورة بعینها لما فی البدائع ان المنذورة لوهلکت أوضاعت وتسقط التضحیة بسبب النذر، غیرانه ان کان موسرا تلزمه أخری بایجاب الشرع ابتداء لابالنذر،شامی ج:۶ ص:۳۲۵، کتاب الاضحیة . البحرالرائق ج: ۸ص:۱۷۵ .کتاب الاضحیة ط:سعید.

☆......اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔(۱)

☆......اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اور وہ گم ہوگیا پھر اس نے دوسرا جانور لیکر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربان کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہوجاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔(۲)

قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کرلیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خرید لیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کرلیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر تعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) واذا اشترى الغنى اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى فى ايام النحر كان له ان يضحى بايتهماشاء ،البحر ج:۸ص:۱۷۵ . فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط:رشيديه. فالافضل ان يضحى بهما فان ضحى بالاولى اجزأه ولاتلزمه التضحية بالاخرى .بدائع ج:۵ ص:٦٦ . ط: سعيد.

(۲) ولوكان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحى بهما ، هنديه ، ج:۵ ص:۲۹۴،الباب الثانى بدائع ج:۵ص:٦٦ .فصل اماكيفية الوجوب. البحر ج:۸ ص:۱۷۵ . ط:سعيد

(۳) ولونذران يضحى شاة وذلک فى ايام النحروهوموسرفعليه ان يضحى بشاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء الااذا عنى به الاخبارعن الواجب عليه فلايلزمه الا واحدة =

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک وتعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی لینا مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کر دیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، غیبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔(۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منی میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جا سکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ وتابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا گیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، **والبدن جعلناها**

= ......وكذا لوكان معسراثم ايسرفى ايام النحرلزمه شاتان ، شامى ج:٦ص:٣٢٠، ٣٣٢.
بدائع ج:٥ص:٦٣.فصل اماشرائط الوجوب ،ط:سعيد.اما الذى يجب على الغنى والفقير فالمنذوربه...... يستوى فيه الغنى والفقير ...... (قوله ولوفقير) لان الفقيراذا اشتراها له يلزمه التصدق بعينها بلانذر،شامى ج:٦ص:٣٢٠.ط:سعيد.
(۱)احکام وتاریخ قربانی، مصنفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ص:۱۸.ادارۃ المعارف ،کراچی.

لکم من شعائر اللّٰہ لکم فیھا خیر. سورہ حج آیت: ۳٦. (۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کے چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کر دے۔ (۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے کے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفه مفتی محمد شفیع ص: ۲۳. ط: ادارة المعارف.

(۲) احکام و تاریخ قربانی ص: ۲۲. ط: ادارة المعارف.

(۳) (فروع) فی القنية: اشتری بلحمها ماکولا فأکله لم یجب علیه التصدق بقیمته استحسانا، شامی ج: ٦ ص: ۳۲۸. ط: سعید. ولایحل بیع شحمها واطرافها وراسها وصوفها ووبرها وشعرها و لبنها الذی یحلبه منها بعد ذبحها بشیٔ لایمکن الانتفاع به ...... ولایعطی اجرالجزاروالذابح منها فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنانفذ عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالی، وعند ابی یوسف رحمه الله تعالی لاینفذمماذکرناویتصدق بثمنه. واللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح حتی لایبیعه بما لاینتفع به الابعد الاستهلاک ولوباعها بالدراهم یتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق، بدائع ج: ۵ ص: ۸۱، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. فتاوی هندیه ج: ۵ ص: ۳۰۱. ط: رشیدیه. شامی ج: ٦ ص: ۳۲۹. فتح القدیر ج: ۸ ص: ۴۳۷. ط: رشیدیه. البحر ج: ۸ ص: ۱۷۸. ط: سعید.

بعد قربانی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

قربانی کا وقت

☆......**قربانی کا وقت:** شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن۔(۲)

قربانی کا وقت دیہات میں: (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔(۳)

☆...... جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے(۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) واذا ذبحها فی وقتها جازله ان یحلب لبنها ...... وینتفع به لان القربة اقیمت بالذبح و الانتفاع بعد اقامة القربة مطلق کالاکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱، ط:رشیدیه .شامی ج: ٦ ص:۳۲۹.ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۹،ط:سعید. فتح القدیرج: ۸ص:۴۳۷.ط: رشیدیه.

(۲) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشرو الحادی عشرو الثانی عشراولها افضلها وآخرها ادونها ویجوزفی نهارها ولیلها بعدطلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۲،ط:سعید. بدائع ج:۵ص:٦۵، فصل اماوقت الوجوب،ط: سعید. شامی ج:٦ص:۳۱۸.

(۳) والوقت المستحب للتضحیة فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس . هندیه ج:۵ ص: ۲۹۵.ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۳.شامی ج:٦ص:۳۱۸.البحرج: ۸ص:۱۷۵. ط: سعید.

(۴) والوقت المستحب فی حق اهل المصربعد الخطبة ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۲. بدائع ج:۵ص:۷۳، ط:سعید. شامی ج:٦ص:۳۱۸.

(۵) ولوذبح والامام فی خلال الصلوة لاتجوزوکذا اذا ضحی قبل ان یقعد قدرالتشهد ، فتاوی هندیه الباب الثالث فی وقت الاضحیة ج:۵ص:۲۹۵. ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ ص: ۷۳، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ،ط:سعید. البحرج:۸ص:۱۷۵.

☆......اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوا لے اور گوشت کھالے۔(۱)

☆......بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہوگیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کرسکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔(۳)

☆......پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوگئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔(۴)

☆......اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۵)

---

(۱) وحیلة المصری اذا اراد التعجیل ان یبعث بها الی خارج المصرفی موضع یجوز للمسافران یقصرفیضحی فیه کما طلع الفجرلان وقتها من طلوع الفجر،البحرج:۸ص: ۱۷۵،ط:سعید. شامی ج:٦ص:۳۱۸.هندیه ج:۵ص:۲۹۷.فتح القدیرج:۸ص:۴۳۱. ط: رشیدیه.

(۲) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشرو الحادی عشرو الثانی عشر...... بعد طلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر......فان اخرفالمستحب ان لایاکل منه و یتصدق بالکل ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث، ط:رشیدیه .

(۳) وقت الاضحیة ثلاثة ایام العاشروالحادی عشروالثانی عشراولها افضلها وآخرها ادونهاویجوزفی نهارها ولیلها بعد طلوع الفجرمن یوم النحرالی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر، هندیه ج:۵ص:۲۹۵، ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:٦۵.فصل اما وقت الوجوب. شامی ج:٦ ص: ۳۱۸. فتح القدیرج:۸ص:۴۳۲.ط:رشیدیه.

(۴) اذا استخلف الامام من یصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقویاء فضحی رجل بعد ماانصرف اهل المسجد قبل ان یصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۳.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب،ط:رشیدیه. البحرج:۸ص:۱۷۵.

(۵) اذا ترک الصلوة یوم النحربعذراوبغیرعذرلاتجوز الاضحیة حتی تزول الشمس، =

قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

☆......قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں ، قربانی درست ہے۔(۱)

☆......اگر قربانی کے لئے جانور کو لٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔عنایہ علی فتح القدیر۔ج:۸ص:۴۳۵.(۲)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

مثلا ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

= فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحية ، ط:رشيديه .

(۱) ولوقدم اضحية ليذبحها فاضطربت فی المكان الذی يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها علی مكانها اجزأه ، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۹.ط:رشيديه.البحرج:۸ص: ۱۷۷.فتح القدير ج: ۸ص:۴۳۵.بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب، ط:سعيد.

(۲) وكذلک ان انفلتت عنه البقرة فاصيبت عينها فذهبت والقياس أن لاتجوز......وجه الاستحسان ان هذا مما لايمكن الاحتراز عنه لان الشاة تضطرب فتلحقها العيوب من اضطرابها،هنديه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس فی بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه . بدائع ج: ۵ص:۷۶.

(۳) وروی عنهما ايضا ان الرجل اذا كان فی مصرواهله فی مصرآخرفكتب اليهم ليضحوا عنه فانه يعتبرمكان التضحية فينبغی ان يضحوا عنه بعدفراغ الامام من صلاته فی المصرالذی يضحی عنه فيه وعن ابی الحسن انه لايجوزحتی فی المصرين جميعا ،فتاوی هنديه ج:۵ ص:۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ،ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۴.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کی جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی، مثلا پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یا بارہویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆...... اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کردیں گے تو بہتر ہوگا۔(۲)

☆...... اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کردینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولومات الموسرفی ایام النحرقبل أن یضحی سقطت عنه الاضحیة ، هندیه ج:۵ ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة. بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب ط:سعید. ولوکان موسرا فی ایام النحرفلم یضح حتی مات قبل مضی ایام النحرسقطت عنه الاضحیة حتی لایجب علیه الایصاء ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷ .الباب الرابع ،ط:رشیدیه.

(۱،۲) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، البحرج:۸ص:۱۷۸ . الدرمع الردج:۶ص:۳۲۶، ط: سعید. وقال الورثة ای الکبارمنهم نهایه هذا وجه الاستحسان قال فی البدائع ؛ لان الموت لایمنع التقرب عن المیت بدلیل انه یجوز ان یتصدق عنه ویحج عنه ، ردالمحتارج:۶ ص: ۳۲۶ ، ط:سعید. بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳)ان الشراء من الفقیرللأضحیة بمنزلة النذر،بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۲ ،فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۵ .فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۵، الباب الثامن .

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆......جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے اپنے جسم کے کسی عضو و جزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆......قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفی روایة فلایاخذن شعرا ولایقلمن ظفرا وفی روایة من رای ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائی ، ج:۲ص:۲۰۱، ط: قدیمی کتبخانه. مشکوة ص:۱۲۷،ط: قدیمی کتبخانه.وظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة والاولی ان یقال المضحی یری نفسه مستوجبة العقاب وهوالقتل ولم یؤذن فیه ففداه بالاضحیة وصارکل جزء منهما فداء کل جزء منه فلذلک نهی عن مس الشعروالبشرلئلا یفقد من ذلک قسط مّا عند تنزل الرحمة و فیضان النورالالهی لیتم له الفضائل ویتنزه عن النقائص ، مرقاة المفاتیح باب الاضحیة ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط:امدادیه .

سے زائد گھریلو سامان ہو جسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

☆......قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۲)

☆......قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۳)

☆......جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔(۴)

☆......تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

(۱) وشرائطها ای شرائط وجوبها الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به وجوب صدقة الفطرولم يذكرالعقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا وبالمؤجل لا، بان ملک مائتی دراهم اوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس اومتاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولوعقاريستغله فقيل تلزم لوقيمته نصابا فمتى فضل نصاب تلزمه ولوالعقار وقفا فان وجب له فى ايامها نصاب تلزم وصاحب الثيا ب الاربعة لوساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، ردالمحتارج:٦ص:٣١٢، كتاب الاضحية .فتاوى هنديه ج: ۵ ص:۲۹۲، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:٦۴، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۴.

(۲) ولايشترط ان يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لوكان فقيرا فى اول الوقت ثم ايسرفى آخره تجب عليه ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۲،الباب الاول.ط:رشيديه . بدائع ج:۵ ص: ٦۴.

(۳) ان الاضحية لها وقت مقدر كالصلوة والصوم والعبرة للوجوب فى آخره من كان غنيا آخره تلزمه ، ردالمحتارج:٦ص:۳۱۵، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:٦۵. ط:سعيد.

(۴) فان كان فيها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتا درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث فان له فرسان اوحماران ان احدهما يساوى مائتين فهونصاب ،هنديه ج:۵ص:۲۹۳.=

قیمت کے برابر ہیں اسکے مالک پر قربانی واجب ہوگی ۔(۱)

قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان کو اللہ تعالی کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالی کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گورانہ ہوا، اس لئے اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کردو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کردیا۔(۲)

قربانی کی قضاء

☆......اگر قربانی کے دن گذر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کا واجب ادانہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ ،اور روزہ رکھنے سے نماز ادانہیں ہوتی، زکوۃ ادا کرنے سے حج ادانہیں ہوتا، ایسا ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادانہیں ہوتی ۔(۳)

☆......اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سال نہ کی ہوں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔(۴)

=الباب الاول ،کتاب الاضحیة.

(۱) یجب ربع العشرفی عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما ، البحرج:۲ ص: ۲۲۸ ،ط:سعید.شامی ج:۲ص:۲۹۸ بدائع ج:۲ص:۲۰ .ط:سعید.

(۲) خطبات حکیم الاسلام ج:۲ص:۴۴۴. کتبخانه مجیدیه ،ملتان . احکام وتاریخ قربانی ،مفتی محمد شفیعؒ ص:۲۲ ،ط:ادارة المعارف.

(۳،۴) ومنها انها تقضی اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد یکون بالتصدق بعین الشاة حیة وقد یکون بالتصدق بقیمة الشاة فان کان قد اوجب التضحیة علی نفسه شاة بعینها فلم یضحها حتی مضت ایام النحرفیتصدق بعینها سواء کان موسرا اومعسرا وکذا اذا اشتری شاة لیضحی بها فلم یضح حتی مضی الوقت، فتاوی هندیه ج:۱ص:۲۹۴،کتاب الاضحیة ، الباب الاول . ط:رشیدیه ،وایضا ج:۵ص:۲۹۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۰ .بدائع ج:۵ص: ۶۸، فصل اما کیفیة الوجوب.

قربانی کی نذر ماننی

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے، تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے بدلہ میں رقم صدقہ کرنا، حج کرانا، کسی غریب کو امداد کر دینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور قربانی کے ایام گذر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر اور دودھ دوہکر خود استعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) قال فی البدائع اماالذی یجب علی الغنی والفقیرفالمنذوربه ان قال لله علی ان اضحی شاة ...... فتلزم بالنذرکسائرالقرب والوجوب بالنذریستوی فیه الغنی والفقیر،بدائع ج:۵ ص:۶۱. ردالمحتارج:۶ص:۳۲۰، ط:سعید.

(۲) منها انها تجب فی وقتها وجوبا موسعا فی جملة الوقت من غیرعین ففی ای وقت ضحی من علیه الواجب کان مؤدیا للواجب سواء کان فی اول الوقت اوفی وسطه اوآخره ، فتاوی هندیه ج:۱ص:۲۹۳، ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب .

(۳) ومنها انه لایقوم غیرها مقامها فی الوقت حتی لوتصدق بعین الشاة اوقیمتها فی الوقت لایجزئه عن الاضحیة ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۳، کتاب الاضحیة الباب الاول فی تفسیرها ورکنها الخ ،ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۶ .شامی ج:۶ص:۳۱۲.

(۴) ولوترکت التضحیة ومضت ایامها تصدق بها حیة وان تصدق بقیمتها اجزأه ایضا لان الواجب هنا التصدق بعینها وهذا مثله فیما هوالمقصود، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۰.بدائع ج:۵ص:۶۸ . فصل اما کیفیة الوجوب ،ط:سعید.

صدقہ کر دینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی هریرة رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قال من کان له سعة ولم یضح فلایقربن مصلانا.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولوحلب اللبن قبل الذبح أوجزصوفها يتصدق به ، ولاينتفع به كذا فى الظهيرية ، وإذا ذبحها فى وقتها جازله أن يحلب لبنها ويجزصوفها وينتفع به؛لأن القربة اقيمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالأكل كذا فى المحيط ،هنديه ج:۵ص:۳۰۱، الباب السادس ، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۸، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية ،ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۸، كتاب الاضحية ،ط:سعيد.شامى ج:۶ص:۳۲۹، ط:سعيد. تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۳۷. ، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۲) عن ابى هريرةؓ مرفوعا ،رواه ابن ماجة ص:۲۲۶. باب الاضاحى واجبة هى ام لا، ط: قديمى كتبخانه. كنزالعمال ج:۵ص:۱۰۷ .رقم الحديث : ۱۲۲۶۱ ،ط:مؤسة الرسالة .

(۳) عن محمد فى المنتقى اذا اشترى شاة ليضحى بها واضمرنية التضحية عند الشراء تصيراضحية ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، الباب الثانى ،ط:رشيديه .

(۴) قال البقالى المستحب ان يقوم بسم الله الله اكبربدون الواو ، فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۸۸، كتاب الذبائح،الباب الاول .البحرج:۸ص:۱۶۹ .شامى ج:۶ص:۳۰۱،ط:سعيد.

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلاضرورت بدلنا مکروہ ہے(۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلا وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔(۲)

قربانی کے جانور

☆......قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ۔(۳)

---

(۱) (قوله لوجوبها فى الذمة فلاتتعين) والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة إلى ان يقام غيرها مقامها فلايحل له الانتفاع بها مادامت متعينة ولهذا لايحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها ، بدائع ، ويأتى قريبا انه يكره ان يبدل بها غيرها فيفيد التعين ايضا ، شامى ج:٦ ص:٣٢٩.وبعدعشرة اسطر...... ويكره ان يبدل بها غيرها أى إذا كان غنيا، شامى ج:٦ ص:٣٢٩. وإذا اشترى شاة يريد الاضحية فى ضميره ففى ظاهرالرواية لاتصيراضحية حتى يوجبها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ان ينظران كان المشترى غنيا لايصيرواجبا فى الروايات كلها لانها واجبة فى ذمته فلاتحتاج إلى التعيين الخ طحطاوى على الدرج:۴ص:١٦٢. بدائع ج:۵ص:٦٢، ٦٦،فصل اما كيفية الوجوب، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۵،ط:سعيد.

(۲) ولواشترى رجل اضحية وهى سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لواشتراها على هذه الحالة لم تجزئه ان كان موسرا ، ولواشترى اضحية وهى صحيحة العينين ثم اعورت عنده وهوموسر...... لاتجزى عنه وعليه مكانها اخرى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .البحرج:۸ص:۱۷۷،ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم اوالابل اوالبقرويدخل فى كل جنس نوعه والذكروالانثى منه والخصى والفحل...... والمعزنوع من الغنم والجاموس نوع من =

ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اوران کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں۔(۱)

☆......گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے قولاً وفعلاً وتقریراً ثابت نہیں۔(۲)

قربانی کے جانور میں شریک کرنا

☆......کسی نے قربانی کیلئے بڑا جانور خریدا، اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کرلیں گے اور اس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں کچھ اور لوگ شریک ہوگئے تو یہ درست ہے۔(۳)

اور اگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

= البقر، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .شامی ج:٦ص:۳۲۲.بدائع ج: ۵ص: ۶۹ . فصل اما محل اقامة الواجب ط:سعيد.البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۱) ولايجوزفي الاضاحی شئ من الوحشي فان كانت متولدا من الوحشي والانسی فالعبرة للام فان كانت اهلية تجوز،فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷. البحرج:۸ص:۱۷۷.بدائع ج:۵ص:۶۹.ط: سعيد

(۲) وقيل ان ولدت الرمكة من حماروحشي حمارا لايوكل وان ولدت فرسا فحكمه حكم الفرس، وان ضحی بظبية وحشية انست اوببقرة وحشية انست لم تجز، فتاوی هنديه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۶۹. وقيل اذا نزاظبی علی شاة اهلية فان ولدت شاة تجوزالتضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز،فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷،ط:رشيديه.بدائع ج:۵ص:۶۹ .و التضحية بالديک والدجاجة فی ايام الاضحية ممن لااضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس ،فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشيديه . (قوله فيكره ذبح دجاجة وديک) ای بنية الاضحية والكراهة تحريمية كمايدل عليه التعليل ، طحطاوی علی الدرج:۴ص:۱۶۰.

(۳) ولواشتری بقرة يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلايكره وان فعل ذلک قبل ان يشتريها كان احسن .فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۴،الباب الثامن ، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ ص: ۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحب نصاب امیر ہے تو درست ہے۔(۱)

(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔(۲)

☆...... اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کر لیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے، اور اگر قربانی کے ایام گذر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔(۳)

قربانی کے دن میں شک ہو گیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہو جائے تو قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کر لے، اگر تیسرے دن تک مؤخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کر دینا بہتر ہے۔(۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے

☆...... پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولواشترى بقرة يريدان يضحى بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم لانهم بمنزلة سبع شياه حكما ،وهذا اذا كان موسرا، وان كان فقيرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلايجوز ان يشرك فيها، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فى الضحايا ، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۲.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) وكذا لواشرك فيها ستة بعد مااوجبها لنفسه لم يسعه لانه اوجبها كلها لله تعالى وان اشرك جازويضمن ستة اسباعها ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴،الباب الثامن، ط:رشيديه . بدائع ج: ۵ ص:۷۲،ط:سعيد.

(۴) واذا شك فى يوم الاضحى فالمستحب ان لايؤخرالى اليوم الثالث فان اخريستحب ان لاياكل منه ويتصدق بالكل ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فى وقت الاضحية، ط:رشيديه .

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی، تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کرسکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوجانا کافی ہے۔(۱)

☆......اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہوچکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆......قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆......اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کردیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے (۳)۔

---

(۱) وفی الاضاحی للزعفرانی اذا ضحی رجل من الناحية التی صلی فيها اومن الناحية الاخری جاز،فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۶،الباب الرابع، ط:رشيديه . البحرج:۸ص:۱۷۵. اذا استخلف الامام من يصلی بالضعفة فی المسجد الجامع وخرج بنفسه الی الجبانة مع الاقوياء فضحی رجل بعدما انصرف اهل المسجد قبل ان يصلی اهل الجبانة فی الاستحسان تجوز، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۵،الباب الثالث،ط:رشيديه : البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعيد. شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۲) ولوضحی بعد ماصلی اهل المسجد قبل ان يصلی اهل الجبانة اجزأه استحسانا لانها صلوة معتبرة ، البحرج:۸ص:۱۷۵، ط:سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۵ .شامی ج:۶ص:۳۱۸.

(۳) وفی الكبری مصری وكل وكيلا بان يذبح شاة له وخرج الی السواد فاخرج الوكيل الاضحية الی موضع لايعد من المصرفذبحها هناک فلوكان الموكل فی السواد جازت اضحيته عنه ، فتاوی هنديه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الرابع ،ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص: ۱۷۶، ط:سعيد. شامی ج:۶ص:۳۱۸،ط:سعيد.

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کرسکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی ملک میں ہوں یا مختلف ممالک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مثلاً پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا اے میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے اسی طرح سعودی عرب یں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کراسکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے(۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظّمہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(۳)

---

(۱) مصری وکل وکیلا بان یذبح شاۃ له وخرج الی السواد فاخرج الوکیل الاضحیة الی موضع لایعد من المصرفذبحها هناک فلوکان الموکل فی السواد جازت اضحیته عنه ولوکان قد عاد الی المصروعلم الوکیل بقدومه لم تجزالاضحیة عن الموکل بلاخلاف الخ ، هندیه ج:۵ ص:۲۹۷ ،الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان ، ط: رشیدیه . البحر ج:۸ ص:۱۷۶ . شامی ج:۶ ص:۳۱۸،ط:سعید.

(۲) عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللہ ﷺ بالمدینة عشرسنین یضحی، هذا حدیث حسن ، ترمذی ج:۱ ص:۲۷۷، ابواب الاضاحی ، ط:سعید. وفی مرقاۃ المفاتیح: ای کل سنة فمواظبته دلیل الوجوب ،مرقاۃ ج:۳ص:۳۱۴، باب الاضحیة ، ط:مکتبه امدادیه ، ملتان .

(۳) قال فی البدائع : قوله عزوجل فصل لربک وانحرقیل فی التفسیرصل صلوۃ العید =

قربانی والا وفات پا گیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہو گیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے، اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔(۱)

قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا (۲)، اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں، تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہو جائے گی اور ثواب ملے گا اور قرض کی رقم ادا کر دینا اس پر لازم ہوگا۔(۳)

قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قصائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا

= وانحر البدن بعدها ومطلق الامر للوجوب فی حق العمل ومتی وجب علی النبی ﷺ یجب علی الامة لانه قدوة للامة روی عنه علیه السلام :من لم یضح فلایقربن مصلانا وهذا خرج مخرج الوعید علی ترک الاضحیة ولاوعید الا بترک الواجب، بدائع ج:۵ص:۶۲ .کتاب التضحیة.

(۱) وان مات احد السبعة المشترکین فی البدنة ،وقال الورثة اذبحوا عنه وعنکم صح عن الکل استحسانا لقصد القربة من الکل ، الدرمع الرد،کتاب الاضحیة ، ج:۶ص:۳۲۶. البحرج:۸ص:۱۷۷، ط:سعید.تکمله فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵، کتاب الاضحیة ، ط: رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.هندیه ج:۵ ص: ۳۰۵، الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة .

(۲) (واما شرائط الوجوب) منها الیسار...... (واما حکمها) فالخروج عن عهدة الواجب فی الدنیا والاصول إلی الثواب بفضل الله تعالی فی العقبی ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) ولوکان علیه دین بحیث لوصرف فیه نقص نصابه لاتجب ،هندیه ج:۵ص:۲۹۲، و فقیر شراها لها لوجوبها علیه حتی یمتنع علیه بیعها،الدرمع الردج:۶ص:۳۲۱. البحرج:۸ ص: ۱۶۸ .هندیه ج:۵ص؛۲۸۵. بدائع ج:۵ص:۴۵.فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان.

جائز ہے۔(۱)

قصاب کی اجرت

☆......قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہوجائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

قصابی کا پیشہ

قصابی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابۂ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

(۱) وشرطه كون الذابح مسلما الخ ...... (الدرمع الرد ج:٦ ص:٢٩٦، كتاب الذ بائح ،ط: سعيد.

(۲) ولواجرلايجوز وعليه ان يتصدق بالاجر، (هنديه ج:٥ص:٣٠١، الباب السادس فى بيان مايستحب فى الاضحية والانتفاع بها، شامى ج:٦ ص:٣٢٩،ط:سعيد.ولاان يعطى اجرالجزاروالذابح منها، هنديه ج:٥ص:٣٠١، ط:رشيديه .شامى ج:٦ص:٣٢٨. البحر ج:٨ص:١٧٨ .بدائع الصنائع ج:٥ص:٨١.فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية .

(۳) عن ابى مسعود الانصارى رضی الله عنه قال كان رجل يقال له ابوشعيب وكان له غلام لحام. الحديث ،بخارى ج:٢ص:٨١٧، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه،ط:قديمى كتبخانه.وفى الحديث من الفوائد جوازالاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطيق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها ، فتح البارى ج:٩ص:٥٦٠،رقم الحديث :٥٤٣٤،ط:السعودية. باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه

شرکاء کی قربانی درست ہوجائے گی، لیکن اس شریک کی جس نے قضا کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضاء قربانی ادا نہیں ہوگی، اور کل جانور کا گوشت صدقہ کردینا لازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔(۱)

قیدی

☆......اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرنا واجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو کہکر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے بہرحال قربانی کرنی ضروری ہے۔(۲)

☆...... اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

(ک)

کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہوچکی ہے، اور اولاد ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیدار کو تقسیم کرنے کے بعد ہر اولاد صاحب نصاب ہوجاتی ہے، ہر ایک بالغ اولاد کو اپنے اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے اگر کسی ایک بھائی کی طرف

(۱) وشمل مالو كان أحدهم مريدا للاضحية عن عامه واصحابه عن الماضى تجوز الاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وعليه التصدق بلحمها وعلى الواحد ايضا؛لأن نصيبه شائع ،شامى ج:٦ ص:٣٢٦، كتاب الاضحية .

(٢،٣)وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار،(واليساربان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها الخ الدرمع الرد،كتاب الاضحية،ج:٦ص:٣١٢.هنديه ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ، الباب الاول فى تفسيرها .البحرالرائق ج:٨ص:١٧٤ ، كتاب الاضحية ، ط:سعيد. بدائع الصنائع ج:٥ص:٦٤، فصل اما شرائط الوجوب،ط:سعيد. تكمله فتح القدير ج:٨ ص: ٣٢٥، كتاب الاضحية ،ط:رشيديه .

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱)، اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

کافر کو گوشت دینا

☆...... کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆...... کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆......قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن الجائزان يستغرق الواجب جميع ماله فيؤدى الى الحرج فلابد من اعتبارالغنى وهو ان يكون فى ملكه مائتادرهم اوعشرون دينارا أوشئ تبلغ قيمته ذلک سوى مسكنه ومايتأثث به و كسوته وخادمه و فرسه وسلاحه ومالايستغنى عنه الخ بدائع ج:۵ص:٦۴، كتاب الاضحية ،فصل اما شرائط الوجوب،ط: سعيد. تجب على حرمسلم موسرمقيم عن نفسه ، البحرج:۸ص: ۱۷۳ . هنديه ج:۵ص:۱۹۲ .

(۲) وشرائطها اى شرائط وجوبها ولم يذكرالحرية ......ولاالعقل والبلوغ لما فيهمامن الخلاف ، شامى ج:٦ص:۳۱۲.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۱۹۲ .الباب الاول .

(۳) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاث ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب ، هنديه ج:۵ص:۲۹۳، كتاب الاضحية ،الباب الاول ط:رشيديه .

(۴) ويهب منها ماشاء للغنى والفقيروالمسلم والذمى كذا فى الغياثية ، هنديه ج:۵ ص: =

کان

☆......جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں، اس کی قربانی درست نہیں (۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

☆......اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ شامی (۳)

☆......جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کا طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگر چہ بہتر نہیں۔(۴)

کافر

اگر کوئی کافر ایام قربانی بلکہ بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

= ۳۰۰، الباب الخامس فی محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .

(۱) ولاتجوزالعمیاء ......واللتی لااذن لهافی الخلقة ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ،ط:رشیدیه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.البحرالرائق ج:۶ ص: ۱۷۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۲) ذکرنا فی الجامع الصغیران کان الذاهب کثیرا یمنع وجوازالتضحیة وان کان یسیرا لایمنع واختلف اصحابنا بین القلیل والکثیرفعن ابی حنیفةؒ اربع روایات :ورویٰ محمد فی الاصل وفی الجامع انه اذا کان ذهب الثلث اواقل جازوان کان اکثرلایجوزوالصحیح ان الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیروعلیه الفتوی ،(هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . شامی ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۵.البحرج:۸ص:۱۷۷.

(۳) (والسکاء) التی لااذن لها خلقة ،ولولها اذن صغیرة خلقة اجزأت زیلعی ،الدر مع الرد ج:۶ص:۳۲۴، کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. ،ط:سعید.

(۴) تجزئ الشرقاء مشقوقة الاذن طولا، والخرقاء مثقوبة الاذن ،والمقابلة ماقطع من مقدم اذنها شئ وترک معلقا ، والمدابرة مافعل ذلک بموخرالاذن من الشاة ، شامی ج:۶ ص: ۳۲۵، کتاب الاضحیة ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۷ .بدائع ج:۵ص:۷۶.فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

مسلمان ہوگیا اور وہ مالدار صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے اگر قربانی کا وقت باقی ہے ورنہ قربانی کا وقت گذر جانے کے بعد ایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۱)

کانا

کانے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

کپورے

جانور کے خصیے (کپورے) کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوحہ جانور کے خصیے حرام ہیں۔(۳)

کتب خانہ

☆......اگر کتب خانہ ایسے آدمی کے پاس ہے جو خود تعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کے مطالعہ کے لئے کتابیں رکھی ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔

☆......اور اگر ''کتب خانہ'' کا مالک خود تعلیم یافتہ ہے، اور کتابیں مطالعہ کے لئے رکھی ہیں، تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۴)

(۱)حتی لو کان کافرا فی اول الوقت ثم أسلم فی آخرہ تجب علیه، عالمگیری ج:۵ص: ۲۹۲، کتاب الاضحیة ،الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب ،ط: سعید.

(۲) ولاتجزئ العمیاء والعوراء وھی ذاھبة احدی العینین بکماله ، (المحیط البرھانی ، الفصل الخامس فیمایجوزمن الضحایا ومالایجوز،ج:۸ص:۴۶۶، المجلس العلمی ادارۃ القرآن . بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵.فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. البحرج:۸ص:۱۷۶ .شامی ج:۶ص:۳۲۳.

(۳) وکرہ تحریما وقیل تنزیھا ، والاول اوجه من الشاۃ سبع الحیاء والخصیة والغدۃ و المثانة والمرارۃ والدم المسفوح والذکر......للأثرالوارد فی کراھة ذلک ، الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۷۴۹، مسائل شتی ط:سعید.

(۴) وان کان له مصحف قیمته مائتادرھم وھوممن یحسن ان یقرء منه فلااضحیة علیه سواء =

☆......اگر ''کتب خانہ'' کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یا دنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔(۲)

کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔(۳)

کرایہ پر دی ہوئی چیز

اگر کرایہ پر دی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

= كان يقرء منه اويتهاون ولايقرأ وان كان لايحسن ان يقرء منه فعليه الاضحية ،هنديه ج: ۵ ص: ۲۹۳، كتاب الاضحية ،الباب الاول .ط:رشيديه .

(۱) وشرائطها : الاسلام والاقامة واليسارالذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفى الشامية :(قوله واليسار) بان ملك مائتى درهم أوعرضا يساويها غيرمسكنه وثياب اللبس أومتاع يحتاجه إلى ان يذبح الاضحية ، شامى ج:۶ ص: ۳۱۲ .هنديه ج:۵ص: ۲۹۲، الباب الاول .

(۲)فتجب التضحية ......على حرمسلم مقيم ...... موسر......عن نفسه لاعن طفله ......شاة ...... (أوسبع بدنة) وهى الابل والبقرالخ الدرمع الرد ج:۶ ص: ۳۱۳، ۳۱۵ .بدائع ج:۵ص: ۷۰، فصل اما محل اقامة الواجب ،هنديه ج:۵ص: ۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة. البحر ج:۸ص: ۱۷۴ .تكمله فتح القدير ج:۸ص: ۴۲۹، ط:رشيديه .

(۳) واما حكمها فطهارة المذبوح وحل اكله من الماكول وطهارة غيرالماكول للانتفاع لا بجهة الاكل ،فتاوى هنديه ج:۵ص: ۲۸۶، كتاب الذبائح ،الباب الاول .ط:رشيديه .كفايت المفتى ج:۸ ص: ۲۶۲

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پر دی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

کسان

اگر ''کسان'' کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔(۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

---

(۱) أولها الغنى ، والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه و خادمه وثيابه التى يلبسهاواثاث البيت فالغنى فى الاضحية ماهوالغنى فى صدقة الفطر،فتاوى قاضى خان على هامش الهندية ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .عالمگيرى ج:۵ص:۲۹۲. شامى ج:۶ص:۲۱۱. تكمله فتح القديرج:۸ص:۴۲۵. بدائع ج:۵ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب. البحرج:۸ص:۱۷۴.ط:سعيد.

(۲) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغنى وببقرة واحدة غنى وبثلاثة ثيران اذا ساوى احدهما مائتى درهم صاحب نصاب .فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۳،الباب الاول. ط:رشيديه .

(۳) واما صفته فهوان يكون سليما من العيوب الفاحشة . ولاتجوزالعمياء والعوراء البين عورها والعرجاء البين عرجهاوهى التى لاتقدران تمشى برجلها الى المنسك والمريضة البين مرضها ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷،الباب الخامس، ط:رشيديه .

(۳) فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگر چہ بیع صحیح ہے۔(۳)

کھال اتارنا

☆...... جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے، یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کر لی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

☆...... جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱)ویتصدق بجلدها اویعمل منه نحوغربال وجراب ولاباس بان یشتری به ماینتفع بعینه مع بقائه استحسانا ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱،الباب السادس، ط:رشیدیه .شامی ج:۶ص:۳۲۸.

(۲،۳) ولایبیعه بالدراهم لینفق الدراهم علی نفسه وعیاله ......ولوباعها بالدراهم لیتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحیة فلااضحیة له یفید کراهة البیع واما البیع فجائزلوجوب الملک والقدرة علی التسلیم ،البحر ج:۸ص: ۱۷۸،ط:سعید.

(۴) ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدرما یبرد ویسکن من جمیع اعضائه وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یضحی ویسلخ قبل ان یبرد، فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰. ط: رشیدیه ، کوئٹه .

(۵) ویکره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ینخعها وهوان ینحرها حتی یبلغ النخاع وان یسلخها قبل ان تبرد ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷، کتاب الذبائح ،ط:رشیدیه .

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اورزخم وغیرہ نہ ہواور تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے،لہذا جولوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کردیتے ہیں وہ ناجائز اورحرام کرتے ہیں۔باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

کھال عوض میں دینا

☆......ملازم،امام،موذن یا خادم وغیرہ کوتنخواہ کےعوض میں قربانی کی کھال دینا جائزنہیں۔(۳)

☆......اگر مذکورہ افرادزکوۃ کے مستحق ہیں توان کو بلاعوض دینادرست ہے۔(۴)

☆......قصائی کواجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دیناجائزنہیں۔(۵)

---

(۱) وتجزی المجزورة وهی التی جزصوفها ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه . وفيها تناثرشعرالاضحية فی غيروقته يجوزاذاكان لها نقی أو مخ كذا فی القنية ج:۲ص:۴۰ بحواله امدادالفتاوی ج:۳ص:۵۹۷.

(۲) زوال السنة ص:۲۳.واغلاط العوام ص:۱۳۹، ط:زمزم ببلشر. و كذلک بيع اللحم فی الشاة الحية لأنها انما يصيرلحما بالذبح والسلخ فكان بيع المعدوم فلاينعقد ، بدائع ج: ۵ ص: ۱۳۹. فصل اما الذی يرجع الی العقود عليه ط:سعيد.ومنها ان يكون مقدورا التسليم عند العقد ، فان كان معجوزالتسليم عنده لاينعقد ،بدائع ج:۵ص:۱۴۷ .فصل اما الذی يرجع الی المعقود اليه.

(۳،۴) ويتصدق بجلدها أويعمل منه ، شامی ج:۶ ص:۳۲۸.البحرج:۸ص:۱۷۸ .اورتصدق میں بلاعوض تملیک ضروری ہے.

(۵) ولاان يعطی اجرالجزاروالذابح منها ،فتاوی هنديه ج:۵ص:۳۰۱.ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۸۱.فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية.

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلی جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ھبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہوجائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ھبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا ، ہاں غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔(۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار رہوں گے۔(۳)

---

(۱) ویجوزالانتفاع بجلدها ......بان یتخذها فرشا اوفروا اوجرابا اوغربالا ......وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن أیضا.فتاوی بزازیة علی هامش الهندیة ج:۶ص:۲۹۴ ط:رشیدیه . السادس فی الانتفاع .بدائع ج:۵ص:۸۱.شامی ج:۶ص:۳۲۸.

(۲) ویتصدق بجلدها اویعمل منه ، شامی ج:۶ص:۳۲۸.البحرج:۸ص:۱۷۸ .

(۳) وله ان یبیعها بالدراهم لیتصدق بها لاان ینتفع بالدراهم اوینفقها علی نفسه فان باع لذلک تصدق بالثمن ،فتاوی بزازیه علی هامش الهندیة ج:۶ص:۲۹۶، ط:رشیدیه .

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر و غریب اور یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء محتاج معذور وغیرہ ہیں۔(۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆......قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دیکر مکمل طور پر مالک بنا دیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

(۱) أيضا

(۲) وهومصرف ايضا لصدقة الفطروالكفارة والنذروغيرذلک من الصدقات الواجبة ، شامی ج:۲ص:۳۳۹، باب المصرف . (فان بيع اللحم أوالجلدبة) ای بمستهلک (أو بدراهم تصدق بثمنه) الدرمع الرد ج:٦ص:۳۲۸، ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لااباحة. الدرمع الرد ، باب المصرف ج:۲ص:۲۵۰.البحرج:۲ص:۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعيد . تتارخانية ج:۲ص:۲۷۲، ط:ادارة القرآن.

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔(۱)

☆......اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاد کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کردے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۲)

کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔(۳)

کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔(۴)

(۱،۲) وحيلة التكفين بها التصدق على فقيرثم هويكفن فيكون الثواب لهما وكذا فى تعمير المسجد وتمامه فى حيل الاشباه ، الدرمع الرد ج:۲ص:۲۷۱، ۳۴۵. البحرج:۲ص: ۲۴۳،باب المصرف. بدائع ج:۲ص:۳۹،ط:سعيد.تتارخانية ج:۲ص:۲۷۲.ط:ادارة القرآن.

(۳) (والجرباء السمينة) فلومهزولة لم يجز؛لأن الجرب فى اللحم نقص ، الدرمع الرد،ج:۶ص:۳۲۳. بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. .هنديه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۴)(كره تحريما)وقيل تنزيها والأول أوجه (من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة و المثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر،الدرمع الردج:۶ص:۷۴۹. مسائل شتى ،ط: سعيد.

(گ)

گابھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خرید ابعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرسکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کرسکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی، مزید معلومات کے لئے ''حاملہ جانور'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید(۲) اور حدیث شریف(۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔

---

(۱) کفایت المفتی مع تغییر ج:۸ص:۱۸۹، کتاب الاضحیة والذبیحة ،دارالاشاعت.

(۲) قال تعالی :ومن الابل اثنین ومن البقراثنین (الانعام :۱۴۴)

(۳) عن عائشةؓ أن النبی ﷺ دخل علیها وحاضت بسرف قبل أن تدخل مکة وهی تبکی فقال مالک :أنفست ؟قالت نعم ، قال :ان هذا امرقد کتبه الله علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیرأن لاتطوفی بالبیت ،فلما کنا بمنی اتیت بلحم بقر، فقلت ماهذا قالوا ضحی رسول الله ﷺ عن ازواجه بالبقر،(بخاری شریف ج:۲ص:۸۳۲، ط:قدیمی . عن جابرقال نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة ، ترمذی ج:۱ص:۲۷۶، أبواب الاضاحی، باب فی الاشتراک فی الاضحیة ، ط:سعید. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۰،فصل اما محل اقامة الواجب ، البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴.تکمله فتح القدیر ج:۸ص:۴۲۹،ط:رشیدیه

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا بکری، دنبہ، دنبی بھیڑ، بھینس اور اونٹ قربان کریں تا کہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپا نہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی، تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کفار کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہونا جائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔(۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔(۳)

---

(۱) والفتنة أشد من القتل ، البقرة آیت: ۱۹۱ .

(۲)ولاتعاونوا على الاثم والعدوان ، المائدة آیت: ۲ .

(۳) واذا ذبح الشاة من قبل القفا فان قطع الاكثرمن هذه الاشياء قبل ان تموت حلت وان ماتت قبل قطع الاكثرمن هذه الاشياء لاتحل ويكره هذا الفعل لانه خلاف السنة وفيه زيادة ايلام ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷،كتاب الذبائح ،الباب الاول .ط:رشيديه .البحر ج:۸ ص: ۱۷۰ . كتاب الذبائح ط:سعيد.

گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کردینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہوجائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہوجائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی، نفل ہوجائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

(۱) ومنها انه تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه.بدائع ج:۵ ص: ٦٦، فصل اما كيفية الوجوب ،ط:سعيد.شامى ج:٦ص:۳۱۲، ط:سعيد. وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية للعام الذى صاردينا عليه وبعضهم الاضحية الواجبة عن عامه ذلك جازالكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلك و تكون تطوعا عمن نوى القضاء عن العام الماضى ولايكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط لمامضى. هنديه ج:۵ص:۳۰۵،الباب الثامن،ط:رشيديه .البحرج:۸ص: ۱۷۸.ط: سعيد.

آپ ﷺ نے فرمایا ''ہمارے لئے بھی اور رتمام مسلمانوں کیلئے بھی'' الترغیب والترھیب ج:۲ص:۳۹۳۔(۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا، اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہوگیا، تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہوگیا تو اس کا کھانا درست ہے، مکروہ نہیں، البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے، جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علی یا فاطمة قومی واشهدی اضحیتک اما ان لک بأول قطرة تقطرمن دمها مغفرة لکل ذنب اما انه یجاء بها یوم القیامة بلحومها ودمائها سبعین ضعفا حتی توضع فی میزانک هی لآل محمد والناس عامة ، کنزالعمال ،ج:۵ص:۱۰۲، رقم الحدیث: ۱۲۲۳۷ ، ط: مؤسسة الرسالة . بدائع ج:۵ص:۷۹.فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة. البحر ج: ۸ ص:۱۷۹ . شامی ج:۶ ص: ۳۲۸.

(۲) ولوقدم اضحیة لیذبحها فاضطربت فی المکان الذی یذبحها فیه فانکسرت رجلها ثم ذبحها علی مکانها اجزأه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشیدیه .البحرج:۸ ص: ۱۷۷ . فتح القدیرج:۸ص:۴۳۵.بدائع ج:۵ص:۷۶،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۳) ولواودع رجل رجلا شاة فضحی بها المستودع عن نفسه یوم النحرفاختارصاحبها القیمة ورضی بهافاخذها فانهالاتجزی المستودع عن اضحیته،فتاوی هندیه ج:۵ص: ۳۰۳، ط:رشیدیه .قال فی الشرنبلالیة المراد بالودیعة کل شاة کانت امانة فلاتجزی کالودیعة ، رد المحتارج:۶ص: ۳۳۱ ط:سعید.

(۴) ویستحب الاکتفاء بقطع الاوداج ولایباین الرأس ولوفعل یکره ،هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح ط:رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۰ .قبیل فصل اما بیان مایحرم اکله من اجزاء =

گوشت

☆......قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔(۱)

☆......نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے علاوہ باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔(۲)

گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆......بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں، تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا(۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کرلیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔(۴)

☆......اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا جدا نہیں تو

= الحیوان .البحر ج:۸ص:۱۷۰.

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره جمیعا ویهب منها ماشاء للغنی و الفقیر والمسلم......فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰،الباب الخامس.ط:رشیدیه .البحر ج:۸ص:۱۷۸.

(۲) والحاصل ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحروالتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۷، ط:سعید. واما فی الاضحیة المنذورة سواء کانت من الغنی اوالفقیرفلیس لصاحبها ان یأکل ولاان یوکل الغنی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه .

(۳)ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة ،قال فی البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیک واللحم من اموال الربا فلایجوزتملیکه مجازفة .الدرمع الردج:۶ص:۳۱۷، بدائع ج:۵ص:۶۷ ،فصل اماکیفیة الوجوب. البحر ج:۸ص:۱۷۴.ط:سعید.

(۴) الا اذا ضم معه من الاکارع اوالجلد بان یکون مع احدهما بعض اللحم مع الاکارع ومع الآخرالبعض مع الجلد.الدرمع الردج:۶ص:۳۱۷، ۳۱۸.البحر ج:۸ص: ۱۷۴.ط:سعید.

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆......اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲)، لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆...... بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔(۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔(۵)

(۱،۲) حتی لواشتری لنفسه ولزوجته واولاده الكباربدنة ولم يقسموها تجزيهم ...... والظاهرانها لاتشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت ،وحاصله ان المراد بيان شرط القسمة ان فعلت لاانها شرط ، ردالمحتارج:٦ ص:٣١٧،كتاب الاضحية ، ط:سعيد.

(۳) وفی فتاوی الخلاصة:تعليق القسمة على ارادتهم.ردالمحتارج:٦ ص:٣١٧، ط:سعيد.

(۴)(۳)ويقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فيها معنى المبادلة ،قال فى البدائع :اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليک واللحم من اموال الربا فلايجوزتمليكه مجازفة .الدرمع الردج:٦ ص:٣١٧، بدائع ج:٥ص:٦٧ ،فصل اما كيفية الوجوب. البحر ج:٨ص:١٧٤.ط:سعيد.

(۵) فتاوی محموديه ج:٢ص:٣١٦.طحطاوی على مرقی الفلاح ج:١ص:٨٣. (واما حكمها) فطهارة المذبوح وحل أكله من الماكول ، هنديه ج:٥ص:٢٨٦. والحاصل ان التى لاياكل منها هى المنذورة ابتداء والتى وجب التصدق بعينها بعد ايام النحروالتى ضحى بهاعن الميت بامره على المختار، ردالمحتارج:٦ ص:٣٢٧، ط:سعيد.بدائع ج:٥ص:٦٢، كتاب التضحية ،ط:سعيد.

گوشت صدقہ کردینالازم ہے

قربانی اگرنذر یاوصیت کی ہے،تواس کاتمام گوشت فقراءاورمساکین میں صدقہ کردیناضروری ہے،قربانی کرنے والایااس کے اصول وفروع اور مالدارلوگ اس کا گوشت نہیں کھاسکتے ، اس کے علاوہ ہرقسم کی قربانی کاگوشت خودقربانی کرنے والااورامام رشتہ دارکھاسکتے ہیں،فقیروغنی سب کھاسکتے ہیں۔(۱)

گوشت فروخت کردیا

اگرکسی قربانی کرنے والے نے قربانی کاگوشت فروخت کردیاتواس کی قیمت کے برابررقم صدقہ کرناضروری ہے۔(۲)

گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکرایک جانورخریدا، پھرمعلوم ہواکہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے،تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کاحصہ کوئی اورقربانی کرنے والاخریدلے،اس کے بعدقربانی کریں، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہوجائے گی، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کرناضروری ہے ورنہ قربانی درست نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) نذران یضحی ولم یسم شیئا علیه شاة ولایاکل منها وان اکل علیه قیمتها،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵ط:رشیدیه . ان وجبت بالنذرفلیس لصاحبها ان یاکل منها شئا ولاان یطعم غیره من الاغنیاء سواء کان الناذرغنیا اوفقیرا لان سبیلها التصدق ولیس للمتصدق ان یأکل صدقته ولایطعم الاغنیاء ،شامی ج:٦ص:٦٢٧ . فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۰، ط:رشیدیه .

(۲) واللحم بمنزلة الجلد فی الصحیح حتی لایبیعه بمالاینتفع به ......ولوباعهابالدراهم لیتصدق بها جازلانه قربة کالتصدق ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۱.الباب السادس. البحرج:۸ص:۱۷۸.

(۳) اذا شارک المتقرب من لایرید القربة لم تجزعن القربة ولوکان احد الشرکاء ذمیا کتابیا اوغیرکتابی وهویرید اللحم ......لم یجزئهم عندنا......والمسلم لواراد اللحم لایجوز =

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

☆......اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی، ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔(۱)

☆......اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور واجب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔(۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے دوسرا حصہ رشتہ دار اور دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

= عندنا، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.الدرمع الرد ج:٦ص: ۳۲٦، ط: سعيد. وقد علم ان الشرط قصد القربة من الكل ردالمحتارج:٦ص:۳۲٦. ط: سعيد.وان كان كل واحد منهم صبيااوكان شريک السبع من يريد اللحم...... لايجوز للآخرين ايضا،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۳۰۴، ط:رشيديه .الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فى الضحايا.

(۱) ولوكان احد الشركاء غيركتابى وهويريد اللحم لم يجزيهم عندنا...... والمسلم لواراد اللحم لايجوزعندنا ،فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۴،الباب الثامن .ط:رشيديه .

(۲)اذا شارك المتقرب من لايريد القربة لم تجزعن القربة وان كان كل واحد منهم صبيا......اوكان شريک السبع من يريد اللحم ......لايجوزللآخرين ايضا ،فتاوى هنديه ج:۵ ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة ،ط:رشيديه .

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

گونگے کا ذبح

گونگے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے ، کیونکہ گونگا آدمی "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**"کوترک کردینے میں معذور ہے۔(۲)

گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگرایک گھر میں متعدد افراد ہیں اورسب صاحب نصاب ہیں ، اورسب پرایک ایک حصہ قربانی کرناواجب ہے تو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی ، یاایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)، ایسی صورت میں ہرفرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنالازم ہوگا چاہے ہرایک الگ الگ چھوٹا جانور لے لے یاایک بڑے جانور میں

---

(۱) ویستحب أن یأکل من اضحیته ، ویطعم منها غیره ، والافضل ان یتصدق بالثلث ، ویتخذ الثلث ضیافة لأقاربه واصدقائه ویدخرالثلث ، ویطعم الغنی والفقیرحمیعا الا ان یکون الرجل ذاعیال وغیر موسع الحال ، فان الافضل له حینئذ ان یدعه لعیاله ویوسع علیهم به ، هندیه ج:۵ص:۳۰۰.

(۲) فتحل ذبیحتهما ولوالذابح ...... (اواخرس) مسلما اوکتابیا لان عجزه عن التسمیة لایمنع صحة ذکاته کصلوته ،الدرمع الردج:٦ص:۲۹۷، ۲۹۸، ط:سعید.

(۳) فتجب التضحیة علی مسلم ......موسریسارالفطرة عن نفسه لاعن طفله علی الظاهر،الدر مع الردج:٦ص:۳۱۳، ۳۱۵، ط:سعید. فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۲، کتاب الاضحیة ، ط: رشیدیه . ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبارو امراته الا باذنه ،فتاوی هندیه ج:۵ ص:۲۹۳. ولوضحی ببدنة عن نفسه وعرسه واولاده ...... ان کان اولاده صغارا جازعنه و عنهم جمیعا وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جازعن الکل وان فعل بغیرامرهم اوبغیر امر بعضهم لاتجوزعنه ولاعنهم فی قولهم جمیعا ؛لأن نصیب من لم یامر صارلحما فصارالکل لحما ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۲،الباب السابع فی التضحیة عن الغیرط:رشیدیه .

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرگھر میں متعدد افراد ہو یاایک فرد کے متعدداولاد ہواورسب صاحب نصاب ہوں توان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے کیونکہ بڑے کے ذمہ صرف اپنی قربانی ہے۔

سات افراد شامل ہو جائیں۔(۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جا ملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

گیارھویں یا بارہویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۴)

(۱) یجب ان یعلم ان الشاۃ لاتجزی الا عن واحد وان کانت عظیمۃ والبقروالبعیریجزی عن سبعۃ اذا کانوا یریدون به وجه الله تعالی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن ط: رشیدیه .

(۲) واما الهتماء :وهی التی لااسنان لها، فإن کانت ترعی وتعتلف جازت وإلا لا، هندیه ج:۵ص:۲۹۸. بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۵، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب. البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶ .فتاوی شامی ج:۶ ص:۳۲۴. تکمله فتح القدیرج:۸ص:۴۳۴،ط: رشید یه.

(۳) اما جنسه فهوان یکون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل أوالبقرفی کل جنس نوعه و الذکروالانثی منه الخ ،هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:ماجدیه، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷، کتاب الاضحیة ، ط:سعید.شامی ج:۶ ص: ۳۲۲،کتاب الاضحیة ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۹فصل فی محل اقامة الواجب ط: سعید .

(۴) اذا ترک الصلوة یوم النحربعذراوبغیرعذرلاتجوزالاضحیة حتی تزول الشمس،و تجوز الاضحیة فی الغد وبعد الغد قبل الصلوة لانه فات وقت الصلوة بزوال الشمس فی الیوم الاول والصلوة فی الغد تقع قضاء ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۵، الباب الثالث فی وقت الاضحیة ط:رشیدیه .

(ل)

لاغر جانور

☆...... اتنا دبلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہوں یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جا سکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

☆...... اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے(۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

لباس

عید کے دن مرد وعورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آچکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیادہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔(۴)

لنگڑا

☆...... جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

---

(۱) ولاتجوزالعرجاء البين عرجها وهى التى لاتقدران تمشى برجلها الى المنسک و المريضة البين مرضها، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه . بدائع ج:۵ص:۷۵، ط: سعيد.

(۲) لاالمهزولة التى لامخ فى عظامها وتجوزبالثولاء الجرباء السمينتين فلومهزولتين لاتنفى لايجوزاذا ذهب مخ عظمها فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز، ردالمحتار ج: ٦ ص:۳۲۳، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۸،الباب الخامس.

(۳) واعلم ان الكل لايخلوعن عيب والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة فما جوزههنا جوزمع الكراهة ،ردالمحتارج:٦ص:۳۲۳،بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.ط:سعيد.هنديه ج:۵ص:۲۹۷.

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆......ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہوا اس کی قربانی درست ہے(۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

(م)

مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہوگیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہوگیا، اور قربانی کے اخیر دن تک وہ

---

(۱) ولاالعرجاء ای التی لایمکنها المشی برجلها العرجاء انما تمشی بثلاث قوائم ،رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعید.هندیه ج:۵ص:۲۹۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ص: ۷۵ .ط:سعید.

(۲) حتی لوکانت تضع الرابعة علی الارض وتستعین بها جاز،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعید

(۳)ولاالعرجاء التی لاتمشی الی المنسک ای المذبح ،الدرمع الرد ج:٦ ص:٣٢٣، ط: سعید .بدائع ج:۵ص:۷۵.

(۴) فتاوی رحیمیه ج:۱۰ ص:۵۲، کتاب الاضحیة .

(۵) ویجوزالتی بها کی ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشیدیه .الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب . ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢۵ ط:سعید.

(٦) والمستحب ان یکون سلیما عن العیوب الظاهرة،ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٣،ط:سعید. =

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی ، اس جانور کو فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کرسکتا ہے، اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہوجائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی ، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے بہر حال قربانی کرنی لازم ہوگی ۔(۱)

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلا والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کو ثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین اور اپنے پیرومرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں ۔(۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے ، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے ۔(۳)

= بدائع ج:۵ص:۵۷،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.هنديه ج:۵ص:۲۹۷ .

(۱) فتاوى محموديه ج:۲ص:۳۲۳، وفى الهندية يعتبر آخر أيام النحر فى الفقر والغنى و الموت والولادة ، ج:۵ص:۲۹۶، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان .

(۲) قال فى البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه و يحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والاخر عمن لم يذبح من امته ،ردالمحتار ج:۶ص:۳۲۶، ط:سعيد.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب.

(۳) فان كان متولدا من الوحشى والانسى فالعبرة للام ،حتى لوكانت البقرة وحشية والثور اهليا لم تجز وقيل اذا نزا ظبى على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوز التضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۹ ،فصل اما محل اقامة الواجب،ط:سعيد.

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔(۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے۔(۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحرأحب الى الله من اهراق الدم وانه لياتى يوم القيامة بقرونها واشعارهاواظلافهاوان الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا .(۳)

---

(۱) وفى الينابيع :والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبى ، والذى يجن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحى عنه وليه من ماله فى الروايات المشهورة وروى أن الأضحية قبل ان يضحى بها لاتجب فى مال المجنون ، البحرج:۸ص:۱۷۵ .ط:سعيد.

(۲) ويضحى بالجماء والخصى والثولاء اى المجنونة ،الدرمع الردج:۵ص:۳۲۳. هنديه ج:۵ص:۲۹۸، الباب الخامس فى بيان محل كيفية الواجب . تكملة فتح القدير ج: ۸ ص:۴۳۴، ط:رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۶. ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۷۵، اما الذى يرجع الى وقت التضحية .

(۳) رواه الترمذى ج:۱ص:۲۷۵، ابواب الاضاحى باب ماجاء فى افضل الاضحية ، ط:سعيد. مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثانى ط:قديمى كتب خانه.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولاد آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولا یا فعلا مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔(۲)

مریل جانور

اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمريضة البين مرضها، الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعيد.

(۲) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثه الغنم أو الابل أو البقر في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه، هنديه ج:۵ ص:۲۹۷، ط:ماجديه، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب . البحر ج:۸ ص:۱۷۷، كتاب الاضحية ط:سعيد. شامى ج:٦ ص:٣٢٢، كتاب الاضحية، ط:سعيد. بدائع ج:۵ ص:٦٩، فصل فى محل اقامة الواجب، ط:سعيد. و فى اصول التوحيد للامام الصفار والتضحية بالديك والدجاجة فى ايام الاضحية ممن لا اضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا فى الخلاصة، عالمگيرى ج:۵ ص:٣٠٠، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب .

درست نہیں، البتہ اگر اتنا دبلا نہیں صرف کمزور ہے با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

''بت'' کے نام پر چھوڑا ہوا جانور'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھیچھڑ، سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مسافر

☆...... مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۳)

☆...... اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کرسکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆...... اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آ گیا یا مقیم ہوگیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

(۱) لاتجوزالتضحية بالمهزولة التى لامخ فى عظامها ،الدرمع الردج:٦ص:٣٢٣، ط:سعيد. فلومهزولتين لاتنفى لايجوز اذا ذهب مخ عظمها...... فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنفى اى لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٣، ط: سعيد.بدائع ج:٥ص:٧٥،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.هنديه ج:٥ص:٢٩٨، ط: رشيديه.

(۲) ولايعطى اجرالجزارمنها لانه كبيع، لان كلامنهما معاوضة لانه انما يعطى الجزاربمقابلة جزره ، والبيع مكروه فكذا مافى معناه ، فان جزه تصدق بها اى فان فعل تصدق بالاجرة اى فيما لوآجرها ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٨، ٣٢٩، ط:سعيد. بدائع ج:٥ص:٨١،ط:سعيد.

(۳، ۴) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافرلاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها، رد المحتارج:٦ص:٣١٢، ط:سعيد.هنديه ج:٥ص:٢٩٢،الباب الاول .بدائع ج:٥ص:٦٣،=

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (۲)

مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام و موذن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔ (۳)

مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

مسلمان کا ذبیحہ

☆......مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحہ کے

= فصل اما شرائط الوجوب.

(۱) ولاتشترط الاقامة فی جمیع الوقت حتی لوکان مسافرا فی اول الوقت ثم اقام فی آخره تجب علیه .هندیه ج:۵ص:۲۹۲، الباب الاول .بدائع ج:۵ص:۶۱۵ .ط:سعید.

(۲) فان اشتری شاة للاضحیة ثم سافرله ان یبیعها ولایضحی بها ومن المشائخ من فصل بین الموسروالمعسر......وان کان معسرا ینبغی ان تجب علیه ، فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۹۲، ط: رشیدیه .بدائع ج:۵ص:۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب.

(۳) فان بیع اللحم أوالجلدبه أی بمستهلک أوبدرهم تصدق بثمنه،الدرمع الردج:۶ ص: ۳۲۸، ویتصدق بجلدها الخ الدرمع الردج:۶ص:۳۳۸، وایضا فی شرح التنویر:ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لاباحة ،الدرمع الرد ج:۲ص:۳۴۴،باب المصرف. البحر ج:۲ ص:۲۴۳، باب المصرف، ط:سعید.تتارخانیة ج:۲ص:۲۷۲،ط:ادارة القرآن.بدائع ج:۲ ص: ۳۹،ط:سعید.

(۴) وبالاقتداء یجب علی المرأة والمسافر،فتاوی هندیه ج:۱ص:۱۵۲، الباب السابع عشرفی صلوة العیدین ممایتصل بذلک تکبیرات ایام التشریق ط:رشیدیه .

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆...... ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔(۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کر لی تو ثواب ملے گا(۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(۶)

(۱،۲) واماشرائط الذكاة منهاان يكون مسلما......فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۵، كتاب الذبائح الباب الاول فى ركنه وشرائطه ،ط:رشيديه . الدرمع الرد ج:۶ ص:۲۹۶، كتاب الذبائح .

(۳) احسن الفتاوى ج:۷ص:۵۱۰، كتاب الاضحية والعقيقة ،ط:سعيد.

(۴) ولاتجوزالتضحية المهزولة التى لامخ فى عظامها،الدرمع الردج:۶ ص:۳۲۳، ط: سعيد. هنديه ج:۵ص:۲۹۸،ط:رشيديه.بدائع ج:۵ص:۷۵،فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب.

(۵) امداد المفتين ج:۲ص:۶۸۵ .

(۶) اولها الغنى والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه وخادمه وثيابه التى يلبسها واثاث البيت ،فالغنى فى الاضحية ماهوالغنى فى صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه . عالمگيرى ج: ۵ =

مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆......قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆......اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جن تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

مکان کرایہ پر دیا ہے

☆......اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۳)

= ص:۲۹۲ .شامی ج:٦ ص:۳۱۲ .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴، کتاب الاضحية.تكمله فتح القدير ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:٦۴ ،فصل اماشرائط الوجوب.

(۱) ولواخرج الاضحية من المصرفذبح قبل صلوة العيد قالوا ان خرج من المصرمقدار مايباح للمسافرقصرالصلوة فى ذلک المكان جازالذبح قبل صلوة العيد والالا، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹٦، كتاب الاضحية الباب الرابع فيمايتعلق بالمكان والزمان ،ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۴،فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط:سعيد.روى الحسن عن أبى يوسف يعتبرالمكان الذى يكون فيه الذبح ولايعتبرالمكان الذى يكون فيه المذبوح عنه وانما كان كذلک لان الذبح هوالقربة فيعتبرمكان فعلها لامكان المفعول عنه،بدائع ج:۵ص:۷۴، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد.

(۲) ولوكان الرجل بالسواد واهله بالمصرلم تجزالتضحية عنه الا بعد صلوة الامام ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹٦ ،الباب الرابع، ط:رشيديه .بدائع الصنائع ج:۵ص:۷۴،ط:سعيد.

(۳) اولها الغنى والغنى فيها من له مائتا درهم أوعرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه =

☆......اپنا گھر چاہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہوا اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

مکروہ

☆......جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا(۲)، جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(۴)

☆...... جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے ، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے،اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔(۶)

☆......کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۷)

= وخادمه وثيابه التي يلبسها واثاث البيت ،فالغنى في الاضحية ماهو الغنى في صدقة الفطر، فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه ج:۳ص:۳۴۴، ط:ماجديه .هنديه ج:۵ص: ۲۹۲. شامى ج:۶ص:۳۱۲.البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۴،كتاب الاضحية.تكمله فتح القد ير ج:۸ص:۴۲۵، ط:رشيديه . بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۴،فصل اما شرائط الوجوب .

(۱) أيضا

(۲) ويكره جرها برجلها الى المذبح ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .بدائع ج:۵ص:۶۰.

(۳) الحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۸، ط:رشيديه . الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۶.البحر ج:۸ص:۱۷۰.ط:سعيد.

(۴) أيضا

(۵) أيضا

(۶) واذاذبحها بغيرتوجه القبلة حلت ولكن يكره ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۸، ط:رشيديه . بداائع ج:۵ص:۶۰.

(۷) ويكره بغيرالحديد وبالكليل من الحديد ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۸۷، ط:رشيديه .

☆......جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆......جانور کولٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......اس طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(۴)

☆......گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆......ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا چمڑا اتارنا مکروہ ہے۔(۶)

ملازم

اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے، سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو

(۱) ویکره ان یحد الشفرة بین یدیه ،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیه.بدائع ج:۵ ص:۶۰،ط:سعید.

(۲) ویکره ان یضجعها ویحد الشفرة بین یدیها،فتاوی هندیه ج:۵ص:۲۸۷،ط:رشیدیه . بدائع ج:۵ص:۶۰ .

(۳) (قوله وکل تعذیب بلافائدة) منه ذبح واحدة بحضرة اخری . طحطاوی علی الدر ج:۴ ص:۱۵۲ ، کتاب الذبائح .شامی ج:۶ ص:۲۹۶ .هندیه ج:۵ص:۲۸۸ .

(۴) وکره النخع وقطع الرأس النخع وهوان یصل الی النخاع وهوخیط ابیض فی جوف عظم الرقبة وفی قطع الرأس زیادة تعذیب فیکره ، البحر ج:۸ص:۱۷۰ ، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۰ .

(۵) وکره الذبح من القفا وفی الذبح من القفا زیادة الم فیکره ، البحر ج:۸ص:۱۷۰ ، ط: سعید.

(۶) ویکره ان یکسررقبتها قبل ان تسکن من الاضطراب ویکره ان یسلخ قبل ان یبرد، البحر ج:۸ص:۱۷۰ ، کتاب الذبائح ،ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۶۰،ط:سعید.وکره کل تعذیب بلافائدة مثل (قطع الرأس والسلخ قبل أن تبرد) ای تسکن عن الاضطراب ، الدرمع الرد ج:۶ ص:۲۹۶ .

اس پر زکوۃ اور قربانی واجب نہیں۔(۱)

منت مانی

☆......اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔(۲)

☆...... اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔(۳)

منٰی میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منی سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منی میں قربانی کرنیکا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی (۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسارالخ الدرمع الرد، كتاب الاضحية ، ج:٦ص:٣١٢، ط: سعيد.عالمگیری ج:٥ص:٢٩٢، كتاب الاضحية ،الباب الاول فی تفسيرها. بدائع ج:٥ ص:٦٣، فصل فی شرائط الوجوب ، ط:سعيد.البحرج:٨ص:١٧٣، كتاب الاضحية ، ط: سعيد. تكمله فتح القديرج:٨ص:٤٢٥، كتاب الاضحية ، ط:رشيديه .

(۲) قال فی البدائع :اما الذی يجب علی الغنی والفقيرفالمنذوربه بان قال لله علی ان اضحی شاة اوبدنة فتلزم بالنذر كسائرالقرب والوجوب بالنذريستوی فيه الغنی والفقير، رد المحتار ج:٦ص:٣٢٠، ط:سعيد.بدائع الصنائع ج:٥ص:٦١، كتاب التضحية ، ط:سعيد .

(۳) قال فی البدائع ولونذران يضحی شاة وذلک فی ايام النحروهوموسرفعليه ان يضحی بشاتين عندنا شاة بالنذروشاة بايجاب الشرع ابتداء ،ردالمحتارج:٦ص:٣٢٠، ط:سعيد. بدائع ج:٥ص:٦٣، كتاب التضحية ، ط:سعيد.

(۴) والدليل عليه ماروی ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحرمنها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلوة والسلام ثم اعطی المدية سيدنا عليارضی الله عنه فنحرالباقين ، بدائع ج:٥ص:٧٩، فصل اما بيان مايستحب قبل التضحية،ط:سعيد.البحرالرائق ج:٨ص: ١٧٩، ط:سعيد.

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

مہر اور قربانی

☆......اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆...... میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحى كل سنة بشاتين ،فتاوى هنديه ج:۵ ص: ۲۹۵. بدائع ج:۵ص:۷۹، ط:سعيد. عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين املحين ذبحها بيده وسمى وكبروضع رجله على صفاحهما ، مشكوة ص:۱۲۸، الفصل الثانى قديمى كتبخانه. رواه ابوداود ج:۲ص:۳۰باب مايستحب من الضحايا. والترمذى ج:۱ ص:۲۷۵،باب فى الاضحية بكبشين .

(۲) والمرأة بالمؤجل لا، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. البحرج:۸ص:۱۷۴، ط: سعيد.وفى الهنديه: واما المؤجل الذى سمى بالفارسة (كابين) فالمرأة لاتعتبرموسرة بذلك وبالاجماع ،هنديه ج:۵ص:۲۹۲.

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لوالزوج مليا ، ردالمحتارج:۶ص:۳۱۲، ط:سعيد. وفى الهندية : والمرة تعتبرموسرة بالمهراذا كان الزوج مليا فى المعجل الذى يقال له بالفارسية (دست بيمان) هنديه ج:۵ص:۲۹۲.

(۴) قال فى البدائع : لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوزان يتصدق عنه و يحج عنه ، ردالمحتارج:۶ص:۳۲۶،ط:سعيد ......فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة ،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل واما شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد. =

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دو طریقے ہیں۔(۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچادے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔(۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆......میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دو صورتیں ہیں، اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھا سکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔(۳)

= وعن حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت له ماهذا فقال ان رسول اللهﷺ اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه ،رواه ابوداود ج:۲ص:۲۹، ط:حقانیه . والترمذی ج:۱ص:۲۷۵،باب فی الاضحیة بکبشین ،ط:سعید.مشکوة ص:۱۲۸،الفصل الثانی ،ط:قدیمی کتبخانه .

(۱) قال ابن الملک یدل علی ان التضحیة تجوزعمن مات ،مرقاة المفاتیح ،ج:۳ص:۳۰۹، باب الاضحیة ، ط:امدادیه ،ملتان .

(۲) وان کان احد الشرکاء ممن یضحی عن میت جاز،بدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب .ط:سعید.

(۳) (قوله عن میت) أی لوضحی عن میت وارثه بأمره ألزمه بالتصدق بها وعدم الاکل منها، وإن تبرع بها عنه له الأکل؛لأنه یقع علی ملک الذابح والثواب للمیت ،شامی ج:۶ص: ۳۲۷، ۳۳۵، قبیل کتاب الحظروالاباحة ، ط:سعید.

میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہوتو ہر ایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشنا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا، گنجائش ہوتو مردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے، اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔(۱)

میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرنا افضل ہے، اور اس کا ثواب میت کو پہنچانا افضل ہے، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مال ادا کیا جاتا ہے، اور قربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ فدا کرنا بھی، اس لئے قربانی کرنا افضل ہے۔(۲)

میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کر سکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ھبہ کر دیں، اور وہ قربانی کا ایک حصہ جس کے نام پر کرنا چاہے تھے، کر دے، اس سے

(۱) عن جابر قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین ....ذبح بیده وقال بسم الله والله اکبر اللهم هذا عنی وعمن لم یضح من امتی ،مشکوة ص:۱۲۸، باب فی الاضحیة ،وفی روایة: اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به رواه مسلم ، مشکوة ص:۱۲۷ .قدیمی کتبخانه.بدائع ج:۵ص:۷۲،فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب.

(۲) شراء الاضحیة بعشرة اولی من أن یتصدق بألف ؛لأن القربة التی تحصل باراقة الدم لاتحصل بالصدقة ، خلاصة الفتاوی ج:۴ص:۳۲۰،کتاب الاضحیة .

قربانی بھی ہو جائے گی، اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔(۱)

(ن)

نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار ھے، نصاب کا مالک ہے، توان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) فلاتجوز الشاة والمعز إلا عن واحد وان كانت عظيمة تساوى شاتين ممايجوزان يضحى بهما. سمينة ،هنديه ج:۵ ص:۲۹۷، الباب الخامس. اورفتاوی رحیمیہ میں ہے :(سوال :۸۶) چھ آدمیوں نے مل کرقربانی کے بڑے جانور میں اپنا اپنا واجب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہوکرآنحضرت ﷺ کے لئے نفل قربانی کی نیت کرلی تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب :ان مات احد السبعة المشتركين فى البدنة ، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولوذبحوها بلااذن الورثة لم يجزهم ،درمختارمع الشامی ج:٦ ص:۳۲٦.

روایت مذکورہ فقہیہ سے استحسانا جائز معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دار فوت ہوگیا تو اس کا حصہ اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگیا اور اس حصہ کے مالک بن گئے اورانہوں نے اس ساتویں حصہ کے مالک ہونے کی حیثیت سے قربانی کی اجازت دے دی تو اس کی قربانی درست ہوگئی، اسی طرح صورت مسؤلہ میں چھ ساتھیوں نے ساتواں حصہ خرید کر حضور ﷺ کے لئے کردیا تو درست ہونا چاہیے، دوسرے علماء سے بھی دریافت کرلیا جائے۔ ج:۱۰ اص:۵۷، کتاب الاضحیۃ، دارالاشاعت۔اوپر جو حکم لکھا گیا ہے وہ قیاس ہے اور فتاوی رحیمیہ کی بات استحسان ہے لہذا ان دونوں قول میں تعارض نہیں ہے۔مؤلف.

(۲) (ويضحى عن ولده الصغيرمن ماله) صححه فى الهداية (وقيل لا) صححه فى الكافى قال: وليس للأب أن يفعله من مال طفله ورجححه ابن الشحنة ،قلت :وهوالمعتمد لما فى متن مواهب الرحمن من أنه أصح مايفتى به ، وعلله فى البرهان بأنه إن كان المقصود الاتلاف، ؛ فالأب لايملكه فى مال ولده كالعتق أوالتصدق باللحم ، فمال الصبى لايحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فليحفظ ،الدرمع الرد ج:٦ ص:۳۱٦.وج:٦ ص:۳۳۵. ط:سعيد.

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کرسکتا ہے، اور "**بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر**" کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔(۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگر چہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تا کہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔(۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نچلے حصہ

(۱) وفی الولد الصغیرعن أبی حنیفة روایتان فی ظاهرالروایة یستحب ولایجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیه ،کتاب الاضحیة ،فصل فی صفة الاضحیة ووقت وجوبها ج:۳ص:۳۴۵، ط:ماجدیه.هندیه ج:۵ص:۲۹۳، شرائط الوجوب.بدائع ج:۵ ص:۶۴، فصل اما شرائط الوجوب.تکمله فتح القدیرج:۸ص: ۴۲۸. شامی ج:۶ص:۳۱۵، ط:سعید.البحرج:۸ص:۱۷۴.

(۲) ...... (فتحل ذبیحتهما ،ولو) الذابح (مجنوناأوامرأة أوصبیایعقل التسمیة والذبح) و یقدر. وفی الجوهرة :لاتؤکل ذبیحة الصبی الذی لایعقل والمجنون ، والسکران الذی لایعقل ،الدرمع الرد ج:۶ص:۲۹۷.

(۳) وشرط کون الذابح مسلما ،الدرمع الردج:۶ص:۲۹۶ .بدائع ج:۵ص:۴۵،فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان .هندیه ج:۵ص:۲۸۵،ط:رشیدیه.

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔(۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

---

(۱) والنحر:فری الأوداج ، محله آخرالحلق ، ولونحرمایذبح وذبح ماینحریحل لوجود فری الأوداج ولکنه یکره ؛لأن السنة فی الابل النحروفی غیرها الذبح ،ألاتری ان الله تعالی ذکرفی الابل النحروفی البقروالغنم الذبح ، فقال سبحانه وتعالی : ”فصل لربک وانحر“ قیل فی التاویل أی :انحرالجزور، وقال الله عزشانه ان الله یأمرکم أن تذبحوا بقرة ، وقال تعالی وفدیناه بذبح عظیم ، بدائع ج:۵ ص: ۴۱.فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان. ان اصحاب النبی علیه الصلاة والسلام ورضی الله عنهم کانوا ینحرون الابل قیاما معقولة الید الیسری الخ بدائع ج:۵ص:۴۱، والاسهل فی الابل النحرلخلولبتها عن اللحم واجتماع اللحم فیماسواه من خلفها ، بدائع ج:۵ص:۴۱. هندیه ج:۵ ص:۲۸۷، کتاب الذبائح . البحرج:۸ص:۱۷۱ . شامی ج:۶ص:۳۰۳، کتاب الذبائح .

(۲) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشرواراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیئا وفی روایة فلایاخذن شعرا ولایقلمن ظفرا وفی روایة من رائی ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره ، رواه مسلم ، رواه النسائی ، ج:۲ص:۲۰۱، ط: قدیمی کتبخانه.مشکوة ص:۱۲۷،ط:قدیمی کتبخانه.وظاهرکلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة والاولی ان یقال المضحی یری نفسه مستوجبة للعقاب وهوالقتل ولم یؤذن فیه ففداه بالاضحیة وصارکل جزء منهما فداء کل جزء منه فلذلک نهی عن مس الشعروالبشرلئلا یفقد من ذلک قسط ماعند تنزل الرحمة و فیضان النورالالهی لیتم له الفضائل ویتنزه عن النقائص، مرقاة المفاتیح باب الاضحیة ، ج: ۳ ص:۳۰۶، ط:امدادیه .

(۳) ولاتجزئ الجدعاء وهی مقطوعة الانف ، هندیه ج:۵ص:۲۹۸، ط:رشیدیه .الدرمع الردج:۶ص:۳۲۴، ط:سعید.بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعید.

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کر لیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کر لی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی، قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

---

(۱) فتجب التضحية على حرمسلم موسريسارالفطرة عن نفسه لاعن طفله ،الدرمع الرد ج:٦ص:۳۱۵، ط:سعيد. وجميع ماذكرنا من الشروط يستوى فيها الرجل والمرأة لان الدلائل لاتفصيل بينهما ، بدائع ج:۵ص:٦۴ ، فصل اما شرائط الوجوب ، ط:سعيد. واما شرائط الوجوب منهااليساروهومايتعلق به وجوب صدقة الفطر، كتاب الاضحية ،فتاوى هنديه ج:۵ص: ۲۹۲، ط:رشيديه . لہذا اگر مرد صاحب نصاب ہے اور وہ اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہ گئی۔ومنها انها تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضائها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ، هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه .

(۲) وياكل من لحم الاضحية هذا فى الاضحية الواجبة والسنة سواء ...... اذا لم تكن واجبة بالنذروان وجبت به فلاياكل منها شيئا ولايطعم غنيا سواء كان الناذرغنيا اوفقيرا لان سبيلها التصدق ، والحاصل ان التى لايؤكل منها هى المنذورة ابتداء ردالمحتارج:٦ص:۳۲۷، ط:سعيد.وفى الهنديه :واما فى الاضحية المنذورة سواء كان من الغنى اوالفقيرفليس لصاحبها ان ياكل ولايؤكل الغنى ،فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۰، الباب الخامس فى بيان محل اقامة الواجب ،ط:رشيديه .

نشان

جس جانور کو زمین جوتنے اور مارنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔(۱)

نصاب قربانی

''قربانی کس پر واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

☆......قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

☆......قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔(۳)

نیت درست نہیں

اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی، نہ ہی واجب ادا کرنے کی نیت کی، بلکہ گوشت کھانے، یا شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت کی تو

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال اوالجمال على الكمال يمنع الاضحية ومالايكون بهذه الصفة لايمنع ، ظاہر ہے کہ زخم کا یہ عیب پوری منفعت کو ختم نہیں کرتا لہذا یہ قربانی کو مانع نہیں۔
فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۹، ط:رشيديه . وفى الشامية :والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٣، ط:سعيد. بدائع ج:۵ص:۷۵،ط:سعيد.

(۲) اذا اشترى شاة ينوى بها الاضحية وعن محمد فى المنتقى اذا اشترى شاة ليضحى بها و اضمر نية التضحية عند الشراء تصير اضحية كما نوى ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴،ط: رشيديه.

(۳) ذبح المشتراة لها بلانية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۲۹۴، ط:رشيديه . الباب الثانى فى وجوب الاضحية بالنذر.

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔(۱)

نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی ،اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہوجائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔(۲)

نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں ،قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی سماعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے ،اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ ،نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وان كان كل واحد منهم صبيا اوكان شريک السبع من يريد اللحم ...... لايجوز للآخرين ...... والمسلم لواراد اللحم لايجوزعندنا ، فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، ط: رشيديه.وهكذا فى البدائع ج:۵ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب،ط: سعيد. وردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط:سعيد. البحر ج:۸ص:۱۷۷، ط:سعيد.

(۲) قد علم ان الشرط قصد القربة من الكل وشمل مالوكان احدهم مريدا للأضحية عن عامه عن الماضى تجوزالاضحية عنه ونية اصحابه باطلة وصاروا متطوعين وشمل مالوكانت القربة واجبة على الكل اوالبعض اتفقت جهاتها اولا كاضحية واحصار...... لان المقصود من الكل القربة وكذا لواراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل لان ذلک جهة التقرب بالشكرعلى نعمة الولد فقد اراد القربة ، ردالمحتار ج:۶ ص:۳۲۶، ط:سعيد. فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فى الضحايا،البحر ج:۸ص:۱۷۷ .وفى البدائع :ان الجهات و ان اختلفت صورة فهى فى المعنى واحد لان المقصود من الكل التقرب الى الله ، بدائع ج:۵ ص:۷۲، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ، ط:سعيد.

(۳) اما جنسه فهوان يكون من الاجناس الثلاثة :الغنم أوالابل اوالبقرفى كل جنس نوعه =



واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہوسکتے ہیں۔(۱)

وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور ناتجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(۲)

وصیت

☆......اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہوسکے تو اس وصیت کی رو سے ولی یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہوجاتا ہے۔(۳)

= و الذکروالانثی منه، هندیه ج:۵ص:۲۹۷.الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب ، ط:رشیدیه.البحر ج:۸ص:۱۷۷،کتاب الاضحیة ، ط: سعید. شامی ج:۶ ص: ۳۲۲، کتاب الاضحیة ،ط:سعید. بدائع ج:۵ص: ۶۹، فصل فی محل اقامة الواجب ، ط: سعید.کفایت المفتی ج:۸ص: ۱۹۱.

(۱) ولوارادوا القربة الاضحیة اوغیرها من القرب اجزأهم سواء کانت القربة واجبة اوتطوعا اووجبت علی البعض دون البعض ، بدائع ج:۵ص: ۷۱، ط:سعید. فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب .

(۲) احسن الفتاوی ج:۶ ص:۴۹۷، کتاب البیوع ،ط:سعید.

(۳) ولواوصی بان یشتری بقرة بجمیع ماله ویضحی بهاعنه فمات ولم تجزالورثة فالوصیة جائزة بالثلث بلاخلاف ویشتری بالثلث شاة ویضحی بها عنه ،هندیه ج:۵ص: ۳۰۶، الباب التاسع فی المتفرقات ، ط:رشیدیه .ولواوصی ان یضحی عنه فی عام من ثلث ماله جاز، فتاوی بزازیه علی هامش الهندیه ج:۶ ص: ۲۹۵، ط:رشیدیه .

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆......اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔(۲)

وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

---

(۱) من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع فى اضحية نفسه من التصدق والاكل و الاجر للميت والملک للذابح ، ردالمحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعيد.فتاوى خانيه على هامش الهنديه ج:٦ ص:٢٩٥، ط:رشيديه . قال فى البدائع ان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسوالله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخرعمن لايذبح من امته ...... فدل ان الميت يجوزان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صارنصيبه للقربة ، بدائع ج:٥ص:٧٢، فصل اما شرائط جوازاقامة الواجب ط:سعيد رد المحتار ج:٦ ص:٣٢٦، ط:سعيد.

(٢) والمختارانه ان بأمرالميت لايأكل منها والا ياكل ، ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٦، و الحاصل ان التى لايؤكل منها هى المنذورة ابتداء ......والتى ضحى بها عن الميت بأمره على المختارشامى ج:٦ ص:٣٢٧، ط:سعيد.فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ج:٦ ص:٢٩٠، السابع فى التضحية عن الغيرط:رشيديه .

نہ کرے وہ میری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے ۔یعنی وہ اللہ تعالی کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں ۔(۱)

وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگر کوئی شخص وکیل بن کر لوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو اس پر ہر شخص کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوگا اگر کسی کی رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا۔

اگر وکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لینا چاہے تو لے سکتا ہے لیکن اجرت کی رقم ابتداہی سے متعین کرنا ضروری ہے۔(۲)

ولیمہ

☆......بعض نے قربانی کے لئے اور بعض نے ولیمہ کے واسطے ایک ہی بڑے جانور میں حصہ خریدا ہو تو یہ جائز ہے،شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں۔

☆...... ولیمہ مسنونہ کی نیت سے قربانی کے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) من وجد سعة لأن يضحى فلم يضح فلايحضر مصلانا ،مشكوة ،باب فى الاضحية ، ص: ۱۲۷ . ابن ماجه ص:۲۲۶، ابواب الاضاحى ،ط:قديمى كتب خانه . بدائع الصنائع ج:۵ ص: ۶۴ ،فصل اما فى شرائط الوجوب .البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۳ .ط:سعيد.

(۲) فتاوى رحيميه ج:۱۰ ص:۴۵، ط:دارالاشاعت ، كتاب الاضحية .

(۳) ولوارادوا القربة الاضحية اوغيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا ، وسواء اتفقت جهات القربة اواختلفت ،كذا اذا اراد احدهم الوليمة وهى ضيافة التزويج و ينبغى ان يجوزلانها تقام شكرا لله تعالى على نعمة النكاح وقد وردت السنة بذلك عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولوبشاة ، فاذا قصد بها الشكراواقامة السنة فقد اراد بها التقرب الى الله. بدائع الصنائع ج:۵ص: ۷۱،۷۲، فصل فى شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد.فتاوى هنديه ج:۵ص:۳۰۴ الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فى الضحايا ، ط: رشيديه . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷ ، ط:سعيد. ردالمحتارج:۶ ص:۳۲۶،ط:سعيد.

(ہ)

ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، لہذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

(ی)

یہود کا ذبیحہ

اگر یہود ونصاری اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائیس پرست اور نجوم رست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود ونصاری کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود ونصاری ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور جوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال وافعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود ونصاری کو ''اہل کتاب'' کہنا صحیح نہیں، اوران کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

---

(۱) ولایجوزفی الأضاحی شئ من الوحش ، عالمگیری ج:۵ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة ، باب :۵ وان ضحی بظبیة وحشیة انست وببقرة وحشیة انست لم تجز، عالمگیری ج: ۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة ،باب :۵ بدائع الصنائع ج:۵ص:۶۹ ،فصل اما فی محل اقامة الواجب . البحرالرائق ج:۸ص:۱۷۷ ،ط:سعید.شامی ج:۶ص:۳۲۲.ط:سعید.

(۲) وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم. سورة المائدة آیت:۵

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے(۱)۔اور نصاری کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱) روی ابن الجوزی بسنده عن علی رضی الله عنه قال :لاتأكلوا من ذبائح نصاری بنی تغلب فإنهم لم يتمسكوا من النصرانية بشئ إلا شربهم الخمر، رواه الشافعی رحمه الله بسند صحيح عنه، تفسير المظهری ج:۳ص:۳۴، سورة المائدة ،آيت:۵